ہماری دعوت: اتباعِ قرآن و سنت

۲۴

جادو کا علاج

قرآن و سنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ

وحید بن عبدالسلام بالی

مع رسالہ

جادو اور کہانت کی حیثیت

از علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

علامہ ابن باز اسلامک اسٹڈیز سنٹر ہند

دار الداعي للنشر والتوزيع رياض

سلسلۂ مطبوعات: (۲۴)

جادو کا علاج

قرآن و سنت کی روشنی میں

تالیف

فضیلۃ الشیخ وحید بن عبدالسلام بالی

ترجمہ
الشیخ حافظ محمد اسحٰق زاہد

اہتمام و نظر ثانی
ڈاکٹر محمد لقمان السلفی

مع رسالہ

جادو اور کہانت کی حیثیت

از علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

ناشر

دار الداعی للنشر والتوزیع ریاض

علامہ ابن باز اسلامک اسٹڈیز سنٹر ہند

بار سوم
۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵ء

دار الداعی
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
پوسٹ بکس نمبر: ۳۴۲۴۸ ریاض: ۱۱۴۶۸. مملکت سعودی عرب
فون: ۲۶۷۲۹۱۲/ ۲۶۷۲۹۱۴ فیکس: ۲۶۷۲۹۱۳
Email: dar_al_dai@hotmail.com

علامہ ابن باز اسلامک اسٹڈیز سنٹر
جامعۃ الإمام ابن تیمیہ. مدینۃ السلام - ۸۴۵۳۱۲. مشرقی چمپارن، بہار. ہند
ٹیلیفون / فیکس ۲۴۰۰۸۸-۶۲۵۰-۰۰۹۱
دہلی برانچ: ۲۶۸۴، گلی مسجد کالے خاں، کوچہ چیلان، دریا گنج نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
ٹیلیفون: ۲۳۲۶۵۰۵۸، فیکس: ۲۳۲۷۷۲۵۳
Email: allamaibnebaz@hotmail.com

ح دار الداعي للنشر والتوزيع، ١٤٢٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
بالي، وحيد بن عبدالسلام
الصارم البتار في التصدي للسحرة الأشرار ./ وحيد عبدالسلام بالي،
ط٣.- الرياض، ١٤٢٦هـ
١٣٦ ص؛ ١٧ × ٢٤ سم
ردمك: X - ٤ - ٩٦٢٤ - ٩٩٦٠
(النص: باللغة الأوردية)
١ - الإسلام والسحر. ٢ - القرآن - أدعية. أ - العنوان
ديوي ٢٥٩،٧٧ ١٤٢٦/١٦٧٣

رقم الإيداع: ١٤٢٦/١٦٧٣
ردمك: X - ٤ - ٩٦٢٤ - ٩٩٦٠

عرضِ ناشر

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد:

دورِ حاضر میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی کمزوری اور اس کے تقاضوں سے دوری کی وجہ سے مسلم سوسائٹی میں جادوگروں، شعبدہ بازوں اور دجّالوں کی بڑی کثرت ہوگئی ہے، اور ان کی کارستانیاں بھی ہر طرف پھیل گئی ہیں۔ کمزور عقیدہ کے بے شمار مسلمان ان کے مکر و فریب میں پھنس کر اپنا دین و ایمان کھو رہے ہیں، اور ان میں سے سب سے صحیح العقیدہ لوگ جادو اور نظرِ بد کے زیرِ اثر خطرناک ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس لئے انہیں قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ کے ذریعہ صحیح طریقۂ علاج جاننے کی شدید ضرورت ہے، تاکہ وہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے ان امراض کا علاج کرسکیں، اور جادوگروں کے شرور فتن سے اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت کا سامان کرسکیں۔ مسلمانوں کی اسی شدید ضرورت کو پوری کرنے کے لئے ہم نے اس سلسلہ کی دو چھوٹی لیکن بہت ہی اہم کتابوں کا انتخاب کیا ہے۔ پہلا کتابچہ (رسالة في حكم السحر والكهانة) ہمارے شیخ و مرشد امام اہل السنۃ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا ہے جو اپنی عظیم افادیت کے لئے دنیا میں مشہور ہو چکا ہے، اور بارہا مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ سعودی عرب میں تو کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو اس کتابچہ سے خالی ہو۔ دوسری کتاب شیخ وحید بن عبدالسلام بالی کی تالیف ہے جس کا عربی نام (الصارم البتّار في التصدي للسحرة الأشرار) ہے، اور جس کی شہرت و مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ بہت ہی مختصر سی مدت میں دس سے زیادہ بار چھپ چکی ہے۔

ہم نے اپنے قارئین کرام کے لئے حضرت الشیخ کے کتابچہ کا وہ اردو ترجمہ پسند کیا ہے جسے شیخ محمد اسماعیل محمد بشیر صاحب نے کیا ہے، اور جس کا مراجعہ مرکز علامہ ابن باز للدراسات الإسلامیہ کے دو باحثین نے پوری دقت نظر کے ساتھ کیا ہے۔ دوسری کتاب کا ترجمہ ہمارے سلفی بھائی فضیلۃ الشیخ حافظ محمد اسحاق زاہد صاحب نے کیا ہے، اور جو اس سے قبل پاکستان میں شائع ہوکر مشہور و معروف ہو چکا ہے۔

بعض طباعتی غلطیوں کے ازالہ کے لئے اس دوسری کتاب کے چند ابتدائی صفحات کا میں نے مراجعہ کیا ہے، جس کی تکمیل عزیزم محسن صدیقی سلمہ نے میرے ایماء پر کی ہے.

اس طرح یہ کتاب اب ہر اردو خواں گھرانے کی شدید ضرورت بن گئی ہے تاکہ ان کا ہر فرد اپنے عقیدہ وایمان کی حفاظت کرتے ہوئے جادو، نظربد اور ان سے پیدا شدہ امراض کا علاج قرآنِ کریم اور ادعیہ ماثورہ کے ذریعہ کر سکے. اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو بار آور بنائے، قبول فرمائے، اور اس کتاب کی نشرواشاعت کو دار الداعی کے لئے باعثِ خیر وبرکت بنائے. آمین

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

(ڈاکٹر) محمد لقمان سلفی

جادو اور کہانت
کی
حیثیت

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (رحمہ اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، وبعد:

دورِ حاضر میں جھاڑ پھونک کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں، جو طب کا دعویٰ کرتے ہیں اور جادو، اور کہانت کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، یہ لوگ بعض ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، اور جاہل اور سادہ لوح عوام کو دھوکا دیتے ہیں، ان حالات کے پیش نظر اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے میں نے چاہا کہ اسلام اور مسلمانوں کو اس طریقۂ کار سے جو عظیم خطرہ لاحق ہے اسے بیان کردوں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق اور اللہ ورسول کے حکم کی مخالفت ہے.

چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ بیماری کا علاج متفقہ طور پر جائز ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ باطنی امراض یا سرجری اور اعصابی امراض وغیرہ کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس جاکر اپنے امراض کی تشخیص کرائیں، تاکہ وہ علم طب کے مطابق، مناسب اور شرعی طور پر جائز دوا سے اس کا علاج کریں، کیونکہ یہ ضروری اسباب ہیں جن کا سہارا لینا اللہ پر توکل کے منافی نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اور اس کے ساتھ اس کی دوا بھی بنائی ہے، جسے جاننے والے جانتے ہیں اور نہ جاننے والے نہیں جانتے ہیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس چیز میں اپنے بندوں کے لئے شفا نہیں رکھا ہے جسے ان کے اوپر حرام کیا ہے، لہٰذا مریض کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیماری دریافت کرنے کے لئے ان کاہنوں کے پاس جائے جو پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں، نیز یہ بھی جائز نہیں کہ ان کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق کرے، کیونکہ وہ اٹکل پچو ہانکتے ہیں، اور جناتوں کو حاضر کرتے ہیں، تاکہ وہ اپنے مقصد میں ان سے مدد حاصل کریں.

ان کا معاملہ کفر وضلالت پر مبنی ہے، کیونکہ یہ علمِ غیب کا دعویٰ کرتے ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "**من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له**

صلاة أربعين ليلة" "جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی"(۱).

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا: "من أتى كاهناً فصدّقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد (ﷺ)" "جو شخص کسی کاہن (غیب کے دعویدار) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا"(۲).

اور حاکم نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ صحیح کہا ہے: "من أتى عرافاً أو كاهناً فصدقه فيما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد (ﷺ)" "جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد (ﷺ) پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا"(۳).

اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ليس منا من تطير أو تطير له، أوتكهن أو تكهن له، أو سحر أو سحر له، ومن أتى كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد" "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بد فالی کرے یا جس کے لئے بدفالی کی جائے، یا جو غیب کی باتیں بتلائے یا جسے غیب کی باتیں بتلائی جائے، یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے اور جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا". (اسے بزار نے جید سند سے روایت کیا ہے)

ان احادیث شریفہ میں نجومیوں، کاہنوں اور جادوگروں وغیرہ کے پاس جانے، ان سے حاجت طلب کرنے اور ان کے جواب کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور وعید ہے، لہذا حکّام اور دینی معاملات کی تفتیش کرنے والوں اور ان کے علاوہ جنہیں بھی اختیارات واقتدارات حاصل ہوں ان پر واجب ہے کہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے سے لوگوں کو روکیں، اور بازاروں وغیرہ میں مشغلہ کرنے والوں کو سختی

(۱) مسلم: ۴/۱۷۵۱(ح ۲۲۳۰).

(۲) ابوداؤد: ۴/۲۲۵(ح ۳۹۰۴)، ترمذی ۱/۴۱۸(ح ۱۳۵) وابن ماجہ ۱/۲۱۷(ح ۶۳۴).

(۳) مستدرک حاکم: ۱/۸.

سے منع کریں.

ان نجومیوں کی بعض باتوں کے صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، کیونکہ جو ان کے پاس آتے ہیں وہ پختہ عالم نہیں ہوتے، بلکہ وہ اس بات سے بھی نابلد ہوتے ہیں کہ ان کے پاس آنا منع ہے، کیونکہ شریعت کی عظیم مخالفت، بڑے خطرات اور ضرر رساں نتائج کے پیشِ نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس آنے سے روکا ہے، نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کاہنوں اور جادوگروں کے کفر پر دلیل ہیں، اس لئے کہ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں جو کفر ہے، اور اس لئے بھی کہ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جناتوں کی خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جناتوں کی عبادت کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے، نیز علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے اور ان کے اس دعویٰ کی تصدیق کرنے والے دونوں برابر ہیں، اور ہر وہ شخص جس نے جادوگری اور نجومیت وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھی اللہ کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں.

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کے بتلائے ہوئے طریقۂ علاج کی پیروی کرے، مثلاً جادوئی لکیریں کھینچنا اور قلعی اتارنا وغیرہ خرافات پر عمل نہ کریں، جیسے یہ لوگ کرتے ہیں، کیونکہ یہ سب کاہنوں کی فطرت اور تلبیس کاری کی باتیں ہیں، جو شخص ان چیزوں پر رضامند ہوا وہ ان کے کفر و ضلالت پر معاون ثابت ہوگا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کاہنوں کے پاس جاکر اس سے اس شخص کے بارے میں سوال کرے جس کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار سے شادی کرنا چاہتا ہے، یا شوہر و بیوی، یا ان کے خاندان کے درمیان ہونے والی محبت ووفا یا عداوت واختلافات کے بارے میں دریافت کرے، کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا.

جادوگری محرمات کفریہ میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں دو فرشتوں "ہاروت وماروت" کے بارے میں ذکر فرمایا ہے: ﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا

بِإِذْنِ اللَّهِوَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾[۱] ''اور وہ دونوں کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتادیا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں، اس لئے کفر نہ کرو۔ پھر بھی لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے، اور وہ اُس (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیئت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، اور لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھی، اور نفع نہ پہنچا سکتی تھی۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا، اُس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور بہت ہی بری شئ تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، کاش وہ اس بات کو سمجھتے''۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جادوگری کفر ہے، اور جادوگر شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرتے ہیں، نیز اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جادو بذات خود نفع و نقصان میں اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیئتِ کونیہ قدریہ سے اثر کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے خیر وشر کو پیدا کیا ہے، اور ان جادوگروں کو نقصان ضرور اور خطرات سخت ہیں، جنہوں نے ان علوم کو مشرکین سے ورثہ میں لیا ہے اور ضعیف العقل عوام کو دھوکا دیتے ہیں: (فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ،حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) جیسا کہ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسے کام سیکھتے ہیں جو انہیں ضرر پہنچاتے ہیں نفع نہیں پہنچاتے، نیز اللہ تعالیٰ کے یہاں ان لوگوں کے لئے کوئی خیر وفضل نہیں ہے، یہ زبردست وعید ہے، جو دنیا و آخرت دونوں جگہ ان کے لئے خسران اور ہلاکت پر دلالت کرتی ہے، اور یہ کہ انہوں نے اپنی جانوں کو گھٹیا قیمتوں کے عوض بیچ ڈالا ہے، اس لئے اللہ نے اپنے اس فرمان میں اس تجارت کی مذمت کی ہے۔

﴿وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾[۲] ''اور بہت ہی بری شے تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، کاش وہ اس بات کو سمجھتے''۔

(۱) البقرہ: ۱۰۲۔ (۲) البقرہ: ۱۰۲۔

ہم ان جادوگروں، کاہنوں اور باقی تمام دوسرے جھاڑ پھونک کرنے والوں کے شر سے اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی طلب کرتے ہیں، نیز سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان سے دور رہنے اور ان کے بارے میں حکم الٰہی نافذ کرنے کی توفیق دے، تاکہ اللہ کے بندے ان کے ضرر اور اعمالِ خبیثہ سے نجات پائیں، بے شک اللہ بڑا فیاض اور سخاوت کرنے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت واحسان اور اتمامِ نعمت کے طور پر بندوں کے لئے ایسے وظائف مشروع کئے ہیں، جن کے ذریعہ وہ جادو لگنے سے پہلے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں، اور جادو لگ جانے کے بعد بھی ان اعمال سے اس کا علاج کرسکیں، چنانچہ آئندہ سطور میں ان شرعی اور مباح وظائف کا ذکر آرہا ہے جن کے ذریعہ جادو کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے، اور اس کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔

پہلی قسم :- یعنی جادو کے خطرات سے بچنے کے لئے جو طریقے ہیں ان میں سے نفع بخش اور اہم طریقہ یہ ہے کہ شرعی اذکار، ماثور دعائیں اور سور معوّذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے، اس کے لئے مختلف اذکار و دعائیں ہیں:

١. ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے اور مشروع وظائف بجالانے کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔

٢. سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے، آیت الکرسی قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے، اور وہ یہ ہے: ﴿اللَّهُ لا إِلَهَ إِلا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَلا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (١) ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور تمام کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے، کون ہے جو اُس کی جناب میں بغیر اُس کی اجازت کے کسی کے لئے شفاعت کرے، وہ تمام وہ کچھ جانتا ہے، جو لوگوں کے سامنے اور اُن کے پیچھے ہے، اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی بھی چیز کا احاطہ نہیں کرتے ہیں، سوائے

(١) البقرہ:٢٥٥۔

اتنی مقدار کے جتنی وہ چاہتا ہے، اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں اور زمین کو شامل ہے، اور ان کی حفاظت اُس پر بھاری نہیں، وہی بلندی اور عظمت والا ہے''۔

۳. ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہر فرض نماز کے بعد پڑھے، نیز تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کی نماز کے بعد اور رات کو نمازِ مغرب کے بعد پڑھے۔

۴. سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے اور وہ یہ ہیں: ﴿ءَامَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ(۲۸۵)لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾[1] ''رسول اللہ ﷺ اُس چیز پر ایمان لے آئے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مومنین بھی، ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا کہ (اے اللہ!) ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں، اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے، اللہ کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں کرتا، جو نیکی کرے گا اس کا اجر اُسے ملے گا اور جو گناہ کرے گا اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا، اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مواخذہ نہ کر، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے مجھ سے پہلے کے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہمیں درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو میرا آقا اور مولیٰ ہے، پس کافروں کی قوم پر ہمیں غلبہ نصیب فرما''۔

کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا: "من قرأ آية الكرسي في

(۱) البقرہ:۲۸۵-۲۸۶۔

ليلة لم يزل عليه من الله حافظ ولا يقربه شيطان حتى يصبح"[1] "جس شخص نے رات کو آیت الکرسی پڑھ لیا اس کے اوپر اللہ کی طرف سے ایک نگراں برابر رہے گا، اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا، یہاں تک کہ صبح ہو جائے"۔

نیز نبی کریم ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه"[2] "جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو یہ اس کیلئے کافی ہیں"۔

⑤ "أعوذ بكلمات الله التآمات من شرّ ما خلق" کاورد کثرت سے کرنا چاہئے، رات یا دن میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحراء، فضاء ہو یا سمندر، ہر جگہ اس کا ورد کرنا چاہئے کیونکہ آپ نے فرمایا: "من نزل منزلاً فقال: "أعوذ بكلمات الله التآمات من شرّ ما خلق، لم يضرّه شيء حتى يرتحل من منزله ذلك"[3] "جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کے ذریعہ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے کوئی شئ نقصان نہیں پہنچا سکتی، یہاں تک کہ وہ صحیح سالم اس مقام سے کوچ کر جائے گا"۔

۶. انہیں وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن کے اول وقت اور رات کے اول وقت میں تین مرتبہ کہے: "بسم الله الذي لا يضرّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم"[4] "شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی شئ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے"۔

مذکورہ بالا اذکار اور معوذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لئے عظیم اسباب ہیں، اس شخص کے لئے جو صدق دل سے اللہ پر ایمان ویقین رکھتا ہو اور گزشتہ دعاؤں اور معوّذات کا انشراح صدر کے ساتھ

---

(۱) بخاری: ۹/۵۵ ح (۵۰۱۰).

(۲) بخاری: ۹/۵۵ (ح ۵۰۰۹)، و مسلم: ۱/ ۵۵۴-۵۵۵ (ح ۸۰۷، ۸۰۸)، ابوداؤد: ۲/ ۱۱۸ (ح ۱۳۹۷)، ترمذی: ۹/ ۱۸۸ (ح ۳۰۴۳)، ابن ماجہ: (۱۳۶۳-۱۳۶۴).

(۳) مسلم: ۴/ ۲۰۸۰ (ح ۲۷۰۸) ترمذی: ۹/ ۳۹۶ (ح ۳۴۹۹)، ابن ماجہ: ۲/ ۲۸۹ (ح ۳۵۹۲).

(۴) ابوداؤد: ۵/ ۲۳۴ (ح ۵۰۸۸)، ترمذی: ۹/ ۳۳۱ (ح ۳۴۴۸)، ابن ماجہ: ۲/ ۳۵۰ (ح ۳۹۱۵)، حاکم: ۱/ ۵۱۴.

پابند ہو.

اور یہی معوّذات واذکار جادو لگ جانے کے بعد اس کو زائل کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ہیں، ساتھ ہی ساتھ اس کے ضرر کو دفع کرنے اور مصیبت کو دور کرنے کے لئے بکثرت اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری اور سوال کرنا چاہئے، جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں (جن کے ذریعہ آپ اصحابِ کرام کو دم کیا کرتے تھے) میں سے بعض یہ ہیں.

"اللّٰهم ربّ الناس أذهب البأس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاءً لا يغادر سقماً"[1] "اے اللہ لوگوں کے پالنہار اس مصیبت کو دور کردے اور شفا عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں، اللہ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے".

جن دعاؤں کو پڑھ کر جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو دم کیا تھا ان میں سے ایک یہ ہے:

"بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك، بسم الله أرقيك"[2] "اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے، ہر نفس اور ہر حاسد نگاہ سے آپ کو اللہ شفا عطا فرمائے، اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں". اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہئے.

جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک علاج یہ بھی ہے، خاص کر مردوں کے لئے کہ اگر انہیں بیوی سے جماع کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہو تو بیر کے درخت کے سر سبز سات پتے لے کر اسے پتھر وغیرہ سے کوٹ ڈالیں، پھر اسے کسی برتن میں رکھ کر اتنا پانی بھر دیں کہ غسل کرنے کے لئے کافی ہو جائے، پھر اس پر "آیت الکرسی" اور ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھیں، نیز سورۂ اعراف کی یہ آیتیں پڑھیں جن میں جادو کا ذکر ہے: ﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ(١١٧) فَوَقَعَ الْحَقُّ

---

(١) بخاری: ١٠/٢٠٦ (ح ٥٧٤٣)، نیز دیکھئے: ١٠/٢١٠ (ح ٥٧٥٠)، ومسلم: ٤/١٢٢١ (ح ٢١٩١)، وترمذی: ١٠/١٠ (ح ٣٦٣٦)، وابن ماجہ: ١/ (ح ١٦١٩) ٢/ (ح ٣٥٦٥، ٣٥٧٦).

(٢) مسلم: ٤/١٧١٨ (ح ٢١٨٦) وابن ماجہ: ٢/ (ح ٣٥٦٨).

وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(١١٨)فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ﴾[۱] ”اور ہم نے موسیٰ کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئی، پس حق ثابت ہو گیا اور جادوگروں کا عمل بیکار ہو گیا، چنانچہ وہ سب وہاں مغلوب ہو گئے اور ذلت ورسوائی کا انہیں سامنا کرنا پڑا“۔

پھر سورۂ یونس کی یہ آیتیں پڑھے: ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ(٧٩)فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ(٨٠)فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ(٨١)وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾[۲] ”اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو، پس جب جادوگر آگئے تو ان سے موسیٰ نے کہا کہ تمہیں جو ڈالنا ہے ڈالو، جب انہوں نے (اپنی رسّیوں اور لاٹھیوں کو) زمین پر ڈال دیا، تو موسیٰ نے کہا کہ تم نے جو بھی پیش کیا ہے جادو ہے، یقیناً اللہ اسے ابھی بے اثر بنادے گا، بے شک اللہ فساد برپا کرنے والوں کے عمل کو کامیاب نہیں ہونے دیتا ہے، اور اللہ اپنے حکم سے حق کو ثابت کر دکھلاتا ہے، چاہے مجرمین ایسا نہ چاہتے ہوں“۔

اس کے بعد سورۂ طٰہٰ کی یہ آیتیں پڑھے: ﴿قَالُوا يَامُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى(٦٥)قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى(٦٦)فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى(٦٧)قُلْنَا لا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الأَعْلَى(٦٨)وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾[۳] ”جادوگر نے کہا کہ اے موسیٰ! تو تم پہلے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالو، یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں، موسیٰ نے کہا، بلکہ تم ہی پہلے ڈالو، تو ان کے جادو کے زیرِ اثر ایسا دیکھائی دینے لگا کہ جیسے ان کی رسّیاں اور لاٹھیاں زمین پر دوڑ رہی ہیں، تو موسیٰ اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگے، ہم نے کہا آپ ڈریئے نہیں، بے شک غالب آپ رہیں گے اور آپ کے دائیں ہاتھ میں جو لاٹھی ہے اُسے زمین پر ڈال دیجئے، وہ ان کے تمام مناویٔ سانپوں کو ہڑپ جائے گی، انہوں نے جو بنایا ہے وہ ایک جادوگر کا مکر وفریب ہے، اور جادوگر جدھر سے

(۱) الأعراف: ۱۱۷-۱۱۹۔ (۲) یونس: ۷۹-۸۲۔ (۳) طٰہٰ: ۶۵-۶۹۔

آئے کامیاب نہیں ہوگا"۔

مذکورہ بالا سورتیں اور آیتیں اس پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کر لے، اس سے انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا، اگر دو چند مرتبہ یہ طریقہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو کریں کوئی حرج نہیں، یہاں تک کہ جادو کا اثر زائل ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ نفع بخش علاج جادو کا اثر زائل کرنے کا یہ ہے کہ وہ جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں جادو دفن ہے، زمین ہو یا پہاڑ وغیرہ، اگر جگہ کا پتہ لگ جائے تو اسے نکال کر فنا کر دیا جائے تو جادو بیکار ہو جائے گا۔

یہ ہیں وہ امور جن کا بیان کر دینا ضروری تھا، جن سے جادو کے خطرات سے بچا جا سکتا ہے اور جن سے جادو کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ (واللہ ولی التوفیق)

رہا جادوگروں کے عمل سے جادو کا علاج کرنا جو ذبح یا دوسری قربانیوں کے ذریعہ جناتوں سے تقرب پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے، بلکہ شرک اکبر میں سے ہے لہٰذا اس سے دور رہنا ضروری ہے، نیز جادو کے علاج کے لئے کاہنوں، نجومیوں، اور منتر والوں سے سوال کرنا اور ان کے ارشادات پر عمل کرنا بھی ناجائز ہے، کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے، اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹے اور فاجر ہیں، علمِ غیب کا دعویٰ کرتے ہیں، اور عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں نیز اللہ کے رسول نے ان کے پاس جانے سے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ اس کا بیان شروع کتابچہ میں گزر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر مصیبت سے عافیت بخشے، اور ان کے دین کی حفاظت کرے اور اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہر اس عمل سے دور رکھے جو اس کی شریعت کے مخالف ہو، اور درود وسلام نازل ہو اس کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ پر اور ان کے آل واصحاب پر۔

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

جادو کا علاج

قرآن و سنت کی روشنی میں

تالیف

فضیلۃ الشیخ وحید بن عبد السلام بالی

ترجمہ

الشیخ حافظ محمد اسحٰق زاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.... وبعد

ہند وپاک میں دو گروہ ایسے ہیں جو سادہ لوح اور ضعیف العقیدہ عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں، پہلا گروہ خانقاہی نظام کے تحت ان ''پیرانِ عظام'' اور ''گدی نشینوں'' کا ہے جنہوں نے کم وبیش ہر شہر میں اپنے ''خلفاء'' مقرر کر رکھے ہیں جو مریدین سے نذر ونیاز وصول کرتے ہیں، اپنے ہاں عرس منعقد کرواتے ہیں، رقص وسرور کی محفلیں جمتی ہیں، مراقبے ہوتے ہیں، اور کمزور ایمان والے لوگ ان کی ''خدمتِ اقدس'' میں ''نیاز'' پیش کرتے ہیں، اور یوں اس گروہ کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں... بہر حال یہ گروہ ہمارا موضوع نہیں، ہمارا موضوع دوسرا گروہ ہے اور وہ ہے عاملوں، روحانی بابوں اور کالے علم کی کاٹ کے ماہروں کا، ٹونے ٹوٹکے اور تعویذ گنڈوں والے پروفیسرز کا اور روحانی طاقت کے ذریعے ہر تمنا پوری کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کا، اس گروہ کے اشتہارات ہر چھوٹے بڑے شہر کے در و دیوار پر ان الفاظ میں لکھے ہوئے ملتے ہیں:

(۱) تمنا کیسی ہی کیوں نہ ہو؟ ہر تمنا صرف چند گھڑیوں میں پوری ہو گی.

(۲) جو چاہو سو پوچھو، ماہر سفلی اور نوری علم.

(۳) وہ تمنا ہی کیا جو پوری نہ ہو سکے. ہر پریشانی کا حل، گھریلو اور کاروباری مسائل، محبت، بیماری، نافرمان اولاد، کالا جادو.

(۴) ہر جادو ٹونے، جن بھوت پریت سے نجات کا واحد راستہ، جھوٹے اور سفلی عاملوں سے ہوشیار.

ان اشتہارت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ کے لوگ ان اختیارات کا دعویٰ کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، کیونکہ تمنائیں پوری کرنے والا، غیب کی خبریں جاننے والا، اور ہر پریشانی اور ہر شر سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں، اور اس بات پر ہر مسلمان کا پختہ یقین ہونا چاہئے، کیونکہ اس نے جس ذات کا کلمہ پڑھا ہے وہی ذات ان تمام اختیارات کی مالک ہے، لیکن صد افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی سادگی اور ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے اس گروہ کے جال میں بآسانی پھنس جاتے ہیں، یقینی طور پر یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کی بنیاد محض جھوٹ، فراڈ اور شعبدہ بازی ہے، اور اس کا مقصد مال و دولت جمع کر کے اپنے کاروبار چمکانا ہے، ان عاملوں، صوفیوں اور روحانی بابوں کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں اور اگر یقین نہیں آتا تو لیجئے درجِ ذیل خبر پڑھ لیجئے، تاکہ آپ کو ان کی بے بسی اور کسمپرسی پر یقین ہو جائے:

"ایک گمشدہ لڑکے کی بازیابی کے لئے لاہور کی پولیس نے ایک مشہور عامل کی خدمات حاصل کیں، جس نے لڑکے کی بابت اطلاع دی کہ وہ ملتان کے ایک جلے ہوئے مکان میں چھپا ہوا ہے، پولیس اس کے بتائے ہوئے علاقے میں پہنچی تو وہاں کوئی جلا ہوا مکان ہی نہ تھا، پولیس پھر اس کے پاس پہنچی تو اس نے بتایا کہ لڑکا ایک کار میں سوار ہے اور اس کا نمبر یہ ہے، لیکن پتہ چلا کہ اس نمبر کی کار سرے سے ہے ہی نہیں، اس کے باوجود بھی پولیس اس عامل سے مایوس نہ ہوئی اور ایک بار پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ رہی تھی کہ اچانک لڑکا خود بخود گھر میں واپس پہنچ گیا"۔ (بی بی سی لندن ۲۹ جولائی ۹۹)۔

دولت لوٹنے کے لئے اس گروہ کے کیا کیا طریقہ ہائے واردات ہوتے ہیں، اس کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل واقعے سے کر سکتے ہیں:

"ایک نوجوان لڑکا اچانک غائب ہو گیا، اس کے والد نے ایک پیشہ ور صوفی اور عامل سے مدد طلب کی، جس نے ایک بہت بڑی فیس کا مطالبہ کر کے ایک ہفتے تک مراقبے میں بیٹھنے کا نسخہ تجویز کیا، والد مسکین کیا کرتا عامل کا مطالبہ پورا کر دیا، ہفتہ بھر کے انتظار کے بعد عامل نے خبر دی کہ لڑکے کو ایک جن کی لڑکی اغوا کر کے لے گئی ہے، اور معاملہ بہت سنگین ہے، ذرا بھی سستی ہوئی تو جنوں کی فوج ہم سب کو تباہ کر ڈالے گی، اس لئے مزید استخارے اور مراقبے کی ضرورت ہے، اس پر والد نے نذرانے کی دوسری قسط بھی عامل

کے حوالے کر دی، تین ماہ بعد عامل نے خوشخبری سنائی کہ لڑکا مل گیا ہے، اس سے بات چیت ہو چکی ہے اور وہ گھر آنے کے لئے تیار ہے، لیکن وہ خود بھی جن کی لڑکی پر فریفتہ ہو چکا ہے، اور اس کے بغیر تنہا آنے کو تیار نہیں، اور جن کی لڑکی بڑی سرکش ہے، اس کی حفاظت کے لئے اس کے باپ نے جنوں کی فوج کا ایک دستہ مقرر کر رکھا ہے، چنانچہ جب تمہارا لڑکا گھر واپس آئے گا تو اس کے ساتھ جن کی لڑکی اور اس کی حفاظت پر مامور فوج بھی آئے گی۔ یہ سن کر والد نے ہار مان لی، عامل نے اس طوفانی بلا سے بچاؤ کے لئے بھاری رقم طلب کی، اور والد اپنا گھر بار بیچ کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا"۔ (البلاغ اگست ۹۹)

قارئینِ کرام! اگر آپ اس گروہ کی کاروائیوں کا بغور جائزہ لیں تو مندرجہ ذیل خرابیاں آپ کو واضح طور پر نظر آئیں گی:

۱. تمنائیں پوری کرنے، تمام مسائل کو حل کرنے اور غیب کی خبریں جاننے کا دعویٰ کرنا، حالانکہ یہ باتیں دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ٹکراتی ہیں۔
۲. شریر جنات اور شیاطین کے تعاون کے بغیر یہ عامل، جادوگر اور روحانی بابے کوئی کاروائی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے، اور جنات ان سے تعاون کرنے کے لئے اس وقت تک تیار نہیں ہوتے جب تک ان سے کفریہ اور شرکیہ کام نہیں کروا لیتے، چنانچہ انہیں جنات کو تابع فرمان بنانے کے لئے اپنے ایمان کا سودا کرنا پڑتا ہے۔
۳. یہ لوگ ایسے تعویذات جاری کرتے ہیں جن میں جادو والے منتر لکھے ہوتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے تعویذات کو لٹکانا شرک قرار دیا ہے۔ (من تعلق تميمة فقد أشرك)
۴. ان کی تمام کاروائیوں کی بنیاد کالے جادو کا علم ہوتا ہے، جس کا سیکھنا اور پھر اس کی روشنی میں جادو والے عمل کرنا کفر ہے۔
۵. معاشرے میں بغض، حسد، نفرت اور دشمنی جیسی بیماریوں کے پیچھے اس گروہ کے ناپاک عزائم بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔
۶. ان کی کاروائیوں میں جھوٹ، فراڈ، شعبدہ بازی اور دھوکہ دہی جیسی صفات غالب ہوتی ہیں، اور اصل مقصد سادہ لوح عوام کی دولت پر ہاتھ صاف کرنا ہوتا ہے۔

یہ اور دیگر کئی خرابیاں جب ہمارے معاشرے میں منتشر ہیں تو میدانِ دعوت الی اللہ کے ہر کارکن کا فریضہ ہے کہ وہ عوام الناس کو ان کے متعلق آگاہ کریں، ان کے عقیدے کی تصحیح کریں اور انہیں ان روحانی بابوں اور جادوگروں کی شر انگیزیوں کی تفصیلات کے بارے میں بتائیں، تاکہ وہ ان کے پاس جانے سے پرہیز کریں.

اسی ضرورت کے پیشِ نظر میں نے الشیخ/وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ کی کتاب "الصارم البتار في التصدي للسحرة الأشرار" کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے، اور اپنے تئیں کوشش کی ہے کہ اس کا ترجمہ آسان اردو میں ہو تاکہ عام لوگ اسے اچھی طرح سے سمجھ سکیں، اگر کسی مسلمان کو اس کتاب سے کوئی فائدہ پہنچے تو اس سے میری اپیل ہے کہ وہ صاحبِ کتاب اور اس کے مترجم کے لئے دعا کرے. اللہ رب العزت ہر مسلمان کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے، وهو ولي التوفيق.

حافظ محمد اسحاق (عفا اللہ عنہ)

کویت. مورخہ ۲/ ذوالقعدہ/ ۱۴۲۰ مطابق ۶/ فروری/ ۲۰۰۰.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دسویں ایڈیشن کا مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين...... أمابعد:

جب سے میری کتاب "وقاية الإنسان من الجن والشيطان" بازار میں آئی ہے اور اس میں، میں نے وعدہ کیا تھا کہ شریر جادوگروں کے تعاقب میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا. اس وقت سے بہت سارے اسلامی ملکوں سے مجھے خطوط مل رہے ہیں کہ میں اس کام کو جلد مکمل کروں. جبکہ میں اس دوران کئی دوسرے علمی کاموں میں مشغول ہوگیا، جن میں سے ایک فقہ کے مضمون کی تدریس بھی تھی، اس مضمون میں مدرّس کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے، کیونکہ علماء کے اقوال ودلائل جمع کرنے اور ان میں مقارنہ کرنے کے بعد صحیح مسلک کو ترجیح دینا ہوتا ہے اور میں سمجھتا تھا کہ اس کام کے لئے وقت فارغ کرنا زیادہ اہم ہے. خاص طور پر اسلامی بیداری کے زمانے میں جبکہ نوجوان دینی علم کی طرف متوجہ ہورہے ہیں، ایسے میں اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے اور انہیں علم کے راستے پر نہ ڈالا جائے تو وہ ہلاکت کی گھاٹیوں کی طرف بڑھ سکتے ہیں، اور ایسی دینداری جس کی بنیاد دینی احکام کی سمجھ بوجھ پر نہ ہو، گمراہی کے زیادہ قریب ہوتی ہے.

تاہم متعدد ملکوں سے آنے والے خطوط اور نشرواشاعت کے مراکز کے اصرار پر مجھے کچھ وقت اس کتاب کی ترتیب کے لئے نکالنا پڑا، چنانچہ میں ۱۴۰۸ھ میں حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا، یہاں ایک دوست عمر بن عابد المطرفی نے اپنا کتب خانہ موسم گرما کی تعطیلات میں میرے حوالے کردیا اور اس طرح میرے لئے یہ کام آسان ہوگیا. اسی دوران میں نے یہ کتاب لکھی اور وقت کی قلت کے پیشِ نظر مجھے شدید اختصار سے کام لینا پڑا. میرے نزدیک یہ کتاب اہم موضوعات کے لئے موٹے موٹے عناصر اور فروعات کے لئے اُصول کی مانند ہے، کیونکہ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اپنے اور طالب علموں کے وقت میں سے

اس کتاب کے لئے اس سے زیادہ وقت نکالوں.

بہر حال اس کتاب کا چھپنا تھا کہ ابتدائی مہینوں میں اس کے تیس ہزار نسخے تقسیم ہو گئے اور میں نے سمجھ لیا کہ جو کام میرے ذمہ تھا اسے میں نے انجام دے دیا ہے. لیکن مصر، سعودی عرب، خلیجی ممالک، شام، لیبیا، تیونس، الجزائر اور المغرب وغیرہ سے مجھے بہت سارے خطوط موصول ہوئے، جن میں گلے شکوؤں کے علاوہ جادو کے کئی کیسوں کے عجیب وغریب قصے بھی تھے، اور ان میں لکھا گیا تھا کہ کتاب میں مذکورہ جادو کے علاج کے شرعی طریقوں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بہت سارے مریضوں کو شفا نصیب کی ہے، اس پر میں اللہ تعالیٰ کا ہی شکر گزار ہوں.

میں مراکش سے آیا ہوا وہ خط نہیں بھول سکتا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک نوجوان اور اس کی ماں باریک تانت کے چھلے بنایا کرتے تھے، جب نوجوان نے اس کتاب کا کچھ حصہ پڑھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ گمراہی کا کام کرتے ہیں. اس نے اپنی ماں کو بتایا لیکن چونکہ لوگوں میں ان کا یہ مشغلہ مشہور تھا، اس لئے وہ ان میں رہتے ہوئے اس کام کو نہیں چھوڑ سکتے تھے، چنانچہ وہ دوسرے شہر میں منتقل ہو گئے اور اس کام کو چھوڑ کر سچی توبہ کر لی.

کچھ خطوط ایسے بھی آئے جن میں لکھا گیا کہ اس کتاب نے جادوگروں کو ننگا کر دیا ہے. خاص طور پر وہ جادوگر جو یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ وہ قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں، جبکہ حقیقت میں وہ جادوگر اور شعبدہ باز تھے، لوگوں نے اس کتاب میں مذکور جادوگروں کی علامات کو پڑھا تو وہ انہیں فوراً پہچاننے لگ گئے، اس پر بھی میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں.

اور چند خطوط ایسے بھی ملے جن میں اس کتاب میں مذکور کچھ باتوں پر تنقید کی گئی تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ ان خطوط کو پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور لکھنے والوں کے لئے میں نے دعا کی، اور کافی باتوں میں ان کی نصیحت کو میں نے قبول کیا ہے، اور میں اب بھی ایسے خطوط کے انتظار میں ہوں، کیونکہ یہ نیکی اور تقویٰ کے سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون ہے. انسان کا کوئی بھی کام غلطی اور کوتاہی سے پاک نہیں ہوتا.

چند ضروری باتیں

(۱) اس ایڈیشن میں، میں نے جو کچھ حذف کر دیا ہے اور وہ پہلے ایڈیشنوں میں موجود تھا، اس سے میں نے

رجوع کرلیا ہے.

(۲) سابقہ ایڈیشنوں میں اَذکار وغیرہ کے جو عدد میں نے اپنے طور پر لکھے تھے، انہیں میں نے حذف کردیا ہے اور ان سے میں رجوع کر چکا ہوں.

(۳) جادو کے موضوع پر چند دیگر رسالے اور کتابیں ابھی کچھ عرصہ پہلے مارکیٹ میں آئی ہیں، جن میں ہر چھوٹی بڑی اور صحیح اور غلط چیز کو جمع کیا گیا ہے، بلکہ کچھ کتابیں ایسی بھی آئی ہیں جن میں زہر قاتل پایا جاتا ہے، مثال کے طور پر ایک کتاب میں بندشِ جماع کا علاج یوں لکھا گیا ہے کہ فلاں فلاں آیات کو ناف کے نیچے لکھ لیں، پھر جماع کریں، اس سے بندش جماع کا جادو ٹوٹ جائے گا، پھر حمام میں جانے سے پہلے ان آیات کو مٹا ڈالیں. کیا اس کتاب کے مؤلف کو معلوم نہیں کہ اس طرح قرآن کی توہین ہوتی ہے؟ میں نے اپنے ایک طالب علم کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس کتاب کے مؤلف کو خبر دار کردے کہ ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے. چنانچہ طالب علم نے اسے اس کے بارے میں آگاہ کیا تو اس نے اگلے ایڈیشن میں اسے حذف کردینے کا وعدہ کیا. لیکن ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس بارے میں اس نے کچھ نہیں کیا. اس لئے ایسی کتابوں سے بچنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اگرچہ ان کے لئے مؤلفین یہ دعویٰ بھی کریں کہ انہوں نے کتاب وسنت کو چھوڑ کر کوئی چیز نہیں لکھی، جبکہ انہوں نے ایسا نہ کیا ہو اگر مجھے وقت ملا تو شاید میں ان کتابوں کو جمع کر کے ان کی علمی انداز میں تردید کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ.

(۴) مجھے بتایا گیا ہے کہ کئی معالجین عورتوں کے علاج کے سلسلے میں لاپرواہی کرتے ہیں اور جب وہ بے پردہ اور بغیر محرم کے ان کے پاس آتی ہیں تو وہ ان کا علاج کرتے ہیں. ایسے معالجین کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور اپنی حفاظت کرنی چاہئے.

(۵) مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کئی معالجین نے جادو کے علاج کو پیشہ بنا رکھا ہے اور وہ ایک خاص رقم کی ادائیگی کی شرط پر ہی علاج کرتے ہیں اور اس سلسلے میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث بطورِ دلیل ذکر کرتے ہیں جسے میں نے اس کتاب میں بیان کیا ہے، حالانکہ اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں. اس میں تو محض اتنی بات ہے کہ ایک قبیلے نے جب چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی مہمان نوازی

کرنے سے انکار کر دیا اور پھر ان کا سردار بیمار پڑ گیا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے حق محنت کی شرط پر اسے دم کیا، اور انہوں نے اس وقت تک ابو سعید رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا جب تک وہ تندرست نہیں ہوا[1]، سو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا مطالبہ مہمان نوازی سے ان کے انکار کی وجہ سے تھا، نہ کہ پیشے کے طور پر.

(٦) مریض کو چاہئے کہ وہ پرہیز گار معالج سے ہی علاج کروائے جو قرآن کے ذریعے علاج کرتا ہو، اور اسے ظاہری اعلانات اور کھوکھلے نعروں کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے.

(٧) جادو اور جنات وغیرہ کا علاج کرنے والوں کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ وہ صرف شرعی طریقۂ علاج اختیار کریں اور اس میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ حرام کے مرتکب ہو جائیں.

(٨) عورت کے محرم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسے معالج کے پاس اکیلا نہ بھیجے، چاہے معالج کتنا ہی بڑا نیک انسان کیوں نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی سے منع کیا ہے.

اور آخر میں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا مقصد بیانِ حق ہے، اور ہماری امید رضائے الٰہی ہے، اور ہمارا راستہ سلف صالحین (صحابہ کرام وتابعین) کے طریقے کے مطابق قرآن وسنت کو اپنانا ہے، سو اس کتاب میں جسے بھی کوئی خلافِ کتاب وسنت بات معلوم ہو اسے چاہئے کہ وہ مجھے نصیحت کرے، اور حدیث میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے“.

وصلى الله وسلم وبارك على محمد وآله وأصحابه أجمعين.

وحید بن عبد السلام بالی، منشأۃ عباس، ۴؍ شعبان، ۱۴۱۷ھ.

(١) البخاری (٦٧٢٢)، مسلم (٢٢٠١)، الترمذی (٢٠٦٣)، ابن ماجہ (٢١٥٦).

مقدمہ طبع اوّل

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنااور رسول اکرم ﷺ پر درود و سلام کے بعد:

جادو کا موضوع ان اہم موضوعات میں سے ہے جن کا بحث و تحقیق اور تصنیف و تالیف کے ذریعے تعاقب کرنا علماء کے لئے ضروری ہے، کیونکہ جادو عملی طور پر ہمارے معاشروں میں بھرپور انداز سے موجود ہے، اور جادوگر چند روپیوں کے بدلے دن رات فساد پھیلانے پر تلے ہوتے ہیں، جنہیں وہ کمزور ایمان والے اور ان کینہ پرور لوگوں سے وصول کرتے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں جادو کے عذاب میں مبتلا دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی ہے.

علماء کے لئے ضروری ہے کہ وہ جادو کے خطرے اور اس کے نقصانات کے متعلق لوگوں کو خبردار کریں، اور جادو کا شرعی طریقے سے علاج کریں، تاکہ لوگ اس کے توڑ اور علاج کے لئے جادوگروں کا رُخ نہ کریں، اسی ضرورت کے پیش نظر میں اپنے قارئین کی خدمت میں یہ کتاب پیش کر رہا ہوں جس کا میں نے ان سے چار سال قبل اپنی کتاب "وقاية الإنسان من الجن والشيطان" میں وعدہ کیا تھا. یہ کتاب ایک کم علم آدمی کی سادہ سی کوشش ہے اور اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ جادو اور اس کی تاثیر سے بیمار پڑ جانے والے لوگوں کا اور اسی طرح حسد اور نظر بد کا مسلمان شرعی طریقوں سے علاج کر سکیں، تاکہ لوگ ان جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جانے سے پرہیز کریں جو ان کے عقائد کو تباہ اور ان کی عبادت کو خراب کر دیتے ہیں.

اس کتاب کو میں نے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا حصہ: جادو کی تعریف اور شیطان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض وسائل.

دوسرا حصہ: جادو قرآن و سنت کی روشنی میں، اس میں جادو اور جنات کے وجود کو قرآن و سنت سے ثابت کیا گیا ہے.

تیسرا حصہ: جادو کے اقسام.

چوتھا حصہ : جنات کو حاضر کرنے کے لئے جادوگروں کے آٹھ طریقے، ہر طریقہ مکمل طور پر ذکر نہیں کیا گیا، تاکہ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص اس طریقے پر عمل نہ کر سکے.

پانچواں حصہ : شریعت میں جادو کا حکم.

چھٹا حصہ : جادو کا توڑ: اس میں جادو کی مختلف اقسام، علامات، علاج اور اس کے عملی نمونے ذکر کئے گئے ہیں.

ساتواں حصہ : بندشِ جماع کا جادو اور اس کا علاج، اس میں جادو کے اثر سے بچنے کے لئے چند ضروری احتیاطی تدابیر بھی ذکر کی گئی ہیں.

آٹھواں حصہ : نظرِ بد کی تاثیر اور اس کا علاج.

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اس کے لکھنے والے، پڑھنے والے اور اسے نشر کرنے والوں کو فائدہ پہنچائے، اور میں ہر ایسے شخص سے دعا کا طلب گار ہوں جسے میری اس کتاب سے فائدہ پہنچے.

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ اس کتاب میں جو بات بھی آپ کو خلافِ کتاب و سنت معلوم ہو اسے دیوار پر دے ماریں اور کتاب و سنت پر عمل کریں. میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے انسان پر رحمت فرمائے جو مجھے میری غلطی کے متعلق آگاہ کرے، اور اگر میں زندہ نہ رہوں تو میری کتاب میں اِصلاح کر دے. میں ہر ایسی بات سے بری ہوں جو خلافِ قرآن و سنت ہو، میں نے اپنی حد تک اصلاح کی کوشش کی ہے جس کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں.

وحيد عبدالسلام بالي

روضۂ مبارک، مسجد نبوی، ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

پہلا حصہ

سحر کی تعریف

سحر لغوی اعتبار سے

جادو کے لئے عربی زبان میں "سَحر" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے:

۱. اللیث کہتے ہیں: "سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے"۔

۲. الأزہری کہتے ہیں: "سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے"(۱)۔

۳. اور ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے"(۲)۔

۴. اور ابن عائشہ سے مروی ہے کہ "عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے"(۳)۔

۵. ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں: "ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ سحر باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے"(۴)۔

۶. المعجم الوسیط میں سحر کی تعریف یوں ہے: "سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو"(۵)۔

۷. صاحبِ محیط المحیط کہتے ہیں: "سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تاکہ لوگ

---

(۱) تہذیب اللغۃ ج ۴ ص ۲۹۰۔ (۲) لسان العرب، ج ۴ ص ۳۴۸۔ (۳) مرجع سابق۔

(۴) مقاییس اللغۃ، ص ۵۰۷ اور اسی طرح المصباح، ص ۲۶۷۔ (۵) المعجم الوسیط، ج ۱ ص ۴۱۹۔

اس سے حیران ہو کر رہ جائیں"[1]۔

سحر شریعت کی اصطلاح میں

شرعی اصطلاح میں سحر کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے:

۱. امام فخرالدین الرازی کہتے ہیں: "شریعت کے عرف میں سحر (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو"[2]۔

۲. امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں: "جادو ایسی گرہوں اور ایسے دَم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے، یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو"۔

اور جادو واقعتاً اثر رکھتا ہے، چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے، بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آ سکتا ہے، بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی[3]۔

۳. امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "جادو ارواحِ خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں"[4]۔

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے، جس کی بنا پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض وسائل

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے مختلف وسائل

(۱) محیط المحیط، ص ۳۹۹ (۲) المصباح المنیر، ص ۲۶۸۔
(۳) المغنی، ج ۱۰ ص ۱۰۴۔ (۴) زاد المعاد، ج ۴ ص ۱۲۶۔

ہیں، چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کیلئے قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے باندھ کر بیت الخلا میں جاتے ہیں اور بعض قرآن مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں، بعض انہیں حیض کے خون سے لکھتے ہیں، بعض قرآنی آیات کو اپنے پاؤں کے نچلے حصوں پر لکھتے ہیں، کچھ جادوگر سورۂ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالتِ جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لئے جانور ذبح کرنے پڑتے ہیں اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر، اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے.

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے اور ان سے مخاطب ہوتے ہیں، اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے، اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنے پڑتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں.

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے. چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرماں بردار ہوگا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا، اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا، تو شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رُک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا. سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں، اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی، کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو.

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے. وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد اور حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوتا ہے. اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کی بیوی بچوں کو اکثر وبیشتر ایذا دیتا رہتا ہے اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتا ہے.

سچ فرمایا ہے اللہ رب العزت نے: ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ "اور جو شخص میری یاد سے روگردانی کرے گا وہ دنیا میں تنگ حال رہے گا". (طٰہٰ: ۱۲۴)

دوسرا حصہ

جادو قرآن و سنت کی روشنی میں

(۱) جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے، بلکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں، بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں، اس لئے پہلے جنات و شیاطین کے وجود پر دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

قرآنی دلائل

(۱) ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَراً مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ﴾ "اور جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو قرآن سننے کے لئے پھیر دیا تھا". (الأحقاف:۲۹)

(۲) ﴿يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ "اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے انبیاء ورسل نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن سے تمہیں ڈراتے تھے". (الأنعام:۱۳۰)

(۳) ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً﴾ "اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے، میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا پھر انہوں نے (دوسرے جنوں سے) کہا کہ ہم نے ایک بہت ہی عجیب قرآن سنا ہے". (الجن:۱)

(۴) ﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادوهُمْ رَهَقاً﴾ "اور یہ کہ انسانوں میں سے بعض لوگ جنوں کے بعض افراد کی پناہ لیتے تھے، تو انہوں نے اِن جنوں کے کبر و سرکشی کو اور بڑھا دیا". (الجن:۶)

(۵) ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنتَهُونَ﴾ "بے شک شیطان شراب اور جوا کی

راہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دینا چاہتا ہے۔ تو کیا تم لوگ (اب) باز آجاؤ گے"۔ (المائدۃ:۹۱)

(۲) ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُواْ لاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ "اے ایمان والو! شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، اور جو شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو وہ برائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے"۔ (النور:۲۱)

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں، بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔ لفظ جن قرآن مجید میں ۲۲ مرتبہ آیا ہے، لفظ الجان سات مرتبہ اور لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور لفظ شیاطین ۱۷ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، جس سے اس موضوع کے متعلق قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث رسول ﷺ سے چند دلائل

(۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ہم سے اچانک غائب ہو گئے، چنانچہ ہم انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے، اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا قتل کر دیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری، صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غارِ حرا کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے آپ کو بتایا کہ رات آپ اچانک ہم سے غائب ہو گئے تھے، ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا، لیکن آپ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اور جا کر انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا"۔ ... پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں، اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے فرمایا: "ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ پڑھا گیا ہو، اور ہر گوبر تمہارے جانوروں کا کھانا ہے" پھر آپ ﷺ ہم سے کہنے لگے: "لہذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا مت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے"[۱]۔

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "میرا

(۱) مسلم، ج۴ص ۱۷۰ (نووی)۔

خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے، سو جب تم اپنی بکریوں اور اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کر لیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو جن، انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی''(۱).

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عکاظ کے بازار میں جانے کا تھا، اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آتے تو اسے آکر بتاتے کہ ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہابِ ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے، تو وہ آپس میں کہتے کہ ایسا کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہو رہا ہے، لہذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟

چنانچہ تہامہ کا رخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپ ﷺ کی طرف آ نکلے، آپ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے. آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اسے غور سے سننے لگے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے، سو یہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور ان سے کہنے لگے: ''ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا ہے، جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے''.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ﴿ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ کو اتار دیا اور آپ ﷺ کو جنوں کی بات کے متعلق بذریعہ وحی آگاہ کر دیا گیا''(۲).

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لئے بیان کر دی گئی ہے''(۳).

(۱) مالک، ج۱ ص۶۸، البخاری، ج۶ ص ۳۴۳. (الفتح) النسائی ج۲ ص ۱۲، ابن ماجہ، ج۱ ص ۲۳۹.

(۲) البخاری، ج۲ ص ۲۵۳، الفتح، مسلم، ج۴ ص ۱۶۸، النووی.

(۳) مسند امام احمد، ج۶ ص ۱۵۳، ۱۶۸، مسلم، ج۱۸ ص ۱۲۳، النووی.

(۵) حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے''(۱).

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب بھی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب بھی پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''(۲).

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان اس کے پہلو میں نوک دار چیز چبھوتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے''(۳).

(۸) رسول اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے''(۴).

(۹) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے، سو جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے، ایسا کرنے سے بُرا خواب اس کے لئے نقصاندہ نہیں ہوگا''(۵).

(۱۰) ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب بھی جمائی لے تو اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ بند کر لے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے''(۶).

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں، لیکن طلبِ حق کے لئے یہی کافی ہیں جو ذکر کر دی گئی ہیں، اور ان سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جنات اور شیاطین کا وجود کوئی وہم نہیں،

---

(۱) البخاری، ج۴ص ۲۸۲، و مسلم ج۱۴ص ۱۵۵.
(۲) مسلم، ج۱۳ص ۱۹۱.
(۳) البخاری، ج۸ص ۲۱۲، و مسلم، ج۱۵ص ۱۲۰.
(۴) البخاری، ج۳ص ۲۸، و مسلم، ج۶ص ۶۴.
(۵) البخاری، ج۱۲ص ۲۸۳، و مسلم، ج۱۵ص ۱۶.
(۶) مسلم، ج۱۸ص ۱۲۲، والدارمی، ج۱ص ۳۲۱.

حقیقت ہے اور اس حقیقت کو وہم وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو.

(۲) جادو کے وجود پر دلائل

قرآنی دلائل

(۱) فرمانِ الٰہی ہے:﴿وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ﴾ ”اور وہ پیچھے ہو لئے ان باتوں کے جو شیاطین، سلیمان کے عہدِ سلطنت میں پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیاطین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور اس چیز کے پیچھے ہو لئے جو بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر اتاری گئی. اور وہ دونوں کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتادیا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں، اس لئے کفر نہ کرو. پھر بھی لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے اور وہ اس (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، اور لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھی، اور نفع نہ پہنچا سکتی تھی. حالاں کہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا، اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور بہت ہی بری شے تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، کاش وہ اس بات کو سمجھتے“. (البقرۃ:۱۰۲)

(۲)﴿قَالَ مُوسَى أَتقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَلاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ﴾ ”موسیٰ نے کہا کہ جب حق تمہارے پاس آگیا تو کیا تم اسے جادو کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے“. (یونس:۷۷)

(۳) ﴿فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ❊ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾ "جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) زمین پر ڈال دیا، تو موسیٰ نے کہا کہ تم نے جو ابھی پیش کیا ہے جادو ہے. یقیناً اللہ اسے ابھی بے اثر بنادے گا، بے شک اللہ فساد برپا کرنے والوں کے عمل کو کامیاب نہیں ہونے دیتا ہے. اور اللہ اپنے حکم سے حق کو ثابت کر دکھلاتا ہے، چاہے مجرمین ایسا نہ چاہتے ہوں". (یونس: ۸۱. ۸۲)

(۴) ﴿فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَى قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَى وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ "تو موسیٰ اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگے، ہم نے کہا: آپ ڈریئے نہیں، بے شک غالب آپ رہیں گے. اور آپ کے دائیں ہاتھ میں جو لاٹھی ہے اسے زمین پر ڈال دیجئے، وہ ان کے تمام بناوٹی سانپوں کو ہڑپ جائے گی، انہوں نے جو بنایا ہے وہ ایک جادوگر کا مکر وفریب ہے، اور جادوگر جدھر سے آئے کامیاب نہیں ہوگا" (سورۂ طٰہٰ: ۶۷. ۶۹)

(۵) ﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ❊ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ❊ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ ❊ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ❊ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ❊ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ﴾ "اور ہم نے موسیٰ کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئی. پس حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا. چنانچہ وہ سب وہاں مغلوب ہوگئے اور ذلت ورسوائی کا انہیں سامنا کرنا پڑا، اور جادوگر سجدہ میں گر گئے. انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے". (الأعراف: ۱۱۷. ۱۲۲)

(۶) ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ❊ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ❊ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ❊ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ❊ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ "اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے، میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، تمام مخلوقات کے شر سے، اور رات کی برائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے. اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی

ہیں. اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے" (الفلق)

امام قرطبی رحمہ اللہ ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: "وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں"(۱).

اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: "مجاہد، عکرمہ، حسن، قتادہ اور ضحاک نے "النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ" سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں"(۲). اور یہی بات ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے، اور قاسمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مفسرین نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے(۳).

جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود و مشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے.

حدیثِ نبوی سے چند دلائل

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قبیلۂ بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے (جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا) رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے. چنانچہ آپ کا خیال ہوتا کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا. یہ معاملہ ایسے ہی چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: "اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے، میرے پاس دو آدمی آئے تھے، جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ اس پر جادو کیا گیا ہے، کس نے کیا ہے؟ لبید بن الاعصم نے، کس چیز میں کیا ہے؟ کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں، جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟ بئر ذَروان میں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس کنویں کے پاس گئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے:

---

(۱) تفسیر القرطبی، ج۲۰ص۲۵۷. (۲) تفسیر ابن کثیر، ج۴ص۵۷۳.

(۳) تفسیر القاسمی، ج۱۰ص۳۰۲.

"اے عائشہ! اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں" (یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں).

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں".

اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا(۱).

شرحِ حدیث

یہودیوں نے -اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے- لبید بن الاعصم (جو اُن میں سب سے بڑا جادوگر تھا) کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کرے گا اور وہ اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے، چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپ ﷺ کے گھر آتی جاتی تھی، آپ کے چند بال منگوا لئے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا.

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ کو اپنی بیویوں کے قریب جانے سے روکنے کے لئے تھا، چنانچہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنی کسی بیوی سے جماع کر سکتے ہیں، پھر جب قریب ہوتے تو نہ کرپاتے، بس اس کا آپ پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے.

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے. اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور دو فرشتوں کو آپ کی طرف اتار دیا. جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گزشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے.

---

(۱) البخاری، ج ۱۰ ص ۲۲۲، و مسلم، ج ۱۴ ص ۱۷۴، کتاب السلام، باب السحر.

آپ ﷺ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا، اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچالیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہو سکا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے.

اعتراض اور اس کا جواب

المازری رحمہ اللہ کہتے ہیں: مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصبِ نبوت کی توہین اور اس میں شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے پر شریعت سے اعتماد اٹھ جاتا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کو خیال آتا ہو کہ جبریل علیہ السلام، آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزاتِ نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ تبلیغِ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے. آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بیجا تصور کی جائے گی (۱).

ابو الجکنی الیوسفی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: "جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے، تو اس سے منصبِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیوں کہ دنیا میں انبیا پر بیماری آ سکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دے دی کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے، اور آپ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیوں کہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپ کی عقل متاثر نہیں ہوئی. صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہو سکتا ہے"..... پھر کہتے ہیں:

---

(۱) زاد المسلم، ج ۴ ص ۲۲۱.

"اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے، حالاں کہ قرآنِ مجید میں فرعون کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے، اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی"۔

مگر موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا، وہ ان کے منصبِ نبوت کے لئے عیب تھا، (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہو سکتا) کیوں کہ اس طرح کی بیماری انبیاء علیہم السلام پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلافِ عادت معجزات عطا کرتا ہے، جادوگروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کر دیتا ہے"(۱)۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو" صحابۂ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کون سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا"(۲)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے، محض خام خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ستاروں کا

---

(۱) زاد المسلم، ج ۴ ص ۲۲۔ (۲) البخاری، ج ۵ ص ۳۹۳، ومسلم، ج ۲ ص ۸۳۔

علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا"(۱).

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے: ﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ "پھر بھی لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے".

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے.

(۴) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی گئی اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا، اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا"(۲).

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے جو حقیقتاً موجود ہو.

(۵) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "شراب پینے والا،

---

(۱) ابوداؤد (۳۹۰۵)، ابن ماجہ (۳۷۲۶)، الصحیحہ للألبانی (۷۹۳) صحیح سنن ابن ماجہ (۳۰۰۲).

(۲) الہیثمی نے المجمع (ج۵ ص۲۰) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں سوائے اسحاق بن الربیع کے جو کہ ثقہ ہے اور المنذری الترغیب، (ج۴ ص۵۲) میں کہتے ہیں: اس حدیث کی سند جید ہے اور علامہ محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ تخریج الحلال والحرام (۲۸۹) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچتی ہے.

(۳) ابن حبان اور علامہ البانی تخریج الحلال والحرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں، یہ حدیث حسن کے درجے کو پہنچتی ہے.

جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا“[۳]۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذاتِ خود اثر انداز ہوتا ہے، سو ہر مؤمن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتی، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ ”اور وہ اس (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے“۔

(۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص علمِ غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا، اس نے اس کی تصدیق کر دی، تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا“[۱]۔

علماء کے اقوال

(۱) امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے، اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے، اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے، اور یہی قومیں صفحۂ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہیں میں علم و حکمت زیادہ ہے۔ اور فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ ”وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے“۔

اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو.... سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر تردید کرنا بیہودگی اور فضول کام ہے[۲]۔

(۱) حافظ المنذری الترغیب، ج۴ ص ۵۳ میں کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار اور ابو یعلی نے حضرت ابن مسعود سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۲) شرح السنہ، ج۱۲ ص۱۸۸۔

(۲) امام قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: "اہل السنہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، جبکہ معتزلہ اور امام شافعی کے شاگردوں میں سے ابو اسحاق الاسترا بادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی، حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم و گمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں: ﴿يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾ یعنی کہ حضرت موسیٰ کو ایسا خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے، اور اسی طرح سے فرمایا: ﴿سَحَرُوٓاْ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ﴾ یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے، کیوں کہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم و گمان میں مبتلا کر دینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے اور اس کے علاوہ دیگر عقلی و نقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(i) آیت ﴿وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ...﴾ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ علم جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَجَآءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ﴾ یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(iii) سورۃ الفلق کے سببِ نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی۔

(iv) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا تھا۔۔۔ اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپ پر کئے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "إن الله شفاني" اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپ پر ہوا تھا۔

مذکورہ آیات واحادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اِجماع کہتے ہیں، رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت نا قابلِ اعتبار ہے.

امام قرطبی مزید کہتے ہیں: ''جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں، لہذا یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور صحابہ وتابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں''(۱).

(۳) امام مازری رحمہ اللہ کا کہنا ہے: ''جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے، اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے، محض وہم وگمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے، چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہوسکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انہیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کئے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقۂ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی خلافِ عادت کام کو واقع کر دے.

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں، مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں، مثلاً گرم دوائیاں، اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں، مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کو ختم کرنے والی ہوتی ہیں، سو اس طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو''(۲).

(۴) امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو

(۱) تفسیر قرطبی: ۴۶/۲.

(۲) زاد المسلم، ج ۴ ص ۲۲۵.

اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب و سنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے“(۱)۔

(۵) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے، اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے، اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے، اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے، اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا، پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے، اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے، اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے“(۲)۔ مزید کہتے ہیں: ”جادو جھاڑ پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے، جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے، بیماری کی شکل میں، یا موت کی شکل میں یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ ”پھر بھی لوگ ان سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے“۔

نیز فرمایا: ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں، ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا“(۳)۔

(۶) علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”فرمانِ الٰہی: ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور حدیث عائشہ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثرانداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے“(۴)۔

(۷) امام ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”علماء نے حقیقتِ جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کئے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا“(۵)۔

---

(۱) فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۲۔
(۲) المغنی، ج ۱۰ ص ۱۰۶۔
(۳) فتح المجید، ص ۳۱۴۔
(۴) بدائع الفوائد، ج ۲ ص ۲۲۷۔
(۵) شرح العقیدۃ الطحاویہ، ص ۵۰۵۔

تیسرا حصہ

جادو کی اَقسام

- امام رازی رحمہ اللہ کے نزدیک جادو کی اقسام
- امام راغب رحمہ اللہ کے نزدیک جادو کی اقسام.
- اقسامِ جادو کی وضاحت.

امام رازی رحمہ اللہ کے نزدیک جادو کی اقسام

امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) ان لوگوں کا جادو جو سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر وشر کے مالک ہیں اور یہ وہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا.

(۲) اصحابِ اوہام اور نفوسِ قویہ کا جادو: الرازی نے اس بات کی دلیل (کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے)، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے، لیکن اگر اسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا، اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کی ناک سے خون بہہ رہا ہو وہ سرخ رنگ کی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور یہ سب تصورات صرف اس لئے اختیار کئے گئے ہیں کیونکہ انسانی نفس فطری طور پر ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے.

(۳) جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا اَرواح یعنی شیطان قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کرنا، اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد سے ممکن ہے بشرطیکہ ان میں کفر وشرک پایا جاتا ہو.

(۴) شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا، چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوئے ہوتے ہیں، اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی، سو وہ حیران رہ جاتے ہیں، اور لوگوں کی ایسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

(۵) وہ عجیب وغریب چیزیں جو بعض آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں، مثلاً وہ بگل جو ایک گھوڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے، اور اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ ہیں جو وقتِ مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ اس کو درحقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اس کا ایک خاص طریقۂ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے۔ اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں، لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۶) بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لے کر عجیب وغریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا۔

(۷) دل کی کمزوری، اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے ''اسم اعظم'' معلوم ہے، اور جنات اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کر لیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے، اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے اسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آ جاتا ہے۔

(۸) چغل خوری کر کے لوگوں کے درمیان نفرت کے جذبات بھڑکا دینا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالنا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازی نے فن جادو میں اس لئے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لئے انتہائی باریک بین عقل درکار ہوتی ہے، اور سحر عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو''[1]۔

(۱) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص ۱۴۷۔

امام راغب کے نزدیک اقسامِ جادو

امام راغب کہتے ہیں: سحر کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

(۱) جو لطیف اور انتہائی باریک ہو، اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے.

(۲) جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو.

(۳) جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو.

(۴) جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو[۱].

اقسامِ جادو کے متعلق ایک وضاحت

امام رازی اور راغب کی تقسیماتِ جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے فن جادو میں وہ چیزیں بھی داخل کر دی ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے لفظ "سحر" کے عربی زبان میں معنیٰ کو سامنے رکھا ہے اور "سحر" عربی میں ہر اس چیز پر بولتے ہیں جو لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو. چنانچہ انہوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے بر آمد ہونے والے اُمور کو بھی جادو میں شامل کر دیا ہے، اور اسی طرح چغل خوری کر کے کام نکالنے کو بھی انہوں نے جادو قرار دیا ہے، کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہماری گفتگو کا دار و مدار صرف حقیقی جادو پر ہے جس میں جادو گر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے.

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازی رحمہ اللہ اور راغب رحمہ اللہ نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کئی جادو گر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں

---

(۱) المفردات للراغب (سحر).

شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے، کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ وہ ستاروں کو پکارا کریں، چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان کا تعاون کرتے ہیں، لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے، جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے، اور کافروں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہی بت ان کے معبود ہیں، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا، یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے ان کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا.

چوتھا حصہ

جادوگر جنات کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

جادوگر اور شیطانوں کے درمیان طے پانے والا معاہدہ

جادوگر اور شیطان کے درمیان اکثر وبیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے، جس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام، چھپ کر یا علی الاعلان کرنا ہوتے ہیں اور اس کے بدلے میں شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنی ہوتی ہے یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے ہوتے ہیں، کیوں کہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی ایک قبیلے کا سردار ہوتا ہے، چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بیوقوف کو احکامات جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات تسلیم کرے، چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے یا دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے یا ان میں محبت پیدا کر دینے کا حکم دے یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کر دینے کا آرڈر جاری کرے۔ (مزید تفصیل کے لئے اس کتاب کا چھٹا حصہ پڑھیں)

اس طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے برے کاموں کے لئے استعمال کرتا ہے، اگر جن اس کی نافرمانی کرے تو جادوگر اس کے قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف تحائف پیش کر کے اس کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اسی کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے، چنانچہ وہ سردار اس جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لئے مقرر کئے گئے اس جن کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کئے رکھتا ہے، چنانچہ جادوگر ہمیشہ سر درد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ بات خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لئے جادو کا پیشہ

چھوڑ دیتے ہیں تاکہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو.

اور مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک خاتون کا علاج کیا جس پر جادو کیا گیا تھا، میں نے اس پر جب قرآنِ مجید کو پڑھا تو جن، خاتون کی زبان سے بولا:

میں اس سے نہیں نکل سکتا.

کیوں....؟

کیوں کہ مجھے ڈر ہے کہ جادوگر مجھے قتل کردے گا.

تم کسی ایسی جگہ پر چلے جانا جہاں جادوگر تمہارا پتہ نہ چلا سکے.

وہ میرے پیچھے دوسرے جنوں کو بھیج کر مجھے پکڑوالے گا.

اگر تم اسلام قبول کرلو اور سچے دل سے توبہ کرلو تو میں تمہیں ایسی قرآنی آیات سکھلادوں گا جو تمہیں کافر جنوں کے شر سے بچالیں گی.

نہیں، میں ہرگز اسلام قبول نہیں کروں گا اور عیسائی ہی رہوں گا.

چلو خیر، دین میں جبر نہیں ہے، البتہ اس عورت سے تمہارا نکل جانا ضروری ہے!

میں ہرگز نہیں نکلوں گا.

میں تمہیں نکال دینے کی طاقت رکھتا ہوں (اللہ کی مدد کے ساتھ) ابھی میں قرآن پڑھوں گا اور تم جل جاؤ گے.

پھر میں نے اسے شدید مارا، اور آخر کار کہنے لگا: میں نکل جاؤں گا!!

اور اس طرح وہ الحمد للہ اس خاتون سے نکل کر چلا گیا. اور یہ بات یقینی ہے کہ جادوگر جس قدر زیادہ کفریہ کام کرے گا جن اتنا زیادہ اس کے احکامات کو مانیں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان پر عمل کریں گے اور وہ جتنا کم کفریہ کاموں کے قریب جائے گا، جنات اس کی باتوں پر اتنا ہی کم عمل کریں گے.

جادوگر جنات کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

اس کے بہت سارے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک یا واضح کفر موجود ہوتا ہے، میں یہاں آٹھ طریقے ذکر کروں گا اور ہر طریقے میں جس طرح سے کفر وشرک موجود ہوتا ہے اس کی وضاحت

کروں گا، البتہ اس ضمن میں شدید اختصار کروں گا اور ہر طریقے کی پوری تفصیلات ہرگز ذکر نہیں کروں گا تاکہ کوئی شخص اسے آزمانہ سکے۔

ہر طریقے میں جو کفر و شرک موجود ہوتا ہے اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کرپاتے، حالاں کہ پہلا طریقۂ علاج ایمانی اور دوسرا شیطانی ہے، اور اس سلسلے میں مزید اِبہام اس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آواز میں اور قرآنی آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں، چنانچہ مریض سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعہ ہو رہا ہے حالاں کہ حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا.... الغرض میرا مندرجہ ذیل طریقے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلمان بھائی گمراہی اور شر کے راستوں سے بچ جائیں اور مجرم پیشہ لوگوں کا راستہ کھل کر سامنے آجائے۔

پہلا طریقہ

جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے، پھر اس میں آگ جلاتا ہے اور اس پر ایک دھونی کو رکھ دیتا ہے، اگر اس کا مقصد نفرت پیدا کرنا یا میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار دھونی آگ پر رکھ دیتا ہے، اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا ہو یا جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں جاسکتے تھے، ان سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبودار دھونی رکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذات کو جو جادوگر کے خاص منتر ہوتے ہیں، پڑھنا شروع کرتا ہے اور جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دے کر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے.... اسی دوران اسے کتے کی شکل میں یا اژدہے یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے جسے وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے اَحکامات جاری کرتا ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک مخصوص قسم کی آواز پڑتی ہے، اور کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی اور اسے جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے، اس کے بال یا اس کا کوئی کپڑا منگوا لیتا ہے جس سے اس شخص کے پسینے کی بو آ رہی ہوتی ہے.... اور پھر اسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کردیتا ہے۔

اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں:

(۱) جن تاریک کمروں کو پسند کرتے ہیں.

(۲) جنوں کو ایسی دھونی کی بو سے غذا ملتی ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو.

(۳) جن ناپاکی کو پسند کرتے ہیں اور شیطان ناپاک لوگوں کے بہت قریب ہوتے ہیں.

دوسرا طریقہ

جادوگر کوئی پرندہ (فاختہ وغیرہ) یا کوئی جانور (مرغی وغیرہ) جنوں کی طرف سے بتائی گئی خاص شکل وصورت کے مطابق منگواتا ہے جس کا رنگ عام طور پر سیاہ ہوتا ہے، کیوں کہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتے ہیں. پھر وہ اسے بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کر دیتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے، پھر اسے کھنڈرات یا کنوؤں میں یا غیر آباد جگہوں میں پھینک دیتا ہے جو کہ عموماً جنوں کے گھر ہوتے ہیں، اور اسے ان میں پھینکتے ہوئے بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا، پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے اس کا جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے.

مندرجہ بالا طریقے میں دو طرح سے شرک پایا جاتا ہے:

(۱) تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جنوں کے لئے جانور ذبح کرنا حرام بلکہ شرک ہے، کیونکہ یہ ذبح لغیر اللہ ہے، چنانچہ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے چہ جائیکہ اسے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے، جبکہ جاہل لوگ ایسا ناپاک فعل ہر زمانے میں اور ہر جگہ پر کرتے رہتے ہیں، یحیٰی بن یحیٰی کہتے ہیں کہ مجھے وہب نے بیان کیا ہے کہ کسی خلیفۂ وقت کے دور میں ایک چشمہ دریافت ہوا، اس نے اسے عام لوگوں کے لئے کھول دینے کا ارادہ کیا اور اس پر جنوں کے لئے جانور ذبح کیا، تاکہ جن اس کا پانی گہرائی تک نہ پہنچا دیں، پھر اس کا گوشت لوگوں کو کھلا دیا، یہ بات امام ابن شہاب زہری تک پہنچی تو وہ فرمانے لگے: ”خبردار! ذبح شدہ جانور حرام ہے اور خلیفۂ وقت نے لوگوں کو حرام کھلایا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے جسے جنوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو“(۱).

---

(۱) آکام المرجان، ص۷۸.

اور صحیح مسلم میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لئے کوئی جانور ذبح کیا''.

(۲) شرکیہ تعویذات جنہیں جادوگر جنوں کو حاضر کرنے کے لئے پڑھتا ہے، ان میں واضح طور پر شرک موجود ہوتا ہے اور اس کی وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کئی کتابوں میں کی ہے.

تیسرا طریقہ

یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے کے طور پر مشہور ہے اور اس طریقے کو اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لئے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود رہتا ہے، کیونکہ ایسا جادوگر کفر والحاد کے اعتبار سے بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو.

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے: جادوگر -اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں- قرآن مجید کو جوتا بنا کر اپنے قدموں میں پہن لیتا ہے، پھر بیت الخلاء میں جا کر کفریہ منتروں کو پڑھتا ہے، پھر باہر آ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو احکامات جاری کرتا ہے، چنانچہ جن بہت جلدی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے احکامات نافذ کرتے ہیں، کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کر کے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے، سو اس پر اللہ کی لعنت ہو.

یاد رہے کہ ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے، مثلاً محرم عورتوں سے زنا کرنا، لواطت کرنا اور دین اسلام کو گالیاں بکنا وغیرہ، اور یہ سب اس لئے کرتا ہے تاکہ شیطان اس پر راضی ہو جائے.

چوتھا طریقہ

ملعون جادوگر قرآنِ مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے، پھر شرکیہ منتر پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرماں برداری کے لئے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا انہیں حکم دے دیتا ہے.

اس طریقے میں بھی کفر صریح موجود ہے، کیونکہ قرآنِ مجید کی ایک آیت کے ساتھ استہزا کرنا بھی

کفر ہے، چہ جائیکہ اسے ناپاک چیز کے ساتھ لکھا جائے.

پانچواں طریقہ

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت اُلٹے حروف میں لکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذ پڑھ کر جنوں کو حاضر کرلیتا ہے.

یہ طریقہ بھی حرام ہے، کیونکہ قرآن مجید کو الٹے حروف میں لکھنا کفر اور شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شرک ہے.

چھٹا طریقہ

جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے، اور جب طلوع ہو جاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے. پھر جادو والے وِرد پڑھتا ہے جن میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے، پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ان حرکتوں سے اس ستارے کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے، اور جب وہ غیراللہ کی پوجا شروع کرتا ہے تو شیطان اس ملعون کے احکامات پر لبیک کہتے ہیں، جبکہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے، حالانکہ ستارے کو تو اس کی کسی حرکت کا علم ہی نہیں ہوتا ہے.

اور جادوگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا طریقے سے کیا گیا جادو اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک یہ ستارہ دوبارہ طلوع نہ ہو اور ایسے ستارے بھی ہیں جو سال میں صرف ایک مرتبہ طلوع ہوتے ہیں، چنانچہ وہ سال بھر اس ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں، پھر ایسے وِرد پڑھتے ہیں جن میں اس ستارے کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے تاکہ جادو کا اثر ختم ہو جائے، بہرحال یہ تو جادوگروں کا خیال ہے جبکہ قرآنی علاج کرنے والے لوگ اس ستارے کا انتظار کئے بغیر کسی بھی وقت اس جادو کو توڑ سکتے ہیں.

اس طریقے میں بھی شرک واضح طور پر موجود ہے، کیونکہ اس میں غیراللہ کی تعظیم اور غیراللہ کو مدد کے لئے پکارنا جیسے قبیح فعل موجود ہیں.

ساتواں طریقہ

جادوگر ایک نابالغ بچے کو جو بے وضو ہوتا ہے اپنے سامنے بٹھالیتا ہے، پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک

مربعہ بناتا ہے، اور اس کے اِردگرد چاروں طرف جادو والے منتر لکھتا ہے، پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور نیلگوں پتے یا تیل اور روشنائی رکھ دیتا ہے، پھر ایک لمبے کاغذ پر مفرد حروف کے ساتھ جادو والے چند منتر لکھتا ہے اور اسے بچے کے چہرے پر رکھ کر اس کے سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تاکہ وہ ورقہ گرنے نہ پائے، اور پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے.

اس کے بعد وہ اپنے کفریہ وِرد پڑھنا شروع کر دیتا ہے، جبکہ بچے کو اپنی ہتھیلی پر دیکھنا ہوتا ہے، حالاں کہ اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آرہا ہوتا ہے، اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، چنانچہ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے: تم کیا دیکھ رہے ہو؟

بچہ جواباً کہتا ہے: میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں.

جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ جس آدمی کی شکل تم دیکھ رہے ہو اسے کہو کہ جادوگر تم سے یہ یہ مطالبہ کر رہا ہے، سو اس طرح وہ شکلیں جادوگر کے احکامات کے مطابق حرکت میں آجاتی ہیں.

یہ طریقہ عموماً گم شدہ چیزوں کی تلاش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں جو کفر وشرک پایا جاتا ہے، وہ بالکل واضح ہے.

آٹھواں طریقہ

جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا مثلاً رومال، پگڑی، قمیص وغیرہ جس سے مریض کے پسینے کی بو آرہی ہو، منگوا لیتا ہے، پھر اس کپڑے کے ایک کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، پھر اونچی آواز کے ساتھ سورۂ کوثر یا کوئی اور چھوٹی سورت پڑھتا ہے، اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنے شرکیہ وِرد پڑھتا ہے اور پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے: ''اگر اس مریض کے مرض کا سبب جن ہیں تو کپڑے کو چھوٹا کر دو، اور اگر اسے نظر لگ گئی ہے تو اسے لمبا کر دو، اور اگر اسے کوئی دوسری بیماری ہے تو اس کپڑے کو اتنا رہنے دو جتنا اس وقت ہے''.

پھر وہ اس چار انگلیوں کے برابر کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تمہیں نظر لگ گئی ہے، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا

ہے کہ تم آسیب زدہ ہو اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں کے برابر ہی ہو تو اسے کہتا ہے کہ تمہیں کوئی بیماری ہے لہذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ.

اس طریقہ کار میں تین باتیں قابل ملاحظہ ہیں:

(۱) مریض کو دھوکہ دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعے ہو رہا ہے. جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ اس کے علاج کا اصل راز ان شرکیہ وِردوں میں ہوتا ہے جنہیں جادوگر آہستہ آواز میں پڑھتا ہے.

(۲) اس طریقے میں جنوں کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے جو کہ شرک ہے.

(۳) جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں اور خود جادوگر کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جن سچا ہے یا جھوٹا، سو اس کی بات پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ اور ہم نے خود کئی جادوگروں کا تجربہ کیا ہے، ان میں سچے کم اور جھوٹے زیادہ تھے، اور کئی مریض ہمارے پاس آکر بتاتے ہیں کہ جادوگر کے کہنے کے مطابق انہیں نظر لگ گئی ہے، پھر ہم جب ان پر قرآنِ مجید کو پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ ان پر جنوں کا اثر ہے، نظر نہیں لگی. سو اس طرح سے ان کا جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے.

مندرجہ بالا آٹھ طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقے بھی ہو سکتے ہیں جو کہ مجھے معلوم نہیں ہیں.

جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی علاج کرنے والے شخص کے اندر پائی جاتی ہو تو یقین کر لینا چاہئے کہ یہ جادوگر ہے:

(۱) جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے.

(۲) جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا مثلاً قمیص، ٹوپی، رومال وغیرہ منگواتا ہے.

(۳) جادوگر کبھی کوئی جانور بھی طلب کر لیتا ہے جسے وہ بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے، پھر اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے اور پھر اسے غیر آباد جگہ پر پھینک دیتا ہے.

(۴) جادو والے منتر کو لکھنا.

(۵) جادو والے منتر کو پڑھنا جو کہ کسی عام آدمی کی سمجھ بوجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔

(۶) مریض کو ایسا حجاب دینا جس میں مربعات (ڈبے) بنے ہوئے ہوں اور ان کے اندر چند حروف یا نمبر لکھے ہوئے ہوں۔

(۷) مریض کو یہ حکم دینا کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک معینہ مدت کے لئے کسی ایسے کمرے میں چلا جائے جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔

(۸) مریض سے کبھی اس بات کا مطالبہ کرنا کہ وہ ایک معینہ مدت کے لئے جو کہ عموماً چالیس دن ہوتی ہے، پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور یہ علامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ جادوگر جس جن سے خدمت لیتا ہے، وہ عیسائی ہے۔

(۹) مریض کو کچھ ایسی چیزیں دینا جنہیں زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔

(۱۰) مریض کو کچھ ایسے کاغذ دینا جنہیں جلا کر ان کے دھوئیں سے دھونی لینی ہوتی ہے۔

(۱۱) ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑانا جسے سمجھا نہ جا سکے۔

(۱۲) جادوگر کبھی مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور جس وجہ سے وہ اس کے پاس آتا ہے، اس کے متعلق آتے ہی اسے بتا دیتا ہے۔

(۱۳) جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں یا پکی ہوئی مٹی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ کر دیتا ہے جنہیں پانی میں ملا کر مریض کو پینا ہوتا ہے۔

آپ کو اگر ان علامات میں سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں موجود نظر آئے اور یقین ہو جائے کہ یہ جادوگر ہے تو اس کے پاس مت جائیں ورنہ آپ پر آپ ﷺ کا یہ فرمان صادق آ جائے گا: ''جو آدمی کسی نجومی کے پاس آیا، پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کئے گئے دین سے کفر کیا''(۱)۔

○○○

(۱) یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے حسن درجے کی ہے، اسے البزار، احمد اور الحاکم نے روایت کیا ہے، نیز دیکھئے: صحیح الجامع، ۵۹۳۹۔

پانچواں حصہ

شریعتِ اسلامیہ میں جادو کا حکم

❁ جادو سیکھنے کا شرعی حکم. ❁ جادوگر کے متعلق شرعی فیصلہ.
❁ اہلِ کتاب کے جادوگر کے متعلق شرعی حکم. ❁ کیا جادو کو جادو سے توڑا جا سکتا ہے؟
❁ جادو، کرامت اور معجزے میں فرق.

شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ

(۱) امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو، اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ ''حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا، اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''.

سو میری رائے یہ ہے کہ وہ جب جادو کا عمل کرے تو اسے قتل کر دیا جائے[۱].

(۲) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جادوگر کی حد قتل ہے اور یہ حضرت عمر، عثمان، ابن عمر، حفصہ، جندب بن عبداللہ، جندب بن کعب، قیس بن سعد، عمر بن عبد اللہ رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا ہے''.

(۳) امام قرطبی فرماتے ہیں: ''مسلم جادوگر اور ذمی جادوگر کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ مسلم جادوگر جب از خود ایسے کلام سے جادو کرے، جس میں کفر پایا جاتا ہو تو اسے توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے، کیوں کہ جادو کا عمل ایسا ہے جسے وہ خفیہ طور پر سر انجام دیتا ہے، جیسا کہ زندیق اور زانی اپنا کام خفیہ طور پر کرتے ہیں، اور

(۱) الموطا: ٦٢٨، کتاب العقول باب ماجاء فی الغیلۃ والسحر.

اس لئے بھی کہ اللہ نے جادو کو کفر کہا ہے: ﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ﴾ اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل، ابو ثور، اسحاق اور امام شافعی [۱] اور امام ابو حنیفہ کا ہے [۲]،،

(۴) امام ابن منذر فرماتے ہیں: ''کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کر لے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا ہے تو اسے قتل کر دینا واجب ہوگا، اور اسی طرح اگر دلیل سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دینا ضروری ہوگا.

اور اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں پایا جاتا تو اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر جادوگر نے جادو کا عمل کر کے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچایا جس سے قصاص واجب ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر اس نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی،، [۳].

(۵) امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا...﴾ سے ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں، اور وہ ہیں امام احمد بن حنبل اور سلف صالحین کا ایک گروہ، جبکہ امام شافعی اور امام احمد (دوسری روایت کے مطابق) کہتے ہیں کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا البتہ واجبُ القتل ہوتا ہے، بجالہ بن عبدۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے گورنروں کو خط لکھا تھا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کر دو، چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، یہ اثر صحیح بخاری میں مروی ہے [۴]. اور اسی طرح حضرت حفصہ ام المومنین کے متعلق بھی یہ مروی ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو کر دیا تو انہوں نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا، اور امام احمد کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دینا تین صحابہ کرام سے صحیح ثابت ہے [۵].

---

(۱) امام قرطبی نے شافعی کا یہی مسلک بیان کیا ہے جبکہ ان کا مشہور مسلک یہ ہے کہ جادوگر کو محض جادو کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے، ہاں اگر وہ جادو کر کے کسی کو قتل کرتا ہے تو اسے قصاصاً قتل کر دیا جائے گا.

(۲) تفسیر القرطبی، ج۲ ص۴۸. (۳) مرجع سابق

(۴) البخاری، ج۶ ص۲۵۷. الفتح. (۵) تفسیر ابن کثیر، ج۱ ص۱۴۴.

(۶) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: "امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ جادوگر کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے، لہذا اگر اس کا جادو کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی مذہب امام احمد کا بھی ہے، جبکہ امام شافعی کہتے ہیں: صرف ثبوت سے اسے قتل نہیں کیا جائے گا، ہاں اگر وہ اعتراف کر لے کہ اس نے جادو کر کے کسی کو قتل کیا ہے، تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا"[۱]۔

خلاصۂ کلام

مندرجہ بالا اقوالِ علماء وائمہ سے معلوم ہوا کہ اکثر علماء جادوگر کو قتل کر دینے کا حکم دیتے ہیں، جبکہ امام شافعی صرف اس شکل میں اس کے قتل کے قائل ہیں جب وہ جادو کر کے کسی کو قتل کر دے، تو اس کو بھی قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

اہلِ کتاب کے جادوگر کا حکم

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ساحرِ اہلِ کتاب بھی واجبُ القتل ہے، کیوں کہ ایک تو اس سلسلے میں وارد احادیث تمام جادوگروں کو شامل ہیں جن میں اہلِ کتاب کے جادوگر بھی آجاتے ہیں اور دوسرا اس لئے کہ جادو ایک ایسا جرم ہے جس سے قتل مسلم لازم آتا ہے اور جس طرح قتلِ مسلم کے بدلے میں ذمی کو قتل کر دیا جاتا ہے، اسی طرح جادو کے بدلے میں بھی اسے قتل کر دیا جائے گا[۲]۔

امام مالک کہتے ہیں کہ ساحرِ اہلِ کتاب واجب القتل نہیں ہے، اِلا یہ کہ وہ جادو کے عمل سے کسی کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا[۳]۔

امام شافعی کا مسلک بھی وہی ہے جو امام مالک کا ہے[۴]۔

امام ابن قدامہ نے بھی امام مالک وامام شافعی کے مذہب کی تائید کی ہے، نیز کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا حالاں کہ اس نے آپ پر جادو کیا تھا، سو ساحرِ اہلِ کتاب واجبُ القتل نہیں، لیکن اگر جادو کے عمل سے کوئی آدمی قتل ہو جاتا ہے تو اسے قصاص کے طور پر قتل

---

(۱) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶۔
(۲) المغنی، ج۱۰ص۱۱۵۔
(۳) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶۔
(۴) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶۔

کر دیا جائے گا اور اس بات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اہلِ کتاب کو شرک کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا حالانکہ شرک جادو سے بڑا ہے تو جادو کے جرم پر بھی ساحرِ اہلِ کتاب واجب القتل نہیں ہوگا[۱].

کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جا سکتا ہے؟

(۱) امام ابن قدامہ کہتے ہیں: "جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جادو کا علاج جادو سے کیا جائے تو اس بارے میں احمد بن حنبل نے توقف کیا ہے"[۲].

(۲) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: "رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "النشرة من عمل الشيطان"[۳] یعنی "جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے"..... اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیت سے ہو تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا".

اور ہم سمجھتے ہیں کہ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جائز علاج جو کہ قرآنِ مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے.

(۲) ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا تقرب حاصل کرکے اور انہیں مدد کے لئے پکار کر کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے، اور یہی علاج آپ ﷺ کی مذکور حدیث سے مراد ہے، سو ایسا علاج کس طرح سے درست ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے!!

امام ابن قیم نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے.

کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟

(۱) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ میں

---

(۱) المغنی، ج۱۰ص ۱۱۵.　　(۲) المغنی، ج۱۰ص ۱۱۴.

(۳) احمد، ابوداؤد، حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (الفتح، ج۱۰ص ۲۳۳).

اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے"(۱).

(۲) ابن قدامہ کا کہنا ہے: "جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہلِ علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، کیوں کہ اسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے خواہ اس کی تحریم کا عقیدہ رکھے یا اِباحت کا"(۲).

(۳) ابو عبداللہ رازی کہتے ہیں: "جادو کا علم برا ہے نہ ممنوع ہے اور اس پر محققین علماء کا اتفاق ہے، کیوں کہ ایک تو علم بذات خود معزز ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ﴾ "اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں" (الزمر:۹) اور دوسرا اس لئے کہ اگر جادو کا علم حاصل کرنا درست نہ ہوتا تو اس میں اور معجزہ میں فرق کرنا ممکن ہوتا، سو ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے جادو کا علم سیکھنا واجب ہے، اور جو چیز واجب ہوتی ہے وہ حرام اور بری کیسے ہو سکتی ہے؟"(۳).

(۴) حافظ ابن کثیر امام رازی کے مسلکِ مذکور کی تردید میں لکھتے ہیں: "رازی کا کلام درج ذیل کئی اعتبارات سے قابل مواخذہ ہے":

(۱) ان کا یہ کہنا کہ جادو کا علم حاصل کرنا برا نہیں، تو اس سے ان کی مراد اگر یہ ہے کہ جادو کا علم حاصل کرنا عقلاً برا نہیں، تو ان کے مخالف معتزلہ اس بات سے انکار کرتے ہیں، اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ جادو سیکھنا شرعاً برا نہیں تو آیت ﴿وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ......﴾ میں جادو سیکھنے کو برا قرار دیا گیا ہے، نیز صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان یوں مروی ہے: "جو بھی کسی جادوگر یا نجومی کے پاس آیا اس نے شریعتِ محمدیہ سے کفر کیا". اور سنن اربعہ میں آپ ﷺ کا دوسرا فرمان آیا ہے: "جس نے گرہ باندھی اور پھر اس میں جھاڑ پھونک کی تو گویا اس نے جادو کیا".

(۲) ان کا یہ کہنا کہ جادو سیکھنا ممنوع بھی نہیں اور اس پر محققین علماء کا اتفاق ہے تو مذکور آیت اور حدیث کی موجودگی میں یہ ممنوع کیسے نہیں ہوگا؟ اور محققین علماء کا اتفاق تو تب ہو جب اس سلسلے میں ان کی

---

(۱) فتح الباری، ج۱۰ص۲۲۵. (۲) المغنی، ج۱۰ص۱۰۶.

(۳) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۵.

عبارات موجود ہوں، سو کہاں ہیں وہ عبارات ؟

(۳) آیت ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ﴾ میں جادو کے علم کو داخل کرنا بھی درست نہیں ہے، کیونکہ اس میں صرف علمِ شرعی رکھنے والے علماء کی تعریف کی گئی ہے.

(۴) ان کا یہ کہنا کہ ”جادو اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے علمِ جادو حاصل کرنا واجب ہے“ کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ کرام جادو کا علم نہ رکھنے کے باوجود معجزات کو جانتے تھے اور ان میں اور جادو میں فرق کر لیتے تھے[1].

(۵) ابو حیان البحر المحیط میں کہتے ہیں: ”جادو کا علم اگر ایسا ہو کہ اس میں ستارے اور شیاطین جیسے غیر اللہ کی تعظیم ہو اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کئے جائیں جنہیں صرف اللہ ہی کر سکتا ہے، تو ایسا علم حاصل کرنا بالاجماع کفر ہے، اور اسی طرح اگر اس علم کے ذریعے قتل کرنا اور خاوند بیوی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا مقصود ہو تب بھی اسے حاصل کرنا قطعاً درست نہیں ہو گا، اور اگر جادو کا علم وہم، فریب اور شعبدہ بازی کی قسم سے ہو تو بھی اسے نہیں سیکھنا چاہئے، کیوں کہ یہ باطل کا ایک حصہ ہے اور اس کے ذریعے اگر کھیل تماشہ اور لوگوں کا دل بہلانا مقصود ہو تب بھی اسے سیکھنا مکروہ ہے“[2].

جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق

امام المازری اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جادو کرنے کے لئے جادوگر کو چند اقوال وافعال سرانجام دینا پڑتے ہیں، جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا“[3].

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی، سو جس آدمی سے کوئی خلافِ عادت کام واقع ہو اس کی

(۱) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۵. (۲) روائع البیان، ج۱ص۸۵.

(۳) فتح الباری، ج۱۰، ص ۲۲۳.

حالت کو دیکھنا چاہئے، اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلافِ عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہئے، اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہئے کیوں کہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے''[1].

تنبیہ:

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی جادوگر نہیں ہوتا اور نہ اسے جادو کے متعلق کچھ معلوم ہوتا ہے اور وہ بعض کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہوتا ہے، لیکن ان سب کے باوجود اس کے ہاتھوں بھی کئی خلافِ عادت کام ہو جاتے ہیں، اور ایسا شخص یا تو اہلِ بدعت میں سے ہوتا ہے یا قبروں کے پجاریوں میں سے، سو اس کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ شیطانوں نے اس کی مدد کی ہے، تاکہ لوگ اس کی بدعات کی پیروی کریں اور سنت نبویہ کو چھوڑ دیں، اور یہ بات خاص طور پر صوفیاء میں پائی جاتی ہے۔

○○○

(۱) فتح الباری، ج۱۰ ص ۲۲۳.

چھٹا حصہ

جادو کا توڑ

اس حصے میں ہم جادو کی اقسام کے بارے میں گفتگو کریں گے اور یہ واضح کریں گے کہ جادو کس طرح اثرانداز ہوتا ہے اور قرآن وسنت سے اس کا علاج کیا ہے؟ لیکن اس سے پہلے ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو اس کتاب میں جادو کے علاج سے متعلق کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو نبی ﷺ سے نصاً ثابت نہیں ہیں، لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آجاتی ہیں، جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں. مثلاً آپ پائیں گے کہ قرآنِ مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کو علاج میں تجویز کیا گیا ہے، تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آجاتی ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (اور ہم قرآن میں بعض ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو مومنوں کو شفا دینے والی اور ان کے لئے باعثِ رحمت ہوتی ہیں)۔ (بنی اسرائیل: ۸۲)

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفا سے مراد معنوی شفا یعنی شک، شرک اور فسق وفجور سے شفا ہے، اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفا سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس آئے جب وہ ایک عورت پر دم کر رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عالجيها بكتاب الله" یعنی "اس کا علاج قرآن مجید سے کرو"(۱).

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ نے پوری کتاب اللہ (قرآن مجید) کو علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی. لہذا پورا قرآن شفا ہے اور ہم نے خود کئی بار تجربہ کیا ہے کہ قرآنِ مجید نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ کا علاج ہے بلکہ اس

(۱) الصحیحہ، للألبانی، ۱۹۳۱.

میں جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے.

اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لئے خاص دلیل کا ہونا ضروری ہے، جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے فلاں مرض کا علاج، فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا، تو اس شخص سے ہم گزارش کریں گے کہ آپ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع کر دیا ہے جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے، اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دَم وغیرہ کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اعرضوا عليّ رقاكم لا بأس بالرقية مالم تكن شركاً" ''اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو''(۱).

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو، اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور جادو کی ہر قسم کا ذکر کر کے اس کا توڑ اور شرعی علاج بتاتے ہیں.

(۱) سحر تفریق...... جدائی ڈالنے والا جادو

یعنی ایسا جادو جو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے یا دو دوستوں یا دو شریکوں میں بغض ونفرت پیدا کر دے. فرمانِ الٰہی ہے: ﴿....فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ ''پھر لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے''. (البقرہ:۱۰۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنی فوجیں اِدھر اُدھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لئے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، چنانچہ ایک آتا ہے اور آکر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس اسے کہتا ہے: تم نے کچھ بھی نہیں کیا، پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے

(۱) مسلم، کتاب السلام النووی، ج ۱۴ ص ۱۸۷.

قریب کر لیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے: تم بہت اچھے ہو"[۱].

سحر تفریق کی کئی شکلیں ہیں:

- ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو شریکوں میں جدائی ڈالنا۔
- خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا۔

اور یہ آخری شکل زیادہ منتشر اور عام ہے اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

سحر تفریق کی علامات

(۱) محبت اچانک بغض و نفرت میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) دونوں کے درمیان بہت زیادہ شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں۔

(۳) دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا کوئی عذر نہ مانے۔

(۴) چھوٹے سے سببِ اختلاف کو پہاڑ تصور کر لیا جائے۔

(۵) بیوی خاوند کو بدشکل اور خاوند بیوی کو بدصورت تصور کرے جبکہ وہ دونوں خوبصورت ہوں، اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان جسے جادوگر اپنی خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے، وہی عورت کے چہرے پر بدشکل بن کر آجاتا ہے جس سے وہ اپنے خاوند کو نہیں بھاتی، اور اسی طرح خاوند کے چہرے پر بھی بری اور خوفناک شکل میں بن کر آجاتا ہے، جس سے وہ اپنی بیوی کو بدصورت معلوم ہوتا ہے۔

(۶) جس پر جادو کیا جاتا ہے، وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرتا ہے۔

(۷) جس پر جادو کیا جاتا ہے وہ اس جگہ کو پسند نہیں کرتا جہاں اس کا ساتھی بیٹھا ہو، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ خاوند گھر سے باہر بہت اچھی حالت میں ہوتا ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے شدید

---

(۱) مسلم، ج ۱۷ص ۱۵۷۔ النووی۔

گھٹن اور تنگی محسوس ہوتی ہے.

سحر تفریق کیسے واقع ہو جاتا ہے؟

ایک شخص جادو گر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلاں خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے، تو جادو گر اس سے اس خاوند کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے، اور پھر اسے اس کا کوئی کپڑا لانے کا حکم دیتا ہے، اگر وہ شخص اس کا کپڑا نہیں لا سکتا تو وہ پانی پر جادو کا عمل کر کے اسے اس کے راستے پر بہانے کا حکم دیتا ہے، چنانچہ وہ جب وہاں سے گزرتا ہے اور صبح وشام کے مسنون اَذکار نہیں پڑھ رکھے ہوتے تو اس پر جادو ہو جاتا ہے، یا پھر وہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جادو کر دیتا ہے، جنہیں کھا پی کر اس پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے.

سحر تفریق کا علاج

اس کے علاج کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ ...... علاج سے پہلے:

(۱) مریض کے گھر کی فضا دینی بنائی جائے، اور اس میں موجود تصویریں باہر نکال دی جائیں تاکہ اس میں فرشتے داخل ہو سکیں.

(۲) مریض کے پاس جو تعویذات اور کڑے وغیرہ ہوں، انہیں نکال کر جلا دیا جائے.

(۳) جہاں مریض کا علاج کرنا ہو، وہاں سے گانے والی کیسٹوں کو نکال دیا جائے.

(۴) اور وہاں کوئی شرعی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اسے ختم کر دیا جائے. مثلاً مرد کا سونا پہننا یا عورت کا بے پردہ ہونا یا ان میں سے کسی ایک کا سگریٹ نوشی کرنا وغیرہ.

(۵) مریض اور اس کے گھر والوں کو اسلامی عقیدے کے متعلق درس دیا جائے تاکہ غیر اللہ سے ان کا تعلق ختم ہو جائے اور اللہ سے سچی محبت پیدا ہو جائے.

(۶) مریض کی تشخیص مندرجہ ذیل سوالوں سے کی جائے:

- کیا آپ اپنی بیوی کو بدصورت منظر میں دیکھتے ہیں؟
- کیا آپ گھر سے باہر راحت اور گھر کے اندر تنگی محسوس کرتے ہیں؟
- کیا تم دونوں کے درمیان حقیر سی باتوں پر بھی اختلاف بھڑک اٹھتا ہے؟
- کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک دورانِ جماع بددلی اور تنگی محسوس کرتا ہے؟
- کیا تمہیں خوفناک خواب آتے ہیں؟

اسی طرح کے دیگر سوالات بھی مریض سے کیے جا سکتے ہیں، اگر سحر تفریق کی ایک یا دو علامات مریض کے اندر پائی جاتی ہوں تو اس کا علاج شروع کر دیں.

(۷) آپ خود وضو کر لیں اور جو آپ کے ساتھ ہے اسے بھی وضو کروالیں.

(۸) اگر مریض عورت ہو تو اس کا علاج اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک وہ مکمل پردہ نہ کر لے اور اپنے لباس کو خوب اچھی طرح سے کس نہ لے تاکہ دورانِ علاج بے پردہ نہ ہو.

(۹) اگر عورت نے کسی شرعی خلاف ورزی کا ارتکاب کر رکھا ہو، مثلاً چہرہ ننگا ہو یا خوشبو لگائے ہوئے ہو، یا کافر عورتوں کی مشابہت کرتے ہوئے اپنے ناخنوں پر کچھ لگائے ہوئے ہو تو ایسی حالت میں اس کا علاج نہ کریں.

(۱۰) عورت کا علاج، اس کے محرم کی موجودگی میں کریں.

(۱۱) اور محرم کے علاوہ کسی اور مرد کو جائے علاج میں نہ آنے دیں.

(۱۲) "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه" پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اب اس کا علاج شروع کر دیں.

دوسرا مرحلہ ...... علاج:

اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھ لیں اور ترتیل کے ساتھ اس کے کانوں میں ان آیات اور سورتوں کی تلاوت کریں:

(۱) سورۃ الفاتحہ (مکمل)
(۲) سورۃ البقرۃ کی ابتدائی پانچ آیات
(۳) سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲ بار بار پڑھیں.
(۴) سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۶۳ تا ۱۶۴.

(۵) آیت الکرسی.
(۶) سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات
(۷) سورۂ آل عمران کی آیات ۱۸ تا ۱۹.
(۸) سورۃ الاعراف کی آیات ۵۴ تا ۵۶
(۹) سورۃ الأعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲......ان کو بار بار پڑھیں، خاص طور پر یہ آیت ﴿وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ﴾
(۱۰) سورۂ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲، انہیں بھی بار بار پڑھیں، خاص کر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ﴾
(۱۱) سورۂ طٰہٰ کی آیت ۶۹، اسے بھی بار بار پڑھیں.
(۱۲) سورۃ المؤمنون کی آخری چار آیات.
(۱۳) سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیات.
(۱۴) سورۃ الأحقاف کی آیات ۲۹ تا ۳۲.
(۱۵) سورۃ الرحمٰن کی آیات ۳۳ تا ۳۶.
(۱۶) سورۃ الحشر کی آخری چار آیات.
(۱۷) سورۃ الجن کی ابتدائی ۹ آیات.
(۱۸) سورۂ اخلاص (مکمل).
(۱۹) سورۃ الفلق (مکمل).
(۲۰) سورۃ الناس (مکمل).

یاد رہے کہ مذکورہ آیات اور سورتوں سے پہلے ﴿أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ اور (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ضرور پڑھیں.

مریض کے کانوں میں آپ جب مذکورہ آیات وسورتوں کی تلاوت اونچی آواز اور ترتیل سے کریں گے تو اس پر تین حالتوں میں سے ایک حالت طاری ہو سکتی ہے:

پہلی حالت: یا تو اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا (یعنی وہ اچانک زمین پر گر کر بے ہوش ہو جائے گا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو جائیں گے اور منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جائے گی) اور جادوگر نے جس جن کی اس پر جادو کرنے کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ اس مریض کی زبان سے بولنا شروع کر دے گا، اگر یہ حالت اس پر طاری ہو تو اس جن کے ساتھ بالکل اسی طرح نمٹیں جس طرح عام جن والے مریض کے ساتھ نمٹنا چاہئے. اور اس کا طریقہ ہم نے اپنی دوسری کتاب الوقایۃ میں ذکر کر دیا ہے، طوالت کے خوف سے ہم اسے یہاں تفصیلاً ذکر نہیں کر رہے، البتہ اتنا بتا دیں کہ آپ اس جن سے درج ذیل سوالات کریں:

تمہارا نام کیا ہے؟ اور تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہو تو اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت

دیں، اور اگر وہ مسلمان ہے تو اسے بتائیں کہ وہ جو کام کر رہا ہے، اسلام اسے درست قرار نہیں دیتا، اور جادوگر کی باتوں پر عمل کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے.

اس سے جادو کی جگہ کے متعلق سوال کریں کہ اس نے جادو کہاں کر رکھا ہے؟ اگر وہ کوئی جگہ بتادے تو فوراً کسی کو بھیج کر اسے وہاں سے نکلوادیں. اور یہ بات یاد رکھیں کہ جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں، ان میں سچ بولنے والے کم ہی ہوتے ہیں.

اس سے پوچھیں کہ وہ اس مریض پر جادو کرنے والا اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کچھ اور جن بھی ہیں؟ اگر کوئی اور جن بھی اس کا شریک ہو تو اس جن سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنے شریک کو بھی لے کر آئے، اگر وہ اسے لے آئے تو آپ اسے بھی سمجھائیں.

اگر جن یہ کہے کہ فلاں آدمی جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس نے اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مریض پر جادو کر دے، تو اس بات کو مت تسلیم کریں، کیونکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دے، اور اس لئے بھی کہ اس کی گواہی مردود اور ناقابل قبول ہے، کیوں کہ وہ فاسق و فاجر ہے اور جادوگر کا خدمت گار ہے، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا۟ إِن جَاۤءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟﴾ "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرلو". [الحجرات: ٦]

اگر جن جادو کی جگہ کے بارے میں بتادے اور آپ نے وہاں سے اس چیز کو منگوا لیا ہو جس میں جادوگر نے جادو کر رکھا ہے تو اب آپ ایک برتن میں پانی لے لیں اور اسے اپنے منہ سے قریب کر کے اس پر یہ آیات پڑھیں:

- سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲.
- سورۂ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲.
- سورۂ طٰہ کی آیت نمبر ۶۹.

پھر اس جادو کو، چاہے وہ کاغذ پر ہو یا مٹی پر ہو یا کسی اور چیز پر ہو، اس پانی میں پگھلادیں اور اس کے بعد اسے لوگوں کے عام راستوں سے ہٹ کر کہیں دور انڈیل دیں اور اگر جن یہ کہے کہ مریض کو جادو پلا دیا گیا تھا تو آپ مریض سے سوال کریں کہ کیا اسے معدے میں درد محسوس ہوتا رہا ہے؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہو تو جان لیں کہ جن سچا ہے ورنہ یقین کر لیں کہ وہ جھوٹا ہے. اگر اس کی بات سچی ہو تو آپ جن سے

کہیں کہ وہ اس مریض کو چھوڑ کر چلا جائے اور یہ کہ آپ اس پر کیئے گئے جادو کو اللہ کے حکم سے توڑ کر رہیں گے، پھر آپ پانی منگوا لیں اور اس پر مذکور آیات کے علاوہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ پڑھیں، پھر یہ پانی مریض کو دے دیں جسے وہ چند دنوں تک پیتا رہے اور اس سے غسل کرتا رہے.

اور اگر جن یہ کہے کہ مریض جادو کے اوپر سے گزرا تھا، یا اس کا کوئی کپڑا لے کر اس پر جادو کیا گیا ہے تو اس حالت میں بھی پانی پر مذکورہ آیات کو پڑھیں، پھر مریض کو اسے پینے اور چند دنوں تک حمام سے باہر غسل کرنے کا حکم دیں، اس کے بعد سڑک پر اس پانی کو انڈیل دیں. پھر آپ جن کو مریض سے نکل جانے کا حکم دیں اور اس سے پختہ وعدہ لیں کہ وہ دوبارہ اس مریض کو نہ چھیڑے.

ایک ہفتے کے بعد مریض دوبارہ آپ کے پاس آئے، آپ دوبارہ اس پر دم کریں، اگر اس کو کچھ بھی نہ ہو تو جان لیں کہ اس پر کیا گیا جادو اللہ کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے، اور اگر مریض کو دوبارہ مرگی کا دورہ پڑ جائے تو یقین کر لیں کہ جن جس نے دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا ہے اور ابھی تک اس نے اس مریض کی جان نہیں چھوڑی. تب آپ اس سے سوال کریں کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں نکلا ہے؟ اور اس کے ساتھ نرمی سے نمٹیں، اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ اس پر قرآنِ مجید زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور اسے ماریں، یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے اور اگر مریض پر مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا البتہ اسے سر درد محسوس ہوتا ہے تو اسے ایک گھنٹے کی ایک کیسٹ دیں جس میں آیت الکرسی کو بار بار پڑھا گیا ہو، تاکہ وہ اسے ایک ماہ تک روزانہ تین مرتبہ اپنے کانوں سے لگا کر سنے، ایک ماہ کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آئے، آپ اس پر پھر دم کریں، امید ہے کہ اسے شفا ہو جائے گی، ورنہ قرآنِ مجید کی سورتیں (الصافات، یس، الدخان اور الجن) ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں، جسے مریض تین ہفتے تک روزانہ تین مرتبہ سنے، ان شاء اللہ اس طرح اسے شفا نصیب ہوگی، اگر پھر بھی اسے شفا نہ ہو تو کیسٹ سننے کی مدت میں اضافہ کر دیں.

دوسری حالت: مریض پر دم کے دوران مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا البتہ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو چکر آرہے ہیں. جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے اور شدید سر درد شروع ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں آپ مریض پر مذکورہ آیات والا دم تین بار کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو پہلی حالت والا

علاج شروع کر دیں اور اگر ایسا نہیں ہوتا اور سر درد وغیرہ میں کمی شروع ہو جاتی ہے تو چند ایام تک اسے ایسے ہی دم کرتے رہیں، ان شاء اللہ اسے شفا نصیب ہوگی، اور اگر مریض کو افاقہ نہیں ہوتا تو:

(۱) ایک کیسٹ میں سورۃ الصافات ایک مرتبہ اور آیت الکرسی کئی مرتبہ ریکارڈ کر دیں اور مریض کو اسے روزانہ تین مرتبہ سننے کا حکم دیں.

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ نماز با جماعت پڑھنے کی پابندی کرے.

(۳) فجر کی نماز کے بعد لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کو ایک ماہ تک روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے.

یاد رہے کہ پہلے دس یا پندرہ دنوں میں سر درد وغیرہ میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے گا اور مہینے کے آخر تک کوئی تکلیف باقی نہیں رہے گی، مریض ایک ماہ بعد آپ کے پاس آئے تو اس پر پھر دم کریں، ان شاء اللہ اس کی ساری پریشانی جاتی رہے گی اور اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا. اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورا مہینہ اس کے دردوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اسے کچھ بھی افاقہ محسوس نہ ہو، اگر ایسا ہو تو آپ اس پر پہلی حالت میں مذکورہ آیات والا دم کئی بار کریں، یقینی طور پر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے گا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے گا، سو آپ اس کے ساتھ نمٹ سکتے ہیں جس طرح کہ پہلی حالت میں ذکر کر دیا گیا ہے.

تیسری حالت: مریض کو دم کے دوران کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا، اگر ایسا ہو تو آپ اس سے اس کی بیماری کی علامات دوبارہ پوچھیں، اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود نہ ہوں تو یقین کر لیں کہ اس پر نہ جادو کیا گیا ہے اور نہ یہ مریض ہے، البتہ مزید تاکید کے لئے آپ اس پر تین بار دم کر لیں.

اور اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود ہیں اور آپ نے بار بار دم بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود بھی اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا، اور ایسا بہت کم ہوتا ہے، تو آپ:

(۱) اسے ایک کیسٹ میں (سورۃ یٰسٓ، الدخان اور الجن) ریکارڈ کر دیں اور روزانہ تین مرتبہ اسے سننے کا مریض کو حکم دیں.

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ روزانہ سو بار استغفار کرے.

(۳) اور "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ" کا ورد بھی کم از کم سو مرتبہ روزانہ کرے، ایک ماہ گزرنے کے بعد آپ اس پر پھر دم کریں، اور اس کے بعد وہی طریقہ اپنائیں جو پہلی دونوں حالتوں میں ذکر کر دیا گیا ہے.

تیسرا مرحلہ ...... علاج کے بعد:

اگر مریض کو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے شفا دے دے تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ جس کی توفیق سے ایسا ہوا، اس کامیابی پر آپ کی عاجزی وانکساری میں اضافہ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ آپ تکبر کا شکار ہو جائیں، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ بے شک میرا عذاب سخت ہوتا ہے" [ابراہیم:۷]

شفایابی کے بعد اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ مریض پر دوبارہ جادو کر دیا جائے، کیونکہ جادو کے پیشہ ور لوگوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ مریض کسی معالج کے پاس علاج کروا رہا ہے تو وہ جادوگروں سے اس پر دوبارہ جادو کر دینے کا مطالبہ کرتے ہیں، اس لئے مریض کو چاہئے کہ وہ علاج کے متعلق کسی کو کچھ خبر نہ ہونے دے اور درج ذیل کاموں کی پابندی کرے.

(۱) نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے.

(۲) گانے اور موسیقی وغیرہ سننا چھوڑ دے.

(۳) ہر کام کرتے وقت بسم اللہ پڑھے.

(۴) نماز فجر کے بعد "لَاإِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کا ورد روزانہ سو مرتبہ کیا کرے.

(۵) روزانہ قرآن کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے، اگر نہ پڑھ سکتا ہو تو تلاوت سنتا رہے.

(۶) نیک لوگوں کے ساتھ اپنا اٹھنا بیٹھنا رکھے.

(۷) سونے سے پہلے وضو کر لیا کرے اور آیت الکرسی پڑھ کر سوئے.

(۸) اذکارِ صبح وشام کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرے.

سحر تفریق کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ : ایک خاتون اپنے خاوند کو سخت ناپسند کرتی تھی اور اس سے اور اس کے گھر سے بد دل ہو چکی تھی اور جب بھی اسے دیکھتی تھی اس کے سامنے ایک خوفناک منظر سامنے آجاتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک بھیڑیا ہے انسان نہیں، اس کا خاوند اسے ایک قرآنی علاج کرنے والے شخص کے پاس لے گیا، چنانچہ اس نے جب عورت پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان سے جن بولنے لگا اور اس نے بتایا کہ وہ جادوگر کے ذریعے اس عورت پر مسلط ہوا ہے اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اس عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دے، سو معالج نے اسے مارا بھی، لیکن جن اس کی جان چھوڑنے پر تیار نہ ہوا، ایک ماہ تک اس کا خاوند اسے اس معالج کے پاس بار بار لے کر آتا رہا، بالآخر جن نے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دے، گو ایک طلاق ہی کیوں نہ ہو. خاوند نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی، اور ایک ہفتے بعد اس سے رجوع کر لیا، اور وہی ایک ہفتہ تھا جب عورت جن کے شر سے بچی رہی، لیکن اس کے بعد وہ پھر لوٹ آیا، تو خاوند اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آگیا، میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور میرے اور جن کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

- تمہارا کیا نام ہے؟

جن : شتوان

- اور تمہارا دین کیا ہے؟

جن : نصرانی

- تم اس عورت میں کیوں آئے؟

جن : اس میں اور اس کے خاوند میں جدائی ڈالنے کے لئے.

- میں ایک پیش کش کرتا ہوں، اگر تم نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے، ورنہ تجھے اختیار ہے.

جن : آپ خواہ مخواہ تکلیف کر رہے ہیں، میں اس عورت سے ہرگز نہیں نکلوں گا، اس کا خاوند اسے لے

کر فلاں فلاں شخص کے پاس جا چکا ہے.

۞ میں نے تم سے یہ مطالبہ ہی نہیں کیا کہ تم اس سے نکل جاؤ.

جن: تو آپ کیا چاہتے ہیں؟

۞ میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تو نے قبول کر لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا، ورنہ دین میں کوئی زبردستی نہیں، پھر میں نے اسے اسلام لانے کی پیش کش کی تو لمبے سوال وجواب کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر میں نے اس سے کہا: تم نے واقعتاً اسلام قبول کر لیا ہے یا ہمیں دھوکا دے رہے ہو؟

اس نے کہا: آپ مجھے کسی کام کے لئے مجبور نہیں کر سکتے، میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن.....

۞ میں نے پوچھا: کیا؟

اس نے بتایا کہ میں اپنے سامنے نصرانی جنوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں.

۞ میں نے کہا: یہ پریشانی کی بات نہیں ہے، اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم دل سے مسلمان ہو چکے ہو تو ہم تمہیں طاقتور اسلحہ مہیا کریں گے، جس کی وجہ سے ان نصرانی جنوں میں سے کوئی بھی تمہارے قریب نہیں آسکے گا.

جن: آپ مجھے ابھی دیں.

۞ نہیں، جب تک ہماری یہ مجلس ختم نہیں ہوتی، تب تک تمہیں وہ اسلحہ نہیں دیا جائے گا.

جن: اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

۞ اگر تم واقعی مسلمان ہو چکے ہو تو کفر سے تمہاری توبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو گی جب تک تم ظلم کرنا نہیں چھوڑتے اور اس عورت سے نکل نہیں جاتے.

جن: ہاں میں مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن جادوگر سے کس طرح میری جان چھوٹے گی.

۞ یہ بھی پریشانی کی بات نہیں ہے، لیکن تب جبکہ تم ہماری بات مان لو گے.

جن: جی، میں آپ کی بات مانتا ہوں.

۞ تو بتاؤ جادو کہاں رکھا ہے؟
جن: عورت کے گھر کے صحن میں، البتہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ صحن میں کس جگہ پر ہے، کیوں کہ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، اگر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق بتا دیا ہے تو وہ اسے کسی اور جگہ پر منتقل کر دے گا.
۞ کتنے سال سے تم جادوگر کے ساتھ کام کر رہے ہو؟
جن: گزشتہ دس یا بیس سال سے (یہ شک مجھے ہے) اور اس دوران میں تین عورتوں میں داخل ہو چکا ہوں، جبکہ یہ چوتھی عورت ہے، پھر اس نے پہلی تین عورتوں کے قصے بھی سنا دیئے.
۞ اب جب مجھے اس کی سچائی کا یقین ہو گیا تو میں نے اسے کہا: لو، یہ اسلحہ پکڑ لو جس کا ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا.
جن: وہ کیا ہے؟
۞ وہ اسلحہ آیت الکرسی ہے، جب بھی کوئی جن تمہارے قریب ہو، اسے پڑھ لینا، وہ جن بھاگ جائے گا، اور کیا تمہیں آیت الکرسی یاد ہے.
جن: جی ہاں! مجھے یاد ہو گئی ہے، کیوں کہ میں اس عورت سے کئی بار سن چکا ہوں، پھر اس نے پوچھا کہ میں جادوگر سے کیسے نجات پاؤں گا؟
۞ تم اس عورت کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں چلے جاؤ جہاں تم مؤمن جنوں کے ساتھ رہ سکو گے.
جن: لیکن کیا اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام گناہوں کے باوجود قبول کر لے گا. میں نے اس عورت کو اور اس سے پہلے دوسری عورتوں کو بہت تنگ کیا ہے؟
۞ ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَى أَنفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ ”اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے، اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر (گناہوں کا ارتکاب کر کے) زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا، بے حد مہربان ہے“ [الزمر: ۵۳]

جن یہ سن کر رونے لگا، اور کہا: میں جب چلا جاؤں تو اس عورت سے میری طرف سے گذارش کرنا کہ وہ مجھے معاف کر دے، پھر وہ واپس نہ آنے کا وعدہ کر کے نکل گیا، اس کے بعد میں نے پانی منگوایا، اس پر قرآنی آیات کو پڑھا اور خاوند کو یہ کہہ کر دے دیا کہ اسے گھر کے صحن میں انڈیل دینا، اس طرح اس عورت کو شفا نصیب ہوئی. اور کچھ مدت کے بعد خاوند نے مجھے خبر دی کہ اب اس کی بیوی ٹھیک ہے، ایسا یقیناً اللہ کے فضل سے ہوا، اس میں میرا کوئی کمال نہیں.

دوسرا نمونہ: میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بتایا: جب سے میری شادی ہوئی ہے، میری بیوی سے میرے شدید اختلافات ہیں، وہ مجھے انتہائی ناپسند کرتی ہے، میرا ایک لفظ برداشت نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ مجھ سے الگ ہو جائے، میں جب تک گھر میں نہیں رہتا وہ راحت محسوس کرتی ہے، لیکن جوں ہی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کا جسم گویا غضب کی آگ میں بھڑک اٹھتا ہے.

میں نے اس کی بیوی پر دم کیا، دم کے دوران اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے، اسے گھٹن اور سر درد محسوس ہونے لگا، البتہ اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑا، میں نے اسے چند سورتیں کیسٹوں میں ریکارڈ کر کے دے دیں اور ۴۵ دن تک انہیں روزانہ سننے کا اسے حکم دیا اور یہ کہ اس کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئیں.

اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا خاوند دوبارہ آیا، اور آتے ہی کہنے لگا. ایک عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے.

میں نے کہا: خیر تو ہے...... کیا ہوا؟

اس نے بتایا: جب ۴۵ دن کی مدت گزر گئی اور ہم دونوں نے آپ کے پاس آنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو میری بیوی پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگا، اور اس نے بتایا کہ میں تمہیں ہر بات بتانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے شیخ (صاحبِ کتاب) کے پاس نہ لے جاؤ، میں جادو کے ذریعے اس عورت میں داخل ہوا تھا اور اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ آرہا ہو تو یہ تکیہ لے کر آؤ، چنانچہ وہ تکیہ کھولا گیا تو اس میں چند کاغذ موجود تھے جن پر جادو کے الفاظ و حروف لکھے گئے تھے، پھر اس نے کہا: ان کاغذات کو جلا دو، اب اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہو گیا ہے اور میں بھی اس عورت سے نکل کر جا رہا ہوں، اور دوبارہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آؤں گا بشرطیکہ میں اس سے نکلنے کے بعد اس عورت کے سامنے آؤں

اور اس سے ہاتھ ملاؤں، خاوند نے اس کی اجازت دی، جن عورت سے نکل گیا، اور عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور جن سے مصافحہ کیا.

میں نے اس کے خاوند کو بتایا کہ تم نے جن کو مصافحہ کرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے، کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم کے ساتھ ہاتھ ملانے سے منع فرمایا ہے. ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار پڑ گئی، اس کا خاوند اسے لے کر میرے پاس آگیا، میں نے "**أعوذ بالله من الشيطان الرجيم**" پڑھا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا اور جن کے ساتھ میری گفتگو کچھ یوں ہوئی:

۞ اے جھوٹے! تم کیوں دوبارہ آگئے ہو؟

جن: میں آپ کو ہر بات بتاؤں گا بشرطیکہ آپ مجھے نہیں ماریں.

۞ بتاؤ.

جن: ہاں، واقعی میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا، اور میں نے ہی تکیے میں وہ کاغذ رکھے تھے تاکہ وہ میری بات مان لیں.

۞ تو تم نے ان سے دھوکہ کیا ہے.

میں کیا کروں، مجھے تو اس کے جسم کے ساتھ قید کر دیا گیا ہے.

۞ کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں

۞ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جادوگر کے ساتھ کام کرے، یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیا تمہیں جنت چاہیئے؟

جن: جی ہاں، مجھے جنت چاہیئے.

۞ تب جادوگر کو چھوڑ دو، اور مؤمن جنوں کے ساتھ رہ کر اللہ کی عبادت کرو، کیوں کہ جادوگر کا راستہ دنیا میں تجھے بد بخت بنادے گا اور آخرت میں جہنم میں لے جائے گا.

جن: لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے، وہ تو مجھ پر قابو پائے ہوئے ہے؟

۞ اس نے تم پر اس لئے قابو پایا ہوا ہے کہ تم گناہ کرتے ہو، اور اگر تم سچی توبہ کر لو تو وہ کبھی تم پر قابو یافتہ

نہیں ہو سکتا، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً﴾ "اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر ہرگز راہ نہیں دے گا"۔ (النساء:۱۴۱)

جن: میں توبہ کرتا ہوں، اور اس عورت کو چھوڑ دینے کا پختہ عہد کرتا ہوں، اور دوبارہ اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

اس طرح اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی، اس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، کچھ عرصے بعد اس کا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب اس کی بیوی خیریت سے ہے۔

تیسرا نمونہ: ایک عورت کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا: وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اور یہ ناپسندیدگی بغیر اسباب کے اچانک آ گئی ہے، جبکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں نے اس کے خاوند کے سامنے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس میں جو جن تھا اس کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

۞ کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں، میں مسلمان ہوں۔

۞ اس عورت میں تم کیوں داخل ہوئے؟

جن: میں جادو کے ذریعے اس میں داخل ہوا تھا جو کہ فلاں عورت نے اس پر کیا تھا اور اسے اس نے خوشبو کی شیشی میں بند کر دیا تھا، اس میں داخل ہونے کے لئے مجھے ایک عرصے تک اس کا پیچھا کرنا پڑا، ایک دن ایک چور اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تھا تو یہ گھبرا گئی تھی، اور یہی وہ وقت تھا جب میں اس میں داخل ہو گیا۔

اور یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے وہ مناسب مواقع کو تلاش کرتا ہے اور اس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں:

(۱) شدید خوف (۲) شدید غصہ (۳) شدید غفلت (۴) شہوت پرستی میں مشغولیت۔

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، وہ جب ان چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں

ہوتا ہے، شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے، اِلّا یہ کہ وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا اور مجھے خود کئی جنوں نے بتایا ہے کہ جس لمحہ جن انسان میں داخل ہوتا ہے، اگر وہ اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہو جاتا ہے، اسی لئے انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کے لئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے.

جن نے کہا: اور یہ عورت تو بھولی بھالی اور بہت اچھی ہے.

میں نے کہا: تب تمہیں اس سے نکل جانا چاہئے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آنا چاہئے.

جن: اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا خاوند اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دے.

میں نے کہا: تمہاری شرط قبول نہیں، اور اگر تم نکلتے ہو تو ٹھیک ورنہ ہم تمہیں ماریں گے.

جن: میں نکل جاؤں گا.

پھر وہ جن نکل گیا. جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، اس کے بعد میں نے اس کے خاوند سے کہا کہ یہ جو جن نے بتایا ہے کہ فلاں عورت نے اس کی بیوی پر جادو کیا ہے، غلط ہے، کیوں کہ جنوں کا مقصد محض اتنا ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کر دیں، لہٰذا اس کی بات کی تصدیق نہ کریں.

چوتھا نمونہ: ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے انتہائی ناپسند کرتی ہے اور جب وہ گھر میں موجود نہیں ہوتا، اسے راحت محسوس ہوتی ہے. سو میں نے اس کی بیوی سے بیماری کی علامات پوچھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر سحر تفریق کیا گیا ہے، اس نے قرآنی آیات سنیں تو اس کی زبان سے جن گویا ہوا، اور میرے اور اس کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

۞ تمہارا نام کیا ہے؟

جن: میں اپنا نام ہرگز نہیں بتاؤں گا.

۞ آپ کا دین کیا ہے؟

جن: اسلام

۞ تو کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت کو پریشان کرے؟

جن: میں تو اس سے محبت کرتا ہوں، اسے پریشان نہیں کرتا، اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاوند اس سے

دور ہو جائے.

۞ تم ان دونوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہو؟

جن: جی ہاں

۞ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتے ہوئے اس سے نکل جاؤ.

جن: نہیں، نہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں!

۞ وہ تم سے نفرت کرتی ہے.

جن: نہیں، وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے.

۞ تم جھوٹے ہو، وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے اور اسی لئے یہاں آئی ہے کہ تمہیں اپنے جسم سے نکال سکے.

جن: میں ہرگز نہیں نکلوں گا.

۞ تب میں تمہیں قرآن کے ذریعے جلا کر راکھ کر دوں گا.

پھر میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو وہ چیخنے لگا، میں نے پوچھا: کیا تم نکلنے کے لئے تیار ہو؟

جن: ہاں، میں نکل جاؤں گا، لیکن ایک شرط ہے.

۞ کیا شرط ہے؟

جن: اس سے نکل کر آپ میں داخل ہو جاؤں گا.

۞ یہ شرط قبول ہے، اس سے نکلو اور اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو مجھ میں داخل ہو کے دکھاؤ.

پھر کچھ دیر بعد جن رونے لگا، میں نے اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟

جن: کوئی جن آج تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکتا.

۞ وہ کیوں؟

جن: اس لئے کہ آپ نے آج صبح (**لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**) کو سو بار پڑھا تھا.

۞ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے: ”جو شخص سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور سو گناہ اس سے مٹا دیئے جاتے ہیں اور شام

ہونے تک یہ کلمات اسے شیطان سے بچائے رکھیں گے"[۱].
اس کے بعد جن اس عورت سے نکل گیا اور اس بات کا پختہ وعدہ کر کے گیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا.

(۲) سحر محبت

ارشادِ نبوی ہے: (إنّ الرقى والتمائم والتولة شرك)[۲] "بے شک دم، تعویذات اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنے والی چیز شرک ہے".

"التولة" کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے، حافظ ابن الاثیر نے اس کو النہایۃ میں ذکر کیا ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے اسے اس لئے شرک قرار دیا ہے کہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ از خود مؤثر ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے.

یہاں ایک تنبیہہ کرنا ضروری ہے کہ حدیثِ مذکور میں جس دم کو شرک کہا گیا ہے اس سے وہ دم مقصود ہے جس میں جنات و شیاطین سے مدد طلب کی جائے، اور رہا قرآنی دم اور وہ جو مسنون ادعیہ اور اذکار پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ بالاجماع جائز ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: **"لا بأس بالرقى مالم تكن شركاً"** (ہر ایسا دم جائز ہے جس میں شرک نہ ہو)[۳].

سحر محبت کی علامات

(۱) حد سے زیادہ محبت.
(۲) کثرتِ جماع کی شدید خواہش.
(۳) بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ کرنا.
(۴) اسے دیکھنے کے لئے شدید اشتیاق رکھنا.
(۵) بیوی کی اندھی فرماں برداری کرنا.

سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اکثر و بیشتر اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن بہت جلدی ختم بھی ہو جاتے

---

(۱) البخاری، ج۶ص ۳۳۸، ومسلم، ج۱۷ص ۱۷.
(۲) الصحیحۃ للالبانی، ۳۳۱.
(۳) مسلم، کتاب السلام، ج۱۴ص ۱۸۷.

ہیں اور زندگی فطری انداز کے مطابق رواں دواں رہتی ہے...... مگر کچھ عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بہت جلدی جادوگروں کا رخ کر لیتی ہیں اور ان سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ ان کے خاوندوں پر جادو کر دیں تاکہ وہ ان سے محبت کریں، اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دین سے ناواقفیت اور ان کی کم عقلی کی دلیل ہے.

چنانچہ جادوگر عورتوں کے اس مطالبے پر خاوند کا وہ کپڑا منگواتا ہے جس سے اس کے پسینے کی بو آ رہی ہو، پھر وہ اس کے کچھ دھاگے نکال کر اس پر دم کرتا ہے اور پھر اسے گرہ لگا دیتا ہے، اس کے بعد عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے ایک غیر آباد جگہ پر پھینک دے، یا پھر وہ کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کرتا ہے جس میں نجاست یا خونِ حیض کی ملاوٹ ہوتی ہے، پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے کھانے پینے کی چیزوں میں اسے ملا دے.

سحر محبت کے الٹے اثرات

(۱) کبھی خاوند اس جادو کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا ہے، اور میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو تین سال تک اسی وجہ سے بیمار پڑا رہا.

(۲) اس کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند خود اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے.

(۳) ایک اور الٹا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی دوہرا جادو کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا خاوند خود اپنی ماں بہن اور دوسری رشتہ دار عورتوں سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے.

(۴) دوہرے جادو کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند دنیا بھر کی تمام عورتوں سے حتیٰ کہ اپنی بیوی سے بھی شدید نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے اور میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے اس جادو کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر وہی بیوی بھاگم بھاگ جادوگر کے پاس پہنچی تاکہ اس سے سحر محبت کو توڑنے کا مطالبہ کرے، لیکن اسے یہ جان کر شدید حیرت ہوئی کہ وہ جادوگر مر چکا ہے. (جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے.)

سحر محبت کے اسباب

(۱) خاوند بیوی میں اختلافات کا پھوٹ پڑنا.

(۲) خاوند اگر مالدار ہو تو اس کے مال میں لالچ کرنا.

(۳) بیوی کا یہ احساس کہ اس کا خاوند عنقریب دوسری شادی کر لے گا، گو شرعاً دوسری شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اس دور کی عورت خاص کر وہ عورتیں جو ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں، یہ گمان کرتی ہے کہ اس کا خاوند اگر دوسری شادی کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے.

عورت کی یہ سوچ انتہائی سنگین غلطی ہے، کیوں کہ خاوند باوجودیکہ اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا ہے، اسے دیگر کئی اسباب دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں. مثلاً کثرتِ اولاد کی رغبت، یا حالتِ حیض ونفاس میں قوتِ جماع پر کنٹرول نہ کر پانا، یا خاندانی تعلقات کو مضبوط کرنے کی خواہش رکھنا وغیرہ.

جائز سحر محبت

عورت جائز طریقے سے اپنے خاوند پر جادو کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے.

خاوند کی خاطر ہر وقت خوبصورت بن کر رہنا، اچھی خوشبو لگانا، خاوند سامنے آئے تو مسکراہٹ اور اچھے الفاظ سے اس کا استقبال کرنا، اچھے ساتھی کا ثبوت دینا، خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرنا، خاوند جب تک اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے، اس کی فرماں برداری کرتے رہنا.

لیکن اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمیں عجیب تضاد سا محسوس ہوتا ہے، عورت کو جب کسی محفل میں شرکت کرنا ہوتی ہے یا اپنی کسی سہیلی سے ملنے جانا ہوتا ہے تو خوب میک اَپ کر کے، خوشبو لگا کر اور اپنے سارے زیورات پہن کر گھر سے گویا دلہن بن کر نکلتی ہے اور جیسے ہی گھر میں واپس لوٹتی ہے تو اپنا میک اپ صاف کر دیتی ہے، زیورات اتار دیتی ہے اور پرانے کپڑے زیب تن کر لیتی ہے اور خاوند جس نے اس کے لئے یہ سب کچھ خریدا ہوتا ہے وہ اس سے لطف اندوز ہونے سے محروم رہتا ہے اور ہمیشہ اپنی بیوی کو پرانے کپڑوں میں دیکھتا ہے جبکہ اس سے پیاز اور لہسن کی بدبو پھوٹ رہی ہوتی ہے.

حالانکہ اگر عورت میں کچھ عقل ہوتی تو ایسا نہ کرتی بلکہ اپنے خاوند کو زیب وزینت کا زیادہ حقدار تصور کرتی، سوائے میری مسلمان بہنو! تمہارا خاوند جب کام کے لئے گھر سے باہر چلا جائے تو اس کی غیر موجودگی میں گھر کے سارے کام کاج ختم کر لیا کرو، پھر غسل کر کے خاوند کی رضا کی خاطر جس سے یقیناً

اللہ بھی راضی ہوگا خوب زیب و زینت اختیار کرو، چنانچہ جب وہ گھر میں واپس آئے تو اسے اپنے سامنے خوبصورت بیوی، تیار شدہ کھانا اور صاف ستھرا گھر نظر آئے، تاکہ تمہارے ساتھ اس کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور تمہارے علاوہ کسی اور پر اس کی نظر نہ پڑے اور اللہ کی قسم! یہ جائز جادو ہے جو ہر بیوی اپنے خاوند پر کرسکتی ہے.

سحر محبت کا علاج

(۱) مریض پر وہ قرآنی دم کریں جس کا ذکر ہم نے "سحر تفریق" میں کر دیا ہے، البتہ اس میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۲ کی بجائے سورۃ التغابن کی آیات ۱۴ تا ۱۶ کی تلاوت کریں.

(۲) جس پر سحر محبت کیا گیا ہو، دم کے دوران اس پر عموماً مرگی کا دورہ نہیں پڑتا، البتہ اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں یا سر درد یا سینے کا درد یا معدے کا درد شروع ہو جاتا ہے، خاص کر اس وقت جب اس کو جادو پلایا گیا ہو، اسے شدید معدے کا درد اٹھ سکتا ہے اور قے بھی آسکتی ہے. سو اگر اسے معدے کا درد شروع ہو جائے اور وہ قے کرنا چاہتا ہو تو درج ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کریں.

(۱) سورۂ یونس کی آیات: ۸۱ تا ۸۲

(۲) سورۃ الاعراف کی آیات: ۱۱۷ تا ۱۲۲

(۳) سورۂ طٰہٰ کی آیت: ۶۹

(۴) آیت الکرسی

پھر وہ پانی مریض کو پینے کے لئے دے دیں، اس کے بعد اگر اسے زرد یا سرخ یا سیاہ رنگ کی الٹی آجائے تو سمجھ لیں اس کا جادو ٹوٹ گیا ہے، ورنہ تین ہفتے تک اسے یہ پانی پینے کی تلقین کریں یا اس وقت تک جب تک اس کا جادو ٹوٹ نہ جائے.

اور خاوند کا علاج کرتے وقت یہ بات یاد رہے کہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو، کیوں کہ اگر اسے علم ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ اس پر جادو کرسکتی ہے.

سحر محبت کے علاج کا ایک عملی نمونہ

ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے اپنی صورت حال کچھ اس انداز سے بیان کی:

''میں اپنی بیوی کے ساتھ معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہا تھا، لیکن چند ماہ سے عجیب و غریب صورت حال سے دو چار ہوں، اور وہ اس طرح کہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی اپنی بیوی سے صبر نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ اپنے کام پر جاتا ہوں تو وہاں بھی اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہوں، گھر میں واپس آتا ہوں تو سب سے پہلے اپنی بیوی کو دیکھتا ہوں، اور جب مہمانوں کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہوں تو بار بار اٹھ کر بیوی کو دیکھنے چلا جاتا ہوں، غیر معمولی طور پر مجھے اس پر غیرت آتی ہے، وہ کچن میں جاتی ہے تو میں اس کے پیچھے ہوتا ہوں، سونے کے کمرے میں جاتی ہے تو میں بھی اس کے ساتھ سونے کے کمرے میں چلا جاتا ہوں، گھر کی صفائی کے لئے جاتی ہے تو بھی میں اس کے پیچھے پیچھے ہوتا ہوں، اور یوں لگتا ہے جیسے میری نکیل اس کے ہاتھ میں ہے، وہ جب بھی کوئی مطالبہ کرتی ہے تو اسے فوراً پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں''.

اس شخص کی صورت حال کو سن کر میں نے پانی پر دم کیا اور تین ہفتے تک اسے پینے اور اس سے غسل کرنے کی تلقین کی بشرطیکہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو، وہ مدتِ مذکورہ کے بعد میرے پاس آیا، اور اس نے بتایا کہ کچھ افاقہ ہے اور مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا. سو میں نے اس کا دوبارہ علاج کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں.

(۳) سحر تخییل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو)

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿قَالُواْ يٰمُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ❁ قَالَ بَلْ أَلْقُواْ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى﴾ ''جادوگروں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو تم پہلے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالو، یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں. موسیٰ نے کہا: بلکہ تم ہی پہلے ڈالو، تو ان کے جادو کے زیرِ اثر انہیں ایسا دکھائی دینے لگا کہ جیسے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر دوڑ رہی ہیں''. [طٰہٰ: ٦٦،٦٥]

سحر تخییل کی علامات

(۱) منجمد چیز کو متحرک اور متحرک کو منجمد دیکھنا.

(۲) چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھنا.

(۳) مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا، جیسا کہ لوگوں نے دیکھا کہ رسیاں اور لکڑیاں دوڑتے ہوئے سانپ ہیں.

سحر تخیل کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک چیز کو لوگوں کے سامنے رکھتا ہے جسے وہ جانتے پہچانتے ہوتے ہیں، پھر وہ شرکیہ وِرد پڑھتا ہے اور شیطانوں سے مدد طلب کرتا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ اسی چیز کو اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر ایک دوسری چیز تصور کر لیتے ہیں...... مجھے ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس نے ایک جادوگر کو لوگوں کے سامنے ایک انڈا رکھتے ہوئے دیکھا، پھر اس نے کفریہ منتر پڑھے اور وہی انڈا انتہائی تیزی کے ساتھ ان کے سامنے گھومنے لگا، اسی طرح ایک اور شخص نے بتایا کہ ایک جادوگر نے دو پتھر آمنے سامنے رکھے، پھر جادو والا منتر پڑھا تو وہی دو پتھر دو بکروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے لگ گئے. جادوگر اس طرح کے حیران کن کام یقینی طور پر لوگوں کے مال بٹورنے کے لئے ہی کرتا ہے.

اور یوں بھی ہوتا ہے کہ جادوگر اس طرح کے جادو کو جادو کی دوسری قسموں میں شامل کر دیتا ہے، چنانچہ وہ سحر تفریق کے ساتھ اگر اس جادو کو بھی شامل کر دے تو خاوند کو اس کی خوبصورت بیوی بدصورت نظر آتی ہے، اور اگر سحر محبت میں اسے شامل کر دے تو خاوند کو اس کی بدصورت بیوی خوبصورت نظر آتی ہے.

اور یہ بات یاد رہے کہ جادو کی یہ قسم اس کی دوسری قسم (شعوذۃ) سے بالکل مختلف ہے، جس میں جادوگر ہاتھ کی صفائی سے کام نکالتا ہے.

سحر تخیل کا توڑ

اس جادو کا توڑ ہر ایسی دعا اور ہر ایسے ذکر سے ہوتا ہے جس سے شیطان بھاگ جاتے ہوں مثلاً:

اذان، آیت الکرسی، بسم اللہ اور دیگر مسنون اذکار بشرطیکہ ان کو وضو کی حالت میں پڑھا جائے.

اگر یہ اذکار پڑھنے سے جادوگر کی چالیں ختم نہ ہوں تو یقین کر لیں کہ یہ وہ جادوگر ہے جو صرف ہاتھ کی صفائی سے کام لیتا ہے.

سحر تخیل کے توڑ کا عملی نمونہ

ایک بستی میں ایک جادوگر رہائش پذیر تھا، وہ اپنی مہارت لوگوں کے سامنے یوں ثابت کرتا کہ ایک قرآن مجید لاتا، پھر سورۂ یس کے صفحات کے ساتھ ایک دھاگہ باندھ دیتا پھر اس دھاگے کے دوسرے سرے کو ایک چابی سے باندھ دیتا اور چابی کو فضا میں یوں بلند کر دیتا کہ قرآن مجید دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا نظر آتا، پھر کفریہ منتر پڑھ کر قرآنِ مجید سے مخاطب ہو کر کہتا: دائیں گھومو، چنانچہ قرآنِ مجید دائیں طرف انتہائی تیزی کے ساتھ گھومنے لگ جاتا، پھر کہتا: بائیں گھومو، تو قرآن مجید بائیں طرف بہت تیزی سے گھومنے لگ جاتا، لوگوں نے اسے یہ حرکت کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ چونکہ شیطان قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اس لئے یہ اسی جادوگر ہی کی مہارت ہے.

مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا تو میں اپنے ایک دوست کو لے کر اس کی طرف روانہ ہو گیا.
اس وقت میں ایف. اے کا طالب علم تھا، میں نے وہاں پہنچتے ہی اس جادوگر کو لوگوں کے سامنے چیلنج کر دیا کہ اب وہ یہ حرکت کر کے دکھائے، چنانچہ وہ ایک قرآن مجید اور ایک دھاگہ لے کر آ گیا، اب اس نے سورۂ یس کے صفحات اس دھاگے سے باندھے، پھر دوسرے سرے پر ایک چابی باندھ دی اور چابی کو فضا میں بلند کر دیا اور قرآن مجید اس دھاگے کے ساتھ لٹک گیا. میں نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ مجلس کی ایک جانب بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھتا رہے اور خود میں دوسری جانب بیٹھ کر آیت الکرسی بار بار پڑھنے لگ گیا.
لوگ یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، ادھر جادوگر جب اپنے کفریہ منتر پڑھ کر فارغ ہوا تو قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: دائیں گھومو، تو قرآن مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس نے اپنے کفریہ منتر دوبارہ پڑھے اور قرآن مجید سے بائیں گھومنے کو کہا، لیکن پھر بھی قرآن مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس طرح وہ لوگوں کے سامنے رسوا ہو گیا اور اس کا رعب ودبدبہ خاک میں مل کر رہ گیا. فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ﴾ ''اور اللہ یقیناً ان کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرتے ہیں''. [الحج:۴۰]

(۴) سحر جنون

حضرت خارجہ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام

قبول کر لیا، پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا، اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تمہارا نبی خیر و بھلائی لے کر آیا ہے تو کیا تم اس مجنوں کا علاج کر سکتے ہو؟ تو اس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا جس سے اسے شفا مل گئی، اس کے گھر والوں نے اسے سو بکریاں بطور انعام دیں، اس نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو آکر سنایا، تو آپ نے پوچھا: ''تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟'' اس نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: ''وہ بکریاں قبول کر لو، کیوں کہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں''.

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا. یہ حدیث سنن ابوداؤد کتاب الطب میں موجود ہے، امام نووی نے الاذکار (۸۷) میں اور الشیخ الالبانی نے صحیح ابوداؤ (۲/۷۳۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سحر جنون کی علامات

(۱) پریشان خیالی، حواس باختہ اور شدید نسیان.
(۲) بے تکی باتیں کرنا.
(۳) ٹکٹکی باندھ کر اور ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنا.
(۴) ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا.
(۵) کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا.
(۶) اپنی ظاہری شکل و صورت کا کوئی خیال نہ رکھنا.
(۷) اگر سحر جنون زیادہ ہو تو منہ اٹھا کر چلتے رہنا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں جا رہا ہے.
(۸) غیر آباد جگہوں پر سو جانا.

سحر جنون کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر سحر جنون کے لئے جس جن کی ڈیوٹی لگاتا ہے وہ سب سے پہلے اس شخص میں داخل ہوتا

ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، پھر اس کے دماغ میں مورچہ بندی کر لیتا ہے اور پھر دماغ کے ان حصوں پر شدید دباؤ ڈالتا ہے جو سوچ و فکر اور یادداشت کے لئے خاص ہوتے ہیں، اس کے بعد سحر جنون کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں.

سحر جنون کا علاج

(۱) جس شخص پر سحر جنون کیا گیا ہو اس پر قرآنی آیات والا وہ دم کریں جس کا ذکر میں جادو کی پہلی قسم سحر تفریق میں کر چکا ہوں.

(۲) اگر اس دوران مریض پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو اس سے اس طرح نمٹیں جس کا طریقہ میں پہلی قسم میں بیان کر چکا ہوں.

(۳) اگر اس پر مرگی کا دورہ نہیں پڑتا تو کم از کم تین بار اس پر دم کریں، پھر بھی دورہ نہیں پڑتا تو مندرجہ ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں اور اسے ایک ماہ روزانہ دو تین مرتبہ سننے کی تلقین کریں، سورتیں یہ ہیں:

پہلی قسم میں جو دم ذکر کیا گیا ہے اس کی آیات و سورتیں، اسی طرح البقرہ، ہود، الحجر، الصافات، قٓ، الرحمٰن، الملک، الجن، الاعلیٰ، الزلزلہ، الہمزہ، الکافرون، الفلق، الناس (یاد رہے کہ ان آیات و سورتوں کی پابندی ضروری نہیں، ان میں مناسب کمی بیشی ہوسکتی ہے) اس مدت میں مندرجہ سورتوں کو سنتے وقت مریض کو شدید گھٹن کا احساس ہوسکتا ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دوران اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ابتدائی پندرہ دنوں میں اسے شدید تکلیف محسوس ہو، پھر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے اور مہینے کے آخر تک وہ نارمل ہو جائے، اگر ایسا ہو تو آخر میں اس پر ایک بار پھر دم کریں، تاکہ اگر جادو کا کوئی اثر باقی ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے.

(۴) مریض اس مدت میں سکون پہنچانے والی گولیاں استعمال نہ کرے.

(۵) اور اس دوران اگر وہ بجلی کی روشنی میں بیٹھے گا تو یقیناً جن کو ایذا پہنچے گی اور شفا جلد نصیب ہوگی.

(۶) سحر جنون کے علاج کی مدت ایک ماہ بھی ہوسکتی ہے، تین ماہ بھی ہوسکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی.

(۷) مدتِ علاج میں مریض اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچے مثلاً گانے سننا، سگریٹ نوشی کرنا، نمازوں کی ادائیگی میں سستی کرنا، اور مریض اگر عورت ہے تو اس کا بے پردہ رہنا.

(۸) اگر مریض کو معدے کا درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے جادو کھلایا یا پلایا گیا ہے، اس صورت میں آپ دم والی آیاتِ مذکورہ پانی پر پڑھیں، پھر اسے اس سے پینے کی تلقین کریں، تاکہ پیٹ میں موجود جادو ٹوٹ جائے یا اسے الٹی آجائے.

سحر جنون کے علاج کا عملی نمونہ

میرے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے اپنے ساتھ ایک نوجوان کو زنجیر میں جکڑ کر پکڑا ہوا تھا، اس نے مجھے دیکھا تو دوڑ لگادی اور پاؤں میں لگی زنجیر توڑ دی، اس کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھنا شروع کر دیا. اس دوران وہ میرے منہ پر بار بار تھوکتا رہا، آخر کار میں نے انہیں چند کیسٹیں دیں اور نوجوان کو انہیں سننے کی تلقین کر کے ۴۵ دن کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا.

اس مدت کے بعد وہ خود چل کر میرے پاس آیا تو دماغی طور پر بالکل ٹھیک ہو چکا تھا، اس نے آتے ہی مجھ سے معذرت کی کہ لاشعوری طور پر اس سے میرے منہ پر تھوکنے کی غلطی ہوگئی تھی، میں نے اس پر دوبارہ دم کیا تو کوئی چیز ظاہر نہ ہوئی اور اس طرح وہ شفایاب ہو کر واپس چلا گیا. جاتے ہوئے اس نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا شفایاب ہونے پر صدقہ کرنا یا روزے رکھنا ضروری ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ ضروری تو نہیں، البتہ شکرانے کے طور پر اگر وہ صدقہ کرنا چاہے یا نفلی روزے رکھنا چاہے تو یہ بہت اچھی بات ہے.

دوسرا نمونہ

میرے پاس ایک ایسا نوجوان آیا جو پاگل ہو چکا تھا اور اپنے تصرفات کو شک کی نگاہ سے دیکھتا تھا. میں نے اس پر دم کیا تو معلوم ہوا کہ اس کو سحر جنون کیا گیا ہے، اور ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب وہ شادی کرنے والا تھا. میں نے اسے چند کیسٹیں سننے کے لئے دیں اور پانی پر دم کر کے دیا اور ایک ماہ کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا، تقریباً بیس دن کے بعد اس کا ایک رشتہ دار آیا اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ

اب وہ نوجوان بالکل تندرست ہے اور شادی کر چکا ہے، اس پر میں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا جس کی توفیق سے اسے شفا نصیب ہوئی.

(۵) سحر خمول (کاہلی و سستی)

سحر خمول کی علامات

(۱) خلوت پسندی (۲) خود غرضی (۳) مکمل خاموشی (۴) پریشان خیالی (۵) ہمیشہ سر درد (۶) محفلوں سے کراہت (۷) ہمیشہ سستی.

سحر خمول کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک جن کو اس شخص کی طرف بھیجتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ذمے لگاتا ہے کہ وہ اس کے دماغ پر مورچہ بندی کر لے اور اس کے لئے خلوت پسندی اور علیحدگی کے اسباب پیدا کرے، سو وہ جن مقدور بھر اس کی کوشش کرتا ہے، اس کے بعد سحر خمول کی علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں.

سحر خمول کا علاج

(۱) اس پر وہ دم کریں جس کا ذکر ''سحر تفریق'' میں کیا گیا ہے.

(۲) اگر اس پر مرگی کا دورہ شروع ہو جائے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح نمٹیں جس طرح ہم نے اس کا طریقہ پہلی قسم میں بیان کر دیا ہے

(۳) اگر مرگی کا دورہ نہ پڑے تو اس کے لئے تین کیسٹ مندرجہ ذیل سورتوں سے ریکارڈ کریں: الفاتحہ، البقرہ، آل عمران، یس، الصافات، الدخان، الذاریات، الحشر، المعارج، الغاشیہ، الزلزلہ، القارعہ، الفلق، الناس.

مریض ایک کیسٹ صبح کے وقت، دوسری عصر کے وقت اور تیسری سونے سے پہلے ۴۵ دن تک روزانہ سنے، یہ مدت ۶۰ دن تک بھی ہو سکتی ہے.

(۴) اس مدت کے خاتمے کے ساتھ ہی ان شاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہو چکی ہو گی.
(۵) مریض اس دوران سکون پہنچانے والی دوائیوں سے پرہیز کرے.
(۶) اگر مریض معدے کا درد محسوس کرے تو دم والی آیات پانی پر پڑھیں، جسے وہ اس مدت کے دوران پیتا رہے.
(۷) اگر مریض ہمیشہ سر درد کی شکایت کرتا ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھیں، پھر وہ مریض ہر تیسرے دن اس سے غسل کرتا رہے، بشرطیکہ پانی میں اضافہ نہ کرے، اسے آگ پر گرم بھی نہ کرے اور صاف ستھری جگہ پر غسل کرے.

(۶) سحر ہواتف (چیخ و پکار)

سحر ہواتف کی علامات

(۱) خوفناک خواب.
(۲) خواب میں اسے یوں لگے جیسے اسے کوئی پکار رہا ہے.
(۳) حالتِ بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دیں اور کوئی شخص نظر نہ آئے.
(۴) کثرتِ وساوس.
(۵) اپنے دوست احباب کے بارے میں زیادہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونا.
(۶) خواب میں اسے یوں لگے جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے والا ہے.
(۷) خواب میں ایسے حیوانات نظر آئیں جو اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوں.

سحر ہواتف کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک جن کو یہ ڈیوٹی لگا کے بھیجتا ہے کہ وہ فلاں آدمی کو نیند اور حالت بیداری دونوں میں بے توجہ بنا دے، چنانچہ وہ نیند کی حالت میں خونخوار جانوروں کی شکل میں اس کے سامنے آتا ہے، اور حالتِ بیداری میں اسے عجیب و غریب آوازوں میں یا ان لوگوں کی آوازوں میں پکارتا ہے جنہیں وہ جانتا پہچانتا ہے، پھر اسے ہر قریبی اور دور کے رشتہ دار کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے، اس کے

بعد سحر ہواتف کی علامات جادو کی قوت کے مطابق ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں. اگر زوردار طریقے سے جادو کیا گیا ہو تو اسے جنون تک پہنچا سکتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وسوسے کی حد تک ہی رہتا ہے.

سحر ہواتف کا علاج

(۱) مریض پر وہ دم کریں جس کا ذکر پہلی قسم میں کر دیا گیا ہے.

(۲) اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو اس کے ساتھ نمٹنے کا طریقہ بھی پہلی قسم میں بیان کر دیا گیا ہے، اور اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو تو اسے درج ذیل تعلیمات دیں:

(۳) مریض کو چاہئے کہ وہ سونے سے پہلے وضو کر لے[۱] اور آیت الکرسی پڑھ لے[۲].

(۴) سونے سے پہلے معوذات کو پڑھے، پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پھونک کر انہیں پورے جسم پر پھیر لے[۳].

(۵) صبح کے وقت سورۃ الصافات اور سوتے وقت سورۃ الدخان کی تلاوت کرے یا ان دونوں سورتوں کو کیسٹ سے سن لے.

(۶) ہر تیسرے دن سورۃ البقرہ کی تلاوت کرے یا اسے سن لے.

(۷) سونے سے پہلے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھ لے.

(۹) سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے:

"بِسمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَأخْسِئْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدىٰ الأَعْلَى"[۴].

(۹) درج ذیل سورتیں ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں جسے وہ روزانہ تین بار سنا کرے: حمٓ السجدہ، الفتح، الجن. ان ساری تعلیمات پر وہ ایک ماہ تک عمل کرے، ان شاء اللہ شفا نصیب ہو گی.

---

(۱) البخاری، ج ۱ ص ۳۵۷ (الفتح)، مسلم، ج ۱۷ ص ۳۲، نووی.

(۲) البخاری، ج ۴ ص ۴۸۷. (۳) البخاری، ج ۱۱ ص ۱۲۵، الفتح.

(۴) ابوداود (۵۰۵۴)، اس کی سند کو نووی نے الأذکار (۷۷) میں اور البانی نے مشکاۃ (۲۴۰۹) میں صحیح قرار دیا ہے.

(۷) سحر امراض

اس کی علامات

(۱) کسی ایک عضو میں دائمی درد۔ (۲) مرگی کا دورہ

(۳) اعضاءِ جسم میں سے کسی ایک عضو کا بے حرکت ہو جانا۔ (۴) پورے جسم کا بے حرکت ہو جانا۔

(۵) حواسِ خمسہ میں سے کسی ایک کا بے عمل ہو جانا۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہو گا کہ مریض پر دم کر کے دیکھیں، اگر دورانِ قرأت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً سر چکرانا، سر درد، ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا یا کانپنا، تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے، اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے، جس کے علاج کے لئے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہئے۔

سحر امراض کیسے ہو جاتا ہے؟

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ دماغ جسم کا حکمران ہوتا ہے، چنانچہ انسان کے حواس میں سے ہر ایک کا دماغ میں ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سے اسے تعلیمات ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اگر اپنی انگلی آگ کے قریب کریں تو فوری طور پر انگلی دماغ میں اپنے مرکزِ احساس کو سگنل دے گی، پھر یہ مرکز اسے حکم دے گا کہ فوراً آگ سے دور ہو جاؤ کیوں کہ اس کا قرب خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ انگلی اپنے حکمران کے حکم کے مطابق فوراً آگ سے دور ہو جاتی ہے، اور یہ سب کچھ لمحہ بھر کے اندر مکمل ہو جاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿هَـٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ﴾ ”یہ اللہ کی تخلیق ہے، تو اب تم لوگ مجھے دکھاؤ کہ اُس کے سوا دوسرے جھوٹے معبودوں نے کیا پیدا کیا ہے“۔[لقمان:۱۱]

جادوگر کو جب کسی انسان پر سحر امراض کرنا ہوتا ہے تو جن اس کے دماغ کے اس مرکز پر مورچہ بند ہو جاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے، مثلاً کان کا مرکزِ احساس، یا آنکھ یا پاؤں کا مرکزِ احساس، اس کے بعد اس عضو کی تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہو سکتی ہے۔

(۱) جن یا تو عضو اور اس کے مرکزِ احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے، جس سے وہ عضو بے عمل ہو جاتا ہے اور مریض بہرہ ہو جاتا ہے یا اندھا یا گونگا ہو جاتا ہے یا عضو بے حرکت ہو جاتا ہے۔

(۲) یا پھر وہ کبھی سگنل کے تبادلے کو (اللہ کی قدرت سے) روک لیتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے، جس سے وہ عضو کبھی بے عمل ہو جاتا ہے اور کبھی کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(۳) یا پھر جن عضو اور اس کے مرکزِ احساس کے درمیان بغیر اسباب کے لگاتار اور انتہائی تیز سگنلز کا تبادلہ کرتا ہے، جس سے وہ عضو سخت بن جاتا ہے اور اگر مکمل طور پر بے کار نہیں ہو جاتا تو کم از کم بے حرکت ضرور ہو جاتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ "اور وہ اس (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے"۔ (البقرہ: ۱۰۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جادوگر اللہ کے حکم سے نقصان پہنچا سکتے ہیں، لہٰذا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہت سارے ڈاکٹرز پہلے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کرتے تھے، لیکن انہوں نے جب اپنی آنکھوں سے چند کیس دیکھے تو اسے تسلیم کرنے کے علاوہ ان کے لئے کوئی اور چارۂ کار نہ تھا...... میرے پاس ایک ڈاکٹر آیا اور آتے ہی کہنے لگا: "میں ایک ایسے معاملے کی وجہ سے آیا ہوں جس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا ہے"۔ میں نے کہا: خیر تو ہے، کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے پاس ایک آدمی اپنے فالج زدہ بیٹے کو لے کر آیا جو حرکت کرنے کے قابل نہیں تھا، میں نے اس کا معائنہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی پیٹھ کی ہڈیوں میں ایسی بیماری ہے جس کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں، نہ آپریشن سے نہ کسی اور طریقے سے، چند ہفتے گزرنے کے بعد وہ آدمی دوبارہ میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے فالج زدہ بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اب وہ ٹھیک ہے، بیٹھ بھی سکتا ہے اور چل بھی لیتا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے اس کا علاج کس کے پاس کیا؟ تو اس نے بتایا کہ وحید (اس کتاب کے مصنف) کے پاس، چنانچہ میں آپ کے پاس یہ جاننے کے لئے آیا ہوں کہ آپ نے اس بچے کا علاج کس طرح سے کیا؟

میں نے اسے بتایا کہ میں نے قرآنی آیات پڑھی تھیں، اور کلونجی کے تیل پر دم کر کے دیا تھا، جسے فالج زدہ اعضاء پر ملنا تھا، اس کے بعد الحمد للہ وہ شفایاب ہو گیا.

سحر امراض کا علاج

(۱) اس پر ''سحر تفریق'' والا دم کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو بیان کئے گئے طریقے کے مطابق اس کے جن کے ساتھ نمٹیں.

(۲) اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو اور اس میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں:

- ایک کیسٹ میں درج ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں جسے وہ روزانہ تین بار سنے: الفاتحہ، آیت الکرسی، الدخان، الجن، قصار السور، معوذات.
- درج ذیل دم کلونجی کے تیل پر کریں جسے وہ صبح وشام اپنی پیشانی اور متاثرہ عضو پر ملتا رہے:

الفاتحة، المعوذات، ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ "بِسمِ اللهِ أرقيكَ وَاللهُ يَشفيكَ مِن كُلِّ دَاءٍ يُؤذيكَ، وَمِن كُلِّ نَفسٍ، أوعينِ حاسِدٍ اللهُ يَشفيكَ".

أللهمَّ رَبَّ النَّاسِ، أذْهِبِ البأسَ، وَاشْفِ أنتَ الشَّافِيْ لاَشِفاءَ إلاَّ شِفَاءُكَ شِفاءً لاَيُغادِرُ سَقَماً"

مریض ان تعلیمات پر ساٹھ دن تک مسلسل عمل کرتا رہے، اگر مرض ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس پر دم کریں اور کلونجی کے تیل پر دم کر کے دیں.

سحر امراض کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: ایک خاتون کو اس کا باپ اور بھائی میرے پاس لے کر آئے، وہ خاموش تھی، بات نہیں کر سکتی تھی، بلکہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی حتیٰ کہ کھانے کے لئے بھی، الا یہ کہ وہ اس کا منہ زبردستی کھول دیں اور اسے جوس اور دودھ وغیرہ پلادیں، اس کی یہ حالت ۳۵ دن سے اسی طرح تھی، میں نے اس پر دم کیا تو بولنے لگ گئی. الحمد للہ

دوسرا نمونہ: ایک خاتون نے بتایا کہ اسے ٹانگ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے، میں نے کہا: شاید اسے کوئی جسمانی بیماری ہوگی، لیکن چونکہ وہ بمشکل چل سکتی تھی، اس لئے میں نے اس پر دم کرنا شروع کیا، ابھی اس نے سورۂ فاتحہ کو ہی سنا تھا کہ اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ وہی ہے جس نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی ہے، سو میں نے اسے نکل جانے کا حکم دیا، وہ نکل گیا تو عورت اپنے فطری انداز سے چلنے کے قابل ہوگئی **والحمد لله رب العالمين!**

تیسرا نمونہ: ایک شخص میرے پاس آیا جس کا منہ دائیں طرف واضح طور پر مڑا ہوا تھا، میں نے اس پر دم کیا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگا، اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی تھی، میں نے جن کو سمجھایا کہ یقیناً اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہوگا، اور تم پر یہ بات حرام ہے کہ تم کسی مسلمان کو ایذا پہنچاؤ، جن نے میری بات مان لی اور اس سے نکل گیا، جس کے بعد اس کا منہ بالکل سیدھا ہوگیا. والحمد لله رب العالمين!

چوتھا نمونہ: میرے پاس ایک لڑکی کا والد آیا اور اس نے اپنی بیٹی کی حالت یوں بیان کی: میری بیٹی ایک اندوہناک حادثے سے دوچار ہوگئی ہے. اور دو ماہ سے بے ہوش پڑی ہے، اب سن تو لیتی ہے لیکن بول نہیں سکتی، اس کے جسم کا کوئی حصہ حرکت نہیں کرتا، اور کچھ کھا بھی نہیں سکتی، اور اس وقت ابہا (سعودی عرب کا ایک شہر) کے عسیر ہسپتال میں پڑی ہے جہاں ڈاکٹروں نے اسے نیند آور گولیاں کھلا کر سلا دیا ہے اور ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے سارے ٹیسٹ بالکل درست ہیں، اور انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ البتہ انہوں نے اس کے نرخرے میں ایک سوراخ کر دیا ہے تاکہ وہ سانس لے سکے، اور ناک سے ایک پائپ داخل کر دیا ہے تاکہ اسے غذا دی جاسکے اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام اسی حالت میں اور اسی چارپائی پر پڑی گزار دے.

میں نے اس لڑکی کا قصہ سنا، اور اگر الشیخ سعید بن مسفر قحطانی حفظہ اللہ کی خصوصی سفارش نہ ہوتی تو میں اس کا علاج کرنے کے لئے خود چل کے اس کے پاس نہ جاتا کیونکہ یہ میری عادت نہیں. سو مجھے مجبوراً جانا پڑا، ہسپتال سے خصوصی طور پر میرے لئے اجازت نامہ لیا گیا کہ میں ملاقات کے وقت کے علاوہ

دوسرے وقت میں جاکر مریضہ کا علاج کرسکوں. میں گیا تو واقعتاً اس کی حالت وہی تھی جو اس کے والد نے بیان کی تھی، انتہائی کمزور ہو چکی تھی اور بولتی نہیں تھی. میں نے اس سے جادو کی کچھ علامات کے متعلق سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور مجھے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اسے کیا ہے. اس دوران مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا. چنانچہ میں نے نماز میں اس کے لئے دعا کی، پھر واپس لوٹے اور سورۃ الفلق کو اس پر پڑھا، نیز یہ دعا بھی پڑھی:

"اللهمَّ ربَّ النَّاسِ، أذهِبِ البأسَ، وَاشْفِ أنْتَ الشَّافِي،لاَ شِفَاءَ الاَّ شِفَاءُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَماً".

وہ لڑکی اللہ کے فضل و کرم سے بولنے لگ گئی، اس کا باپ اور بھائی خوشی کے مارے رونے لگ گئے. اور اس کا باپ میرے سر کا بوسہ لینے کے لئے اٹھا، میں نے اسے سمجھایا کہ کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھو کہ وہ شفا دے سکتا ہے، کیوں کہ شفا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ لکھ رکھا تھا کہ تمہاری بیٹی کو میرے ہاتھوں اور اس گھڑی میں شفا نصیب ہو گی، اس لئے اللہ کا شکر ادا کرو!!

اس لڑکی نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی: اب میں ہسپتال سے جانا چاہتی ہوں. اس کے بعد ایک مدت گزر گئی، پھر اس کا بھائی آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب وہ لڑکی خیریت سے ہے اور وہ مجھے دعوت دینے آیا ہے، میں نے اس سے انکار کر دیا. اس خدشہ کی بنا پر کہ کہیں یہ دعوت میرا اجر نہ ہو.

پانچواں نمونہ: ایک نوجوان مرض کی حالت میں میرے پاس آیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگ گیا، اور اس نے بتایا کہ فلاں جادوگر نے اس نوجوان پر جادو کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگائی ہے اور اس پر جو جادو کیا گیا ہے وہ اس کے گھر کی دہلیز میں پڑا ہوا ہے. میں نے اسے اس سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ نکل گیا، پھر اس کے گھر والے گھر میں گئے اور گھر کی دہلیز کو کھودا تو واقعتاً وہاں پر کچھ کاغذات ملے جن پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کاغذات پانی میں بھگو دیئے، جس سے اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا.

(۸) سحر استحاضہ

سحر استحاضہ کیسے ہو جاتا ہے؟

اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو اس عورت پر مسلط کر دیتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کی یہ ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کر دے، چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے.

فرمان نبوی ہے: "الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم"[(۱)]. "شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے" اور دورانِ گردش جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگا دیتا ہے جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے.

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: "إنما هي ركضة من ركضات الشيطان"[(۲)]. "استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے".

اور ایک روایت میں یوں ہے: "إنما هو عرق و ليست بالحيضة"[(۳)]. "یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے، حیض نہیں ہے".

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے.

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟

ابن الاثیر کہتے ہیں: "استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے"[(۴)]

---

(۱) البخاری، ج۴ ص ۲۸۲، الفتح. مسلم، ج۱۴ ص ۱۵۵ النووی.

(۲) ترمذی: حسن صحیح. (۳) احمد، نسائی، اس کی سند بھی اچھی ہے.

(۴) النہایہ، ج۱ ص ۴۶۹.

عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آسکتا ہے اور اس کی مقدار میں کمی بیشی ہوسکتی ہے.

سحر استحاضہ کا علاج

پانی پر دم کریں (جیسا کہ پہلی قسم میں بیان کیا گیا ہے) پھر وہ پانی مریضہ کو دے دیں جس سے وہ تین دن تک پیتی رہے اور غسل بھی کرتی رہے، ان شاء اللہ خون آنا رک جائے گا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ مستحاضہ کے لئے قرآنی آیات لکھ کر دی جاسکتی ہیں اور وہ ان سے غسل بھی کرسکتی ہے.

سحر استحاضہ کے علاج کا عملی نمونہ

ایک خاتون میرے پاس آئی جس کو بہت زیادہ خون آرہا تھا، میں نے اس پر دم کیا، اور قرآن مجید کی کچھ کیسٹیں سننے کے لئے اسے دے دیں، چند ایام کے بعد اس کا خون بالکل رک گیا اور وہ شفایاب ہوگئی.

شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو

اس جادو کی علامات

(۱) دائمی سر درد.

(۲) سینے میں شدید گھٹن کا احساس خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک.

(۳) منگیتر کو بدصورت منظر میں دیکھنا.

(۴) بہت زیادہ پریشان خیالی.

(۵) نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ.

(۶) کبھی کبھی معدے میں شدید درد.

(۷) پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد.

یہ جادو کیسے ہو جاتا ہے؟

ایک کینہ پرور اور سازشی انسان پلید جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں آدمی کی بیٹی پر جادو کردو تاکہ وہ شادی نہ کرسکے، جادوگر اس کا اور اس کی ماں کا نام اس سے پوچھ لیتا ہے، پھر اس کا کوئی کپڑا طلب کرتا ہے، اس کے بعد اس پر جادو کر دیتا ہے، اور اس سلسلے میں ایک یا ایک سے

زیادہ جنوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے، سو یہ جن اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے اس عورت کا پیچھا کرنا شروع کر دیتا ہے. اگر اسے موقع مل جائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے، پھر اسے اس حد تک پریشان کرتا ہے کہ جو بھی اس کی منگنی کا پیغام لے کر اس کے پاس جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ شادی کرنے سے فوراً انکار کر دیتی ہے اور اگر اس میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے تو باہر باہر سے جن کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر مرد کو اس عورت کے سامنے بدصورت ثابت کرے، اور خود اس عورت کو مردوں کے ذہنوں میں بدصورت عورت کے طور پر ثابت کرے، چنانچہ وہ عورت ہر مرد کے ساتھ شادی کرنے سے بغیر اسباب کے انکار کر دیتی ہے، اور اگر کوئی مرد اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار بھی ہو جائے تو شیطان اس کے دل میں مسلسل وسوسے ڈالتا ہے اور اسے اس سے بدظن کر دیتا ہے. اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عورت کے گھر میں جو شخص بھی اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی نیت سے داخل ہوتا ہے اسے شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اس کا گھر اسے جیل خانہ لگتا ہے، اس کے بعد وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا.

اس جادو کا علاج

(۱) مریضہ پر پہلی قسم میں مذکور دم والی آیات اور سورتیں پڑھیں، اگر اس پر مرگی کا دورہ پڑ جائے اور جن بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طریقے سے نمٹیں جو سحرِ تفریق میں بیان کر دیا گیا ہے.

(۲) اگر اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑے اور اس کے جسم میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں:

- وہ شرعی پردے کی پابندی کرے.
- نمازیں ان کے اوقات میں ادا کرنے پر ہمیشگی کرے.
- گانے اور موسیقی وغیرہ نہ سنے.
- سونے سے پہلے وضو کر لے اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے.
- معوذات کی تلاوت کے بعد اپنی ہتھیلیوں میں پھونکے، پھر انہیں پورے جسم پر مل لے.
- ایک گھنٹے کی کیسٹ میں آیۃ الکرسی کو بار بار ریکارڈ کریں، جسے وہ روزانہ ایک بار سنتی رہے.

- ایک دوسری کیسٹ میں معوذات (اخلاص، الفلق، الناس) کو بار بار ریکارڈ کریں اور اسے بھی روزانہ ایک بار سننے کی اسے تلقین کریں.
- پانی پر دم کر کے اسے دے دیں، جس سے وہ ہر تیسرے دن پیتی اور غسل کرتی رہے.
- نمازِ فجر کے بعد ١٠٠ مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے: "لَاإِلٰهَ إِلاَّاللّٰهُ وَحدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،لَهَ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَعَلىَ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ"

عورت ان تعلیمات پر مکمل ایک مہینہ عمل کرے، اس کے بعد ان شاء اللہ اسے یا تو مکمل شفا نصیب ہو جائے گی اور جادو ٹوٹ جائے گا، یا پھر اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا، اگر ایسا ہو تو اس پر دوبارہ دم کریں، ان شاء اللہ اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا اور جن آپ کے ساتھ گفتگو شروع کر دے گا، پھر آپ اس سے اس طریقے کے مطابق نمٹ سکتے ہیں جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے.

اس جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: ہمارے ہاں ایک عجیب وغریب لڑکی ہے، کوئی بھی شخص جب اس کے ساتھ شادی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ بخوشی قبول کر لیتی ہے، لیکن رات کو سونے کے بعد جب صبح کے وقت بیدار ہوتی ہے تو اپنی رائے بدل لیتی ہے اور کوئی سبب بتائے بغیر اس سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیتی ہے اور ایسا کئی بار ہو چکا ہے، جس سے ہمیں اس کے متعلق شک سا ہونے لگا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

میں نے اس پر دم کیا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور ایک جن خاتون اس کی زبان سے بولنے لگ گئی، میں نے اس سے پوچھا:

- تم کون ہو؟

جن خاتون: میں فلاں ہوں (اس کا نام اب مجھے یاد نہیں ہے)

- تم اس لڑکی میں کیوں داخل ہوئی.

جن خاتون: کیوں کہ مجھے اس سے محبت ہے.

- اسے تجھ سے کوئی محبت نہیں، اور صحیح صحیح بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو؟

جن خاتون: میں نہیں چاہتی کہ یہ شادی کرلے۔

- تمہارا اب تک اس سے کیا سلوک رہا ہے؟

جن خاتون: جب بھی کوئی شخص اس سے منگنی کے لئے آتا تھا، میں اسے رات کو خواب میں دھمکیاں دیتی تھی کہ اگر تو نے شادی کرلی تو تمہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

- تمہارا دین کیا ہے؟

جن خاتون: میں مسلمان ہوں۔

- اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے لئے قطعاً درست نہیں کہ تم کسی مسلمان کو اس طرح ایذا دو۔ فرمانِ نبوی ہے: "لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ" "نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ اور نہ کسی اور کو"(۱)۔

میری یہ گفتگو سن کر وہ جن خاتون اس لڑکی سے نکل جانے پر آمادہ ہوگئی اور واقعتاً اس سے نکل گئی اور لڑکی شفایاب ہوگئی، والحمد للہ

جادو کے متعلق چند اہم معلومات

(۱) جادو کی علامات کا آسیب زدہ کی علامات سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔

(۲) جس شخص پر جادو کیا گیا ہو، اگر اس کے معدے میں دائمی درد رہتا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اسے جادو پلایا یا کھلایا گیا ہے۔

(۳) قرآنی علاج دو شرطوں کے ساتھ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے:

- معالج اللہ کی شریعت کا پابند ہو۔
- قرآنی علاج کی تاثیر پر مریض کو مکمل یقین ہو۔

(۴) جادو کی بیشتر قسموں میں درج ذیل علامت موجود ہوتی ہے: سینے کی گھٹن خاص کر رات کے وقت۔

(۵) جادو کی جگہ کا دو باتوں سے پتہ چل سکتا ہے:

- ایک تو یہ کہ خود جن بتادے کہ اس نے فلاں جگہ پر جادو رکھا ہوا ہے، اور آپ اس کی یہ بات اس وقت تک درست تسلیم نہ کریں جب تک ایک آدمی بھجوا کر اس کی بتائی ہوئی جگہ سے جادو کی

---

(۱) ابن ماجہ (۲۳۴۰، ۲۳۴۱)، الصحیحہ للالبانی (۲۵۰)، الارواء (۸۹۶)۔

موجودگی یا عدم موجودگی کی تصدیق نہ کروالیں، کیونکہ جنوں میں جھوٹ بہت زیادہ پایا جاتا ہے.

- مریض یا معالج کسی فضیلت والے وقت میں (مثلاًرات کا آخری تیسرا حصہ) پورے اخلاص اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعات نفل ادا کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ جادو کی جگہ کے متعلق اسے خبردار کردے، آپ کو خواب کے ذریعے یا احساس وشعور کے ذریعے یا غالب گمان کے ذریعے معلوم ہو جائے گا کہ جس چیز پر جادو کیا گیا ہے وہ فلاں جگہ پر پڑی ہوئی ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے.

(۶) جادو کی تمام قسموں کے علاج کے لئے آپ کلونجی کے تیل پر دم کر سکتے ہیں جسے مریض متاثرہ عضو پر صبح وشام مل سکتا ہے.

صحیحین میں ایک حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یوں ہیں: **"الحبة السوداء داء من كل داء إلاّ السام"** "کلونجی میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے"(۱).

مریضہ کو اللہ نے جائے جادو دکھادی

میرے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی، میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر بہت طاقتور قسم کا جادو کیا گیا ہے، کیوں کہ اسے نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں خیالی تصویریں اور سائے نظر آتے تھے...... خلاصہ یہ کہ میں نے اس کے گھر والوں کو علاج بتادیا اور گھر واپس جانے کی تلقین کی، انہوں نے پوچھا: کیا ہم جائے جادو کے متعلق جان سکتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، رات کے آخری تیسرے حصے میں جبکہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو جائے جادو کے متعلق خبردار کردے، چنانچہ خود مریضہ لڑکی نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ سے اس سلسلے میں دعا کی، پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی اس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھر کی ایک جانب لے جارہا ہے اور اسے جائے جادو کے متعلق بتارہا ہے، صبح ہوئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو یہ خواب سنایا، چنانچہ وہ اسی جگہ پر گئے تو جس چیز میں جادو کیا گیا تھا وہ وہاں موجود تھی، انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا، اور اس طرح جادو ٹوٹ گیا اور لڑکی شفایاب ہوگئی. والحمد للہ رب العالمین.

---

(۱) البخاری (۵۶۸۷)، مسلم (۲۲۱۵).

ساتواں حصہ

بیوی کے قرب سے بندش کا جادو

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک تندرست مرد اپنی بیوی سے جماع نہ کر سکے اور اس کی کیفیت کچھ اس طرح سے ہوتی ہے:

جن انسان کے دماغ میں اس جگہ پر مورچہ بندی کر لیتا ہے جہاں سے اعضاء تناسل کو شہوانی تعلیمات ملتی ہیں، پھر جب انسان اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس سے جماع کا ارادہ کر لیتا ہے تو جن اس دماغی مرکز کو بے عمل کر دیتا ہے جو اعضاء تناسل میں شہوانی جذبات بھڑکاتا ہے، اس سے مرد کا آلہ تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا، اور جن کی یہ شیطانی حرکت اس وقت عمل میں آتی ہے جب خاوند جماع کرنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے، عین وقت پر وہ یہ حرکت کر کے اسے جماع سے عاجز کر دیتا ہے۔

یاد رہے کہ یہ حالت جس طرح مرد کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح عورت کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور اس کی پانچ شکلیں ہیں:

(۱) عورت کی ٹانگیں غیر ارادی طور پر ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں اور اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا۔

(۲) جن عورت کے دماغ میں مورچہ بندی کر کے اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے چنانچہ اس کا خاوند اس سے جماع کر بھی لے تو اسے قطعاً کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی اور وہ دورانِ جماع نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی رہتی ہے۔

(۳) عین اس وقت عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کا خاوند اس سے جماع کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے، جس سے وہ جماع نہیں کر سکتا ہے۔

(۴) مرد جب جماع کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سامنے گوشت کا ایک بہت بڑا بند آ جاتا ہے جس سے وہ

جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے.

(۵) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد ایک کنواری عورت سے شادی کرتا ہے، لیکن وہ جب اس کے قریب جاتا ہے تو اسے یوں لگتا ہے جیسے یہ عورت کنواری نہیں ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے، لیکن اس کا جب علاج ہوتا ہے تو اس کا پردۂ بکارت اسی طرح لوٹ آتا ہے جس طرح جادو سے پہلے ہوتا ہے.

بندشِ جماع کے جادو کا علاج

اس کے علاج کے کئی طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دم ذکر کیا گیا ہے، اسے مریض پر پڑھیں، اگر اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے تو اس سے جائے جادو پوچھ لیں، پھر وہاں سے جادو نکال کر اسے ختم کر دیں اور جن کو اس سے نکل جانے کا حکم دیں، اگر نکل جائے تو اس طرح اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا، اور اگر دم کرنے کے باوجود جن اس کی زبان سے نہیں بولتا تو اس کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کریں.

دوسرا طریقہ: درج ذیل آیات پانی پر پڑھیں، جس کو مریض چند ایام پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے، ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا.

سورۂ یونس کی آیت: ۸۱، ۸۲ اور سورۃ الاعراف کی آیات: ۱۱۷-۱۲۲ اور سورۂ طٰہ کی آیت: ۶۹.

تیسرا طریقہ: بیری کے سات پتے لے لیں، انہیں دو پتھروں کے درمیان باریک پیس کر پانی سے بھرے برتن میں ڈال دیں، پھر اپنا منہ اس کے قریب کر لیں اور ان پتوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے ان پر آیۃ الکرسی اور معوذات کی تلاوت کریں، اس پانی کو مریض چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے، بشرطیکہ اس میں دوسرے پانی کا اضافہ نہ کرے اور آگ پر گرم نہ کرے، اور اگر اسے گرم کرنے کی ضرورت ہو تو سورج کی گرمی میں کرے، اور اسے ناپاک جگہ پر نہ انڈیلے، اس طرح اس پر کیا گیا جادو ختم ہو جائیگا، انشاء اللہ تعالیٰ. اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جادو پہلی مرتبہ نہانے سے ہی ٹوٹ جائے.

چوتھا طریقہ: مریض کے کان میں وہ دم کریں (جس کا ذکر پہلی قسم میں کیا گیا ہے) اور پھر سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۲۳ بھی اس کے کان میں کم از کم سو مرتبہ یا اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک اس کے ہاتھ پاؤں سن نہیں ہو جاتے، اور ایسا چند ایام تک روزانہ کرتے رہیں، ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔

پانچواں طریقہ: امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جادو توڑنے کے لئے ایک طریقہ یہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے کہ مریض ایک کانٹے دار درخت کے نیچے چلا جائے اور اس کے دائیں بائیں سے کچھ پتے لے کر انہیں باریک پیس لے، پھر انہیں پانی ملا کر اس پر (معوذات اور آیۃ الکرسی) پڑھ لے اور اس سے غسل کرے[1]۔

چھٹا طریقہ: مریض موسم بہار میں بیاباں جنگل اور باغات کے پھول جتنے جمع کر سکتا ہے کر لے، پھر انہیں ایک صاف ستھرے برتن میں ڈال دے اور میٹھا پانی بھر دے، پھر اس پانی کو تھوڑا سا آگ پر ابال لے، جب ٹھنڈا ہو جائے تو اس پر معوذات کو پڑھ لے اور اسے اپنے اوپر بہا دے، ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا[2]۔

ساتواں طریقہ: ایک برتن میں پانی بھر لیں، پھر اس پر معوذات کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھیں:

(أ) "أللّهمّ رَبَّ النَّاسِ أذْهِبِ البَأْسَ وَاشفِ أنتَ الشَّافِي لاَشِفَاءَ إلاَّ شِفاءُكَ شِفَاءً لاَيُغادِرُ سَقَماً".

(ب) "بِسمِ اللهِ أَرقِيكَ واللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ داءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِن كُلِّ نَفسٍ أوعَينٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشفِيكَ".

(ج) "أعُوذُبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ".

(د) "بِسمِ اللهِ الَّذي لاَيَضُرُّ مَعَ اسمِه شَيءٌ فِي الأرضِ وَلاَفِي السَّماءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ".

مریض اس پانی کو چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے، ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

---

(۱) فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۳۔ (۲) فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۴۔

آٹھواں طریقہ: ایک صاف ستھرے برتن میں پاکیزہ روشنائی کے ساتھ سورۂ یونس کی آیات ۸۱، ۸۲ تحریر کریں، پھر اس لکھائی کو کلونجی کے تیل کے ساتھ مٹادیں، پھر مریض اس تیل کو تین دن تک پیتا رہے اور اپنے سینے اور پیشانی کی مالش کرتا رہے، اس طرح اس کا جادو ٹوٹ جائے گا، یاد رہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایسا کرنے کو جائز قرار دیا ہے(۱)۔

نواں طریقہ: جادو کی پہلی قسم میں جو دم ذکر کیا گیا ہے اسے پاکیزہ روشنائی کے ساتھ صاف ستھرے برتن پر لکھ لیں، پھر اسے پانی کے ساتھ مٹادیں، اس کے بعد مریض اسی پانی کو چند ایام تک پیتا اور اسی سے غسل کرتا رہے، ان شاءاللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جادو، نامردی اور جنسی کمزوری میں فرق

اگر مریض پر بندشِ جماع کا جادو کیا گیا ہو تو اس کی اہم نشانی یہ ہے کہ وہ جب تک اپنی بیوی سے دور رہتا ہے اپنے اندر جماع کی طاقت بھرپور انداز سے محسوس کرتا ہے، لیکن جونہی اس کے قریب جاتا ہے اور جماع کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو عین وقت پر اس کا عضوِ خاص سکڑ جاتا ہے اور وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

اگر مریض نامرد ہو تو وہ خواہ اپنی بیوی کے قریب ہو یا بعید اپنے اندر قوتِ جماع کو بالکل محسوس ہی نہیں کرتا۔

اور اگر اسے جنسی کمزوری ہو تو وہ کئی کئی دنوں کے بعد جماع کرنے کے قابل ہوتا ہے، اور جب اس قابل ہوتا ہے، جماع شروع کرتے ہی ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک اسے جاری رکھنے کے قابل نہیں ہوتا۔

بندشِ جماع کے جادو کا علاج تو ہم ۹ عدد طریقوں سے ذکر کر چکے ہیں، اب آیئے نامردی اور جنسی کمزوری کا علاج ذکر کرتے ہیں۔

نامردی کا علاج

(۱) ایک کلو گرام خالص شہد اور ۲۰۰ گرام تازہ غذاء الملکات۔

---

(۱) مجموع الفتاویٰ، ج ۱۹ ص ۶۴۔

(۲) اس پر الفاتحہ، الشرح اور معوذات پڑھیں.

(۳) مریض ہر روز اس شہد سے تین چمچ نہار منہ اور ایک ایک چمچ دو پہر اور رات کے کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے استعمال کرے.

(۴) جب تک نامردی ختم نہ ہو، وہ یہ علاج جاری رکھے، اللہ کے حکم سے شفا نصیب ہو گی.

بانجھ پن اور نا قابلِ اولاد ہونا

مرد کا نا قابلِ اولاد ہونا

مرد دو طرح سے نا قابلِ اولاد ہو سکتا ہے، ایک تو یہ ہے کہ وہ جسمانی طور پر مریض ہو اور نا قابلِ اولاد ہو، اگر ایسا ہو تو اس کا علاج اطباء کے پاس کیا جا سکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جسمانی طور پر تو ٹھیک ہو، لیکن جنات کی شرارت کی وجہ سے وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو، اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ پیداواری صلاحیت کے لئے ضروری ہے کہ مرد کے پاس ایک سینٹی میٹر مکعب میں ۲۰ ملیون سے زیادہ منوی حیوانات ہوں، جن بعض اوقات یوں کرتا ہے کہ مرد کے خصیتین جو منوی حیوانات کو چھانٹتے اور انہیں علیحدہ کرتے ہیں، پر پریشر ڈال کر یا کسی اور طریقے سے منوی حیوانات کا مطلوبہ تناسب پورا نہیں ہونے دیتا، جس سے مرد کی پیداواری صلاحیت ختم ہو جاتی ہے.

اور اس کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ منوی حیوانات جب خصیتین سے منی کے مقر میں منتقل ہوتے ہیں تو وہاں پر انہیں ایک سیال مادے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے انہیں زندہ رہنے کے لئے غذا ملتی ہے، اور یہ مادہ گوشت سے نکلتا ہے اور منی کے مقر میں منوی حیوانات کے پاس چلا جاتا ہے، چنانچہ جن اسی سیال مادے کو منوی حیوانات کے پاس جانے سے روک دیتا ہے اور جب منوی حیوانات کو غذا نہیں ملتی تو وہ مر جاتے ہیں اور اس طرح پیداواری صلاحیت ختم ہو جاتی ہے.

جن کی وجہ سے نا قابلِ اولاد ہونے کی کچھ علامات

۱. سینے کی گھٹن، خاص کر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک. ۲. پریشان حالی.

۳. پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد. ۴. نیند میں گھبراہٹ. ۵. نیند میں خوفناک خواب.

عورت کا بانجھ پن

عورت کا بانجھ پن بھی دو طرح سے ہوتا ہے. ایک تو یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر اولاد جنم دینے کے قابل نہ ہو، اور دوسرا یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر تو ٹھیک ہو لیکن رحم میں جن کی شرارت کی وجہ سے وہ بانجھ ہو جائے اور بچہ جننے کے قابل نہ ہو، اس کی شرارت کی ایک شکل تو یہ ہے کہ وہ اس کی پیداواری صلاحیت کلی طور پر ختم کر دے، اور دوسری شکل یہ ہے کہ ابتدائی طور پر تو اس کے رحم میں حمل ٹھہر جائے، لیکن چند ماہ بعد وہ رحم کی رگوں میں ایڑ لگا دیتا ہے، جس سے عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے اور صحیحین میں رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

"إنَّ الشَّيطانَ يجري من ابن آدم مجرى الدم" "شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے"(۱).

بانجھ پن کا علاج

۱. جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دم ذکر کیا گیا ہے اسے ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں، جسے مریض روزانہ تین مرتبہ سنتا رہے.

۲. صبح کے وقت سورۃ الصافات کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سنتا رہے.

۳. سوتے وقت سورۃ المعارج کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سن لے.

۴. کلونجی کے تیل پر یہ سورتیں پڑھیں: الفاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرہ اور سورۂ آل عمران کی آخری آیات، المعوذات. اس تیل کو مریض اپنے سینے، پیشانی اور پیٹھ کی ہڈیوں پر ملتا رہے.

۵. یہی آیات و سورتیں خالص شہد پر بھی پڑھیں، جس سے مریض صبح نہار منہ ایک چمچہ استعمال کرے.

مندرجہ بالا علاج مریض کئی مہینے مسلسل کرتا رہے، ان شاء اللہ شفا نصیب ہوگی بشرطیکہ وہ اس

---

(۱) البخاری، ج ۴ ص ۲۸۲، الفتح. ومسلم، ج ۱۴ ص ۱۵۵ النووی.

دوران اللہ کی شریعت کی پابندی کرے.

سرعتِ انزال کا علاج

سرعتِ انزال اگر جسمانی بیماری کے طور پر ہو تو اطباء اس کا کئی طرح سے علاج کرتے ہیں، مثلاً:

(۱) عضوِ خاص پر مرہم لگانا. (۲) دورانِ جماع کسی دوسرے معاملے میں غور و فکر کرنا.

(۳) دورانِ جماع ریاضی کے بعض مشکل سوالات حل کرنا.

اور اگر سرعتِ انزال جن کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے:

۱. نمازِ فجر کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھے: "لاَ إلهَ إلاَّاللهُ وَحدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلكُ وَلَهُ الحَمدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ"

۲. سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کرے یا اسے سن لے.

۳. روزانہ کئی مرتبہ آیۃ الکرسی کو پڑھے.

۴. مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے:

"أعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ".

"بِسمِ اللهِ الَّذِي لاَيَضُرُّ مَعَ اسمِه شَيءٌ فِي الأرضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ".

"أعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِن كُلِّ شَيطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِن كُلِّ عَينٍ لاَمَّةٍ".

مندرجہ بالا علاج کم از کم تین ماہ تک جاری رکھنا چاہئے.

جادو سے بچنے کے لئے احتیاطی اقدامات

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ بندشِ جماع کا جادو عموماً نوجوانوں پر اس وقت کیا جاتا ہے جب وہ شادی کرنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں، خاص کر اس وقت جب وہ ایسے معاشرے میں رہائش پذیر ہوں جس میں بد بخت جادوگروں کی کثرت ہو، ایسے میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دولہا اور دلہن جادو سے بچنے کے لئے قلعہ بند نہیں ہو سکتے، تاکہ اگر ان پر جادو کیا جائے تو وہ اس کے اثر سے محفوظ رہیں؟

اس اہم سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں! ایسا ہو سکتا ہے، اور ابھی ہم اس سے بچنے کے لئے چند ضروری احتیاطی اقدامات ذکر کریں گے، لیکن اس سے پہلے ایک قصہ پڑھ لیجئے:

ایک نوجوان جو شریعتِ الٰہی کا پابند تھا، اپنی بستی اور گردونواح میں لوگوں کو توحیدِ خالص کی طرف بلاتا تھا، دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جادوگروں کے پاس جانے سے ڈراتا تھا اور انہیں واضح طور پر آگاہ کیا کرتا تھا کہ جادو کفر ہے اور جادوگر ایک ناپاک انسان اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہوتا ہے، اس کی بستی میں ایک مشہور جادوگر رہائش پذیر تھا. اور جب بھی کوئی نوجوان شادی کرنے کا ارادہ کرتا، اس جادوگر کے پاس جاتا اور اس سے کہتا: "میں فلاں دن شادی کرنے والا ہوں اور تمہارا کوئی مطالبہ ہو تو بتاؤ".

چنانچہ جادوگر اس سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کرتا، جسے وہ نوجوان بغیر کسی تردد کے ادا کر دیتا، اور اگر وہ اس رقم کی ادائیگی نہیں کرتا تو جادوگر بندشِ جماع کا اس پر جادو کر دیتا، نتیجتاً وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل نہ رہتا، اور اپنے اوپر کئے گئے جادو کے علاج کے لئے اسے پھر اس جادوگر کے پاس آنا پڑتا اور اس بار اسے پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی.

اس نیک نوجوان نے اس جادوگر کے خلاف اعلانِ جنگ کر رکھا تھا، ہر خاص و عام مجلس میں اور ہر منبر پر اس کا نام لے کر اسے رسوا کرتا تھا اور لوگوں کو اس کے پاس جانے سے منع کرتا تھا. ابھی اس نوجوان نے شادی نہیں کی تھی اور لوگ اس کی شادی کے دن کا انتظار کر رہے تھے، تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ جادوگر اس سے کیا سلوک کرتا ہے اور کیا یہ نوجوان جادوگر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ پائے گا یا نہیں؟

نوجوان نے شادی کا پروگرام بنا لیا اور اس سے کچھ دن پہلے میرے پاس آیا، اور پورا قصہ مجھے بتاتے ہوئے کہنے لگا: جادوگر مجھے دھمکیاں دے رہا ہے اور لوگ بھی انتظار میں ہیں کہ اب غلبہ کس کا ہوگا؟ تو کیا آپ جادو سے بچنے کے لئے مجھے کچھ احتیاطی اقدامات کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ اور یہ یاد رہے کہ جادوگر اپنے طور پر جو کچھ کر سکتا ہے کرے گا، کیونکہ میں نے لوگوں کے سامنے اس کی بہت توہین کی ہے.

میں نے نوجوان سے کہا: ہاں! میں آپ کی اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہوں، لیکن اس کی ایک شرط

ہے. نوجوان نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: تم جادوگر کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ تم فلاں دن شادی کرنے والے ہو، اور چیلنج کرو کہ وہ اور اس کے مددگار جادوگر جو کچھ کر سکتے ہوں، سو کریں اور لوگوں کو بھی بتادو کہ تم نے اسے چیلنج کر رکھا ہے.

نوجوان نے متردد ہو کر پوچھا: آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں کیا آپ کو اس پر یقین ہے؟

میں نے کہا: ہاں، مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ مومنوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جرم پیشہ لوگ ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں.

میں نے اسے احتیاطی اقدامات سے آگاہ کیا اور وہ چلا گیا اور بستی میں پہنچتے ہی اس نے جادوگر کو چیلنج کر دیا کہ وہ اس کی شادی کے موقع پر جو کچھ کر سکتا ہے، کر گزرے.

لوگ بھی شدت سے اس کی شادی کے دن کا انتظار کرنے لگ گئے. نوجوان نے میری ہدایات کے مطابق احتیاطی اقدامات کر لئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی شادی ہوگئی اور اس نے اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی اور جادوگر کا رعب ودبدبہ خاک میں مل گیا، وللہ الحمد والمنہ ......اور وہ احتیاطی اقدامات درج ذیل ہیں:

(۱) مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں، اگر مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں، حدیثِ نبوی میں آتا ہے:

"جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھالیتا ہے اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"[۱].

(۲) دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے، کیوں کہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے، ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے، اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے، کیوں کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے"[۲].

(۳) باجماعت نماز کی پابندی: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے

---

(۱) البخاری، ج ۱۰ ص ۲۴۹. کتاب الطب، باب الدواء بالعجوۃ للسحر.

(۲) الطبرانی فی الأوسط، امام المنذری نے الترغیب، ج ۲ ص ۱۳ میں اس کی سند کو اچھا کہا ہے.

محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہو سکتا ہے اور اس پر جادو بھی کر سکتا ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سو تم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے''(۱).

(۴) قیامِ لیل: جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہونا چاہے اسے قیامِ لیل ضرور کرنا چاہئے، کیوں کہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے، اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لئے جادو کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیامِ لیل کے لئے بیدار نہیں ہوتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے''(۲).

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑ جاتا ہے''(۳).

(۵) بیت الخلا میں جاتے ہوئے اس کی دعا پڑھنا: ناپاک جگہ پر شیطانوں کا گھر اور ٹھکانہ ہوتا ہے، اس لئے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت تصور کرتے ہیں، اور مجھے خود ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہو جانے میں کامیاب ہو گیا تھا جب اس نے بیت الخلا میں جاتے ہوئے دخولِ خلا کی دعا نہیں پڑھی تھی، اور ایک اور جن نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک طاقتور اسلحہ عطا کیا ہے جس کے ذریعے تم ہمارا خاتمہ کر سکتے ہو، میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ وہ مسنون اذکار ہیں.

---

(۱) البخاری، ج۳ ص۳۴، الفتح. و مسلم، ج۶ ص ۶۳، النووی.
(۲) صحیح ابوداؤد (۵۵۶).
(۳) فتح الباری، ج۳ ص۲۵ اس کی سند کو حافظ ابن حجر نے اچھا قرار دیا ہے.

اور رسول اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ بیت الخلا میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "أللهُمَّ إنّي أعوذُبكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ"(۱).

(٦) نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے شروع میں یہ دعا پڑھتے ہوئے دیکھا: "اَللهُ أكبَر كَبِيراً، وَالحَمدُ لِلّهِ كَثِيراً، وَسُبحَانَ اللّهِ بُكرَةً وَّأصِيلاً (تین مرتبہ) أعُوذُ بِاللّهِ مِنَ الشّيطَانِ الرَّجِيمِ مِن نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ"(۲).

(۷) شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

"أللّهُمَّ إنّي أسألُكَ خَيرَهَا وَخَيرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيهِ، وَأعُوذُبِكَ مِن شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيهِ"(۳).

(۸) ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کیا جائے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے حکم دیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز ادا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں: "أللّهُمَّ بَارِك لِي فِي أهلِي، وَبَارِك لَهُم فِيَّ، أللّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَاجَمَعْتَ بِخَيرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إذا فَرَّقْتَ إلى الخَيْرِ"(۴).

(۹) وقتِ جماع احتیاطی تدبیر: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "تم میں سے کوئی بھی جب اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے: "بِسْمِ اللهِ اللّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا" اگر اس جماع کے بعد انہیں بچہ دیا جاتا ہے تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا(۵).

---

(۱) البخاری، ج ۱ ص ۲۹۲، الفتح. ومسلم، ج ۴ ص ۷۰، النووی.

(۲) ابوداؤد. صحیح الکلم الطیب (۵۵)، اس کی سند صحیح ہے.

(۳) ابوداؤد، صحیح الکلم الطیب (۱۵۵) اس کی اسناد حسن ہے.

(۴) الطبرانی، البانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے.

(۵) البخاری، ج ۱ ص ۲۹۱. ومسلم.

اور مجھے ایک جن نے توبہ کرنے اور مسلمان ہونے کے بعد بتایا تھا کہ وہ توبہ سے پہلے مریض کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا تھا، کیوں کہ وہ یہ دعا نہیں پڑھتا تھا، سو یہ دعا بہت بڑا خزانہ ہے جس کی قیمت ہمیں معلوم نہیں ہے.

(۱۰) سونے سے پہلے وضو کر لیں، پھر آیت الکرسی پڑھ لیں اور اللہ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں.

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شیطان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ''جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا'' یہ بات جب ابو ہریرہ نے رسول اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے حالاں کہ وہ جھوٹا ہے''(۱).

(۱۱) نمازِ فجر کے بعد یہ دعا سو مرتبہ پڑھیں: **"لاَ إلٰهَ إلاّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمدُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"** اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بھی یہ دعا سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے......''(۲).

(۱۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: **"اعُوذُ بِاللهِ العَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الكَرِيْمِ،وَسُلْطَانِهِ القَدِيْمِ، مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ"**

اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے، شیطان اس کے متعلق کہتا ہے: یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا''(۳).

(۱۳) صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں: **"بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَيَضُرُّ مَعَ اسْمِه شَيءٌ فِي الأَرْضِ**

---

(۱) البخاری، ج۴ ص۴۸۷ فتح.

(۲) البخاری، ج۶ ص۳۳۸ الفتح. و مسلم، ج۷اص۱۷، النووی.

(۳) ابوداود، ج۱ص۱۲۷، امام نووی نے الاذکار (۲۶) میں اور شیخ البانی نے الکلم الطیب کی تخریج (۴۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

وَلاَفِي السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ العَلِيمُ"[۱].

(۱۴) گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ" کیوں کہ یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوشخبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے:

"یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچالیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھادیا گیا ہے، اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے" اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کرسکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچالیا گیا ہے؟"[۲].

(۱۵) صبح وشام یہ دعا پڑھا کریں: "اعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَاخَلَقَ"[۳].

سو یہ ہیں وہ احتیاطی اقدامات جنہیں اختیار کر کے انسان ہر قسم کے جادو سے عموماً اور بندشِ جماع کے جادو سے خصوصاً قلعہ بند ہو سکتا ہے. بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقینِ کامل حاصل ہو.

بندشِ جماع والے جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایسے کئی کیسوں کا میں نے علاج کیا ہے اور کئی نمونے موجود ہیں، لیکن خوفِ طوالت کی بنا پر صرف ایک نمونۂ علاج ذکر کرتا ہوں:

ایک نوجوان اپنے ایک بھائی کو لے کر میرے پاس آیا جس نے ایک ہفتہ پہلے شادی کی تھی، لیکن وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکا تھا، اس سلسلے میں وہ متعدد کاہنوں اور نجومیوں کے پاس گیا تھا، لیکن اسے کوئی فائدہ نہ ہوا، مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ ان کے چکر کاٹ چکا ہے تو میں نے اسے سچی توبہ کرنے کی تلقین کی اور یہ کہ وہ انہیں غلط تصور کرے، تاکہ اس کے اعتقاد کی تصحیح ہو اور پھر قرآنی علاج اس کے لئے نفع بخش ہو، خود اس نے بھی مجھے بتایا کہ وہ جب ان کے پاس بار بار گیا تو اسے ان کے فراڈ، جھوٹ اور ان کی کمزوری وبے بسی کا یقین ہو گیا.

میں نے اس پر دم کیا اور اس کے رشتہ داروں سے سبز بیری کے سات پتے طلب کئے، لیکن

---

(۱) الترمذی، ج۵ ص ۱۳۳، حسن غریب صحیح.
(۲) ابو داؤد، ج۴ ص ۳۲۵، والترمذی، ج۵ ص ۱۵۴، حسن صحیح.
(۳) مسلم، ج۱۷ ص ۳۲ نووی.

انہیں یہ پتے دستیاب نہ ہوئے تو میں نے انہیں کافور کے درخت کے سات پتے دیئے، جنہیں انہوں نے دو پتھروں کے درمیان باریک پیس دیا، پھر میں نے انہیں پانی میں ڈال دیا اور اس پر معوذات اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کی، میں نے اسے یہ پانی پینے اور اس سے غسل کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا اور وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہو گیا. والحمدللہ

بندشِ جماع والا جادو پاگل پنے میں تبدیل ہو گیا

ایک نوجوان شادی سے پہلے دماغی طور پر بالکل درست اور بڑا سمجھدار تھا، لیکن جونہی اس نے شادی کی، پہلے وہ اپنی بیوی کے قریب جانے سے عاجز تھا، پھر وہ پاگل ہو گیا، ان دنوں ایسے واقعات بکثرت ہو رہے ہیں کہ جادو کی وجہ سے مریض پاگل ہو جاتا ہے، اصل جادو جنون میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور ایسا صرف جادوگروں کی فنونِ جادو سے جہالت کے نتیجے میں ہوتا ہے، اس کی ایک مثال پہلے بھی ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ایک عورت نے جادوگر سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ اس کے خاوند پر جادو کر دے، تاکہ وہ صرف اس سے محبت اور باقی عورتوں سے نفرت کرے، چنانچہ اس نے جادو کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تمام عورتوں کو حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی ناپسند کرنے لگا، بلکہ اس نے اسے طلاق دے ڈالی. وہ عورت بھاگم بھاگ پھر اسی جادوگر کی تلاش میں نکلی تاکہ اس سے جادو کو توڑنے کا مطالبہ کر سکے، لیکن وہ اس وقت کفِ افسوس ملتے رہ گئی جب اسے معلوم ہوا کہ وہ جادوگر مر چکا ہے.

بہرحال وہ نوجوان جب پاگل ہو گیا تو میں نے اس پر دم کیا، اور اسے بیری کے پتوں والے پانی کو پینے اور اس سے غسل کرنے کی تلقین کی، الحمدللہ وہ صحت یاب ہو گیا اور اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہو گیا.

نظرِ بد کا علاج

نظرِ بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل

(۱) سورۂ یوسف کی آیات ۶۷ تا ۶۸ ملاحظہ کریں: ﴿وَقَالَ يَـٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ عَلَيْهِ

تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۞ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ”اور یعقوب نے کہا: میرے بیٹو! تم سب ایک دروازے سے نہ داخل ہونا، بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا، اور اللہ کی طرف سے کسی مقدر حکم کو میں تم سے نہیں ٹال سکتا ہوں، ہر حکم اور فیصلہ صرف اللہ کے اختیار میں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو صرف اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے. اور جب وہ لوگ (مصر میں) اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں حکم دیا تھا، تو یہ تدبیر اللہ کی کسی تدبیر کو ان سے نہیں ٹال سکتی تھی، یہ تو یعقوب کے دل کی ایک بات تھی جو انہوں نے پوری کی تھی، اور ہم نے انہیں جو علم دیا تھا اس کے سبب وہ (تدبیر و تقدیر کے مسائل کو) خوب جانتے تھے، لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے ہیں“. (یوسف:۶۷،۶۸)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے کہ انہوں نے جب ”بنیامین“ سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لئے تیار کیا تو انہیں تلقین کی کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں، کیوں کہ انہیں جس طرح کہ ابن عباس، محمد بن کعب، مجاہد، الضحاک، قتادہ اور السدی وغیرہم کا کہنا ہے، اس بات کا خدشہ تھا کہ چونکہ ان کے بیٹے خوبصورت شکل و صورت والے ہیں، کہیں نظرِ بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگ جانا حق ہے“(۱).

(۲) فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ﴾ ”اور کفار جب آپ سے قرآن سنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مارے غیظ و غضب کے آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں یہ دیوانہ آدمی ہے“. (القلم:۵۱)

حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے: ”یعنی اگر تیرے لئے اللہ کی حفاظت و حمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظرِ بد کا شکار ہو جاتا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے، جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے“(۲).

(۱) تفسیر ابن کثیر، ج۲ ص۴۸۵. (۲) تفسیر ابن کثیر، ج۴ ص۴۱۰.

نظرِ بد کی تاثیر پر حدیثِ نبوی سے چند دلائل

نظرِ بد کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

(۱) ''نظرِ بد کا لگ جانا حق ہے۔''(۱)

(۲) ''نظرِ بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، کیوں کہ نظرِ بد کا لگنا حق ہے''(۲)۔

(۳) ''نظرِ بد حق ہے، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جا سکتی تھی تو وہ نظرِ بد ہے، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمہاری نظرِ بد لگ گئی ہو) تو غسل کر لیا کرو''(۳)۔

(۴) اسماء بنت عمیس نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ بنو جعفر کو نظرِ بد لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دم کر سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ تقدیر ہے''(۴)۔

(۵) ''بے شک نظرِ بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظرِ بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے''(۵)۔

(۶) ''نظرِ بد کا لگنا حق ہے اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے''(۶)۔

(۷) نظرِ بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے''(۷)۔

(۸) ''اللہ کی قضاو تقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظرِ بد کی وجہ سے میری امت میں اموات ہوں گی''(۸)۔

(۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نظرِ بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم

---

(۱) البخاری، ج۱۰ص ۲۱۳، ومسلم، کتاب السلام، باب الطب، ج۱۴ص ۱۷۰، النووی۔

(۲) ابن ماجہ (۳۵۰۸)، صحیح الجامع (۹۳۸)، الصحیحہ (۷۳۷)۔

(۳) مسلم، کتاب السلام، باب الطب والرقی، ج۱۴ص ۱۷۰، النووی۔

(۴) احمد، ج۶ص ۴۳۸، الترمذی (۲۰۵۹)، حسن صحیح، ابن ماجہ (۳۵۰۱)، صحیح الجامع (۵۲۸۶)۔

(۵) صحیح الجامع (۱۶۸۱)، الصحیحہ (۸۸۹)۔ (۶) الصحیحہ (۱۲۵۰)۔

(۷) صحیح الجامع (۴۱۴۴)، الصحیحہ (۱۲۴۹)۔ (۸) صحیح الجامع (۱۲۰۶)، الصحیحہ (۷۴۷)۔

دیتے تھے۔"(۱)

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نظرِ بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پہلو میں پھوڑوں سے دم کرنے کی اجازت دی ہے(۲)۔

(۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالے یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپ نے فرمایا: "اسے نظرِ بد لگ گئی ہے، اس پر دم کرو"(۳)۔

(۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی، اور آپ نے اسماء بنت عمیس سے پوچھا: "کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں کیا فقر و فاقے کا شکار ہیں؟" انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ انہیں نظرِ بد بہت جلدی لگ جاتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "ان پر دم کیا کرو"(۴)۔

نظرِ بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال

❁ حافظ ابن کثیر: "نظرِ بد کا اللہ کے حکم سے لگنا اور اثر انداز ہونا حق ہے"(۵)۔

❁ حافظ ابن حجر: "نظرِ بد کی حقیقت کچھ یوں ہے کہ ایک خبیث الطبع انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈالے اسے نقصان پہنچ جائے"(۶)۔

❁ امام ابن الاثیر: "کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی ہے، تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظریں اس پر اثر انداز ہو جائیں اور وہ ان کی وجہ سے بیمار پڑ جائے"(۷)۔

❁ حافظ ابن القیم: "کچھ کم علم لوگوں نے نظرِ بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے، اور ان کا کہنا ہے

---

(۱) البخاری، ج۱۰ص۱۷۰، و مسلم (۲۱۹۵)۔
(۲) مسلم (۲۱۹۶)۔
(۳) البخاری، ج۱۰ص۱۷۱، و مسلم (۲۱۹۷)۔
(۴) مسلم (۲۱۹۸)۔
(۵) تفسیر ابن کثیر، ج۱۰ص۴۱۰۔
(۶) فتح الباری، ج۱۰ص۲۰۰۔
(۷) النہایہ، ج۳ص۳۳۲۔

کہ یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے، جبکہ تمام امتوں کے عقلاء باوجود اختلافِ مذاہب کے نظرِ بد سے انکار نہیں کرتے، اگرچہ نظرِ بد کے سبب اور اس کی جہتِ تاثیر کے سلسلے میں ان میں اختلاف موجود ہے"۔

پھر کہتے ہیں: "اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور ان میں کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں، اور کسی عقلمند کے لئے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے، کیوں کہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے، اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا، اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو، اور لوگوں نے ایسے کئی اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں، تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے ہوتا ہے، اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لئے نظرِ بد کی نسبت آنکھ کی نظر کی طرف کی جاتی ہے، حالانکہ آنکھ کی نظر کچھ نہیں کرتی، یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

اور روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبارات سے مختلف ہوتی ہیں، سو حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا حاسد کی تاثیر ایک ایسی چیز ہے جس سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو حقیقتِ انسانیت سے خارج ہو۔

اور نظرِ بد بنیادی طور پر اس طرح لگ جاتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب ناپاک کیفیت اختیار کر کے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہو جاتا ہے، اور ایسا کبھی آپس کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی آمنے سامنے آنے کی وجہ سے اور کبھی دیکھنے کی وجہ سے، اور کبھی اس شخص کی طرف روح کی توجہ سے، اور کبھی چند دعاؤں اور دم وغیرہ کے پڑھنے سے اور کبھی محض وہم و گمان سے ہو جاتا ہے اور جس شخص کی نظر لگتی ہے اس کی تاثیر دیکھنے پر موقوف نہیں ہوتی، بلکہ کبھی اندھے کو کسی

چیز کا وصف بیان کر دیا جائے تو اس کے نفس میں اگر حاسدانہ جذبات پیدا ہو جائیں تو اس کا اثر بھی ہو سکتا ہے، اور بہت سارے ایسے لوگ جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے، محض وصف کے ساتھ بغیر دیکھے ان کی نظر لگ جاتی ہے، اور یہ وہ تیر ہوتے ہیں جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتے ہیں، کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے، جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں، اگر اس نے ان سے اور نظرِ بد سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار خود حسد کرنے والے انسان کو بھی جا لگتے ہیں.

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نظرِ بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے، سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے، پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کی زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتی ہے''(۱).

نظرِ بد اور حسد میں فرق

(۱) ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے، سو کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا، اور یہ قرآن مجید کی بلاغت اور شمولیت اور جامعیت ہے.

(۲) حسد، بغض اور کینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہوئی ہے وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے، جب کہ نظرِ بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنا ہوتا ہے، خلاصہ یہ کہ دونوں کی تاثیر ایک ہوتی ہے اور سبب الگ الگ ہوتا ہے.

(۳) حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کر سکتا ہے، جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز کو ہی نظر لگا سکتا ہے.

(۴) انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کر سکتا، البتہ اپنے آپ کو نظرِ بد لگا سکتا ہے.

(۵) حسد صرف کینہ پرور انسان ہی کرتا ہے، جب کہ نظر ایک نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے، جب کہ وہ

(۱) زاد المعاد، ج ۴ ص ۱۶۵.

کسی چیز پر حیرت کا اظہار کرے اور اس میں نعمت کے چھن جانے کا ارادہ شامل نہ ہو، جیسا کہ عامر بن ربیعہ کی نظر سہل بن حنیف کو لگ گئی تھی، حالانکہ عامر بدری صحابہ کرام میں سے تھے.

اور نظرِ بد کے اثر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ پسند آجائے تو زبان سے ''ماشاء اللہ'' یا ''بارک اللہ'' کے الفاظ بولے، تاکہ اس کی نظرِ استحسان کا برا اثر نہ ہو، رسول اکرم ﷺ نے حضرت سہل بن حنیف کو یہی تعلیمات دی تھیں(۱).

جن کی نظرِ بد انسان کو لگ سکتی ہے:

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظرِ بد سے پناہ طلب کرتے تھے، پھر جب معوذتین (الفلق، الناس) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ انہیں کو پڑھتے تھے اور باقی دعائیں آپ نے چھوڑ دی تھیں(۲).

(۲) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اس کو دم کرو کیوں کہ اسے نظرِ بد لگ گئی ہے''(۳). امام الفراء نے لکھا ہے کہ یہ سیاہ نشان جن کی نظرِ بد کی وجہ سے تھا.

سو ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظرِ بد اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح جن کی نظرِ بد بھی اثر انداز ہوتی ہے، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ جب بھی اپنے کپڑے اتارے یا شیشہ دیکھے یا کوئی بھی کام کرے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرے، تاکہ جنوں اور انسانوں کی نظر بد کی تاثیر سے بچ سکے.

نظرِ بد کا علاج

اس کے علاج کے متعدد طریقے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ: جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے، پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہو اسے نظرِ بد سے متاثر ہونے والے شخص پر بہا دیا جائے، اس طرح

---

(۱) البخاری، کتاب الطب، باب دعاء العائد للمریض. ومسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ المریض.

(۲) ترمذی (۲۰۵۹)، ابن ماجہ (۳۵۱۱)، صحیح ابن ماجہ للالبانی (۲۸۳۰). (۳) البخاری ومسلم.

ان شاء اللہ شفا نصیب ہو گی.

ابو امامہ کہتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیف نے غسل کرنے کا ارادہ کیا، اور جب اپنی قمیص اتاری تو عامر بن ربیعہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی، عامر نے دیکھتے ہی کہا: میں نے آج تک اتنی خوبصورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی، ان کا یہ کہنا تھا کہ سہل کو شدید بخار شروع ہو گیا، چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہل کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا، آپ نے پوچھا: کیا تمہیں کسی پر شک ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عامر بن ربیعہ پر شک ہو سکتا ہے، سو آپ نے انہیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ کیا تم ''بارک اللہ'' نہیں کہہ سکتے تھے؟ اس کے لئے غسل کرو''.

عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے، پھر اسی پانی کو آپ نے سہل کے اوپر پیچھے سے بہا دیا اور سہل شفایاب ہو گئے (۱).

غسل کرنے کا طریقہ

ابن شہاب زہری کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے غسل کی یہ کیفیت بیان کی ہے:

جس آدمی کی نظر لگی ہو اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے، جس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اسی برتن میں گرائے، پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر پہلے دائیں کہنی پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے، پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں پاؤں دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے، پھر اسی طرح اپنے گھٹنوں پر پانی بہائے، پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے، اور اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رہے کہ پانی برتن میں ہی گرتا رہے اس کے بعد جس شخص کو نظرِ بد لگی ہو اس کے سر کی پچھلی جانب سے وہ پانی یک بار بہا دیا جائے (۲).

---

(۱) احمد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح الجامع (۳۹۰۸). (۲) سنن بیہقی، ج۹ ص ۲۵۲.

غسل کی مشروعیت

(۱) رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "نظرِ بد کا لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظرِ بد ہوتی، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے"[۱].

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "جس شخص کی نظرِ بد کسی کو لگ جاتی تھی، اسے غسل کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرادیا جاتا تھا"[۲].

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگی ہو وہ مریض کے لئے وضو یا غسل کرے۔

دوسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، وَاللهُ يَشْفِيكَ مِن كُلِّ داءٍ يُؤْذِيكَ وَمِن كُلِّ نَفسٍ أو عَينٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشفِيكَ، بِسمِ اللهِ أرقيكَ"[۳].

تیسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، مِن كُلِّ دَاءٍ يَشفِيكَ، وَمِن شَرِّ حاسِدٍ اذا حَسَدَ، وَمِن شَرِّ كُلِّ ذِي عَينٍ"[۴].

چوتھا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں: "اللهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ البأسَ، وَاشْفِ أنْتَ الشَّافِي لاَشِفَاءَ إلاَّ شِفَاءُكَ شِفَاءً لاَيُغَادِرُ سَقَماً"[۵].

پانچواں طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر آخری تین سورتیں پڑھیں اور اس پر دم کریں[۶].

(۱) مسلم، ج۵ ص ۳۲.
(۲) ابوداؤد (۳۸۸۰) صحیح سند کے ساتھ.
(۳) مسلم (۲۱۸۶).
(۴) مسلم (۲۱۸۶).
(۵) بخاری و مسلم.
(۶) بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب المعوذات.

نظرِ بد کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ : میں چند رشتہ داروں سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک بچے نے کچھ دنوں سے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہے، حالاں کہ اس سے پہلے وہ فطرت کے مطابق ماں کا دودھ پیا کرتا تھا، میں نے اس بچے کو منگوایا اور معوذات اور دیگر مسنون دعائیں پڑھ کر اس پر دم کر دیا، اسے واپس لے جایا گیا تو اس نے فوراً دودھ پینا شروع کر دیا. وللہ الحمد

دوسرا نمونہ : مڈل اسکول کا ایک طالب علم انتہائی ذہین، فصیح و بلیغ اور قادر الکلام تھا، متعدد مواقع پر وہ اسکول کے طالب علموں کی نمائندگی کرتے ہوئے تقریریں کیا کرتا تھا، ایک دن اس کی بستی میں رہائش پذیر ایک لڑکا فوت ہو گیا، وہ اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ تعزیت کے لئے گیا تو وہاں بھی اس نے لوگوں کو وعظ کیا، اور شام ہوئی تو وہ گونگا ہو گیا اور بولنے سے عاجز تھا، اس کا والد بہت گھبرایا، اسے فوراً ہسپتال میں لے کر گیا، اس کے مختلف ٹیسٹ ہوئے، ایکسرے لئے گئے لیکن مرض کا پتہ نہ چل سکا، بالآخر اس کا باپ اسے میرے پاس لے آیا، اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، کیوں کہ میں اس لڑکے کی دینی سرگرمیوں سے واقف تھا، اس کے باپ نے مجھے پورا قصہ سنایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نظرِ بد کا شکار ہوا ہے. میں نے اس پر معوذات کو پڑھ کر دم کیا، اور پانی پر نظرِ بد والا دم پڑھ کر اس کے باپ کو دیا اور اسے تلقین کی کہ لڑکا اس پانی کو سات دن استعمال کرے، اسے پیئے اور اس سے غسل کرے، سات روز بعد وہ دوبارہ میرے پاس آیا تو پہلے کی طرح بولتا تھا اور بالکل تندرست تھا، میں نے اسے نظرِ بد وغیرہ سے بچنے کے لئے چند احتیاطی اذکار سکھائے، تاکہ وہ انہیں صبح و شام پڑھ کر آئندہ کے لئے نظرِ بد سے محفوظ رہے.

تیسرا نمونہ : یہ واقعہ خود ہمارے گھر میں ہوا، ایک شخص اپنی بوڑھی والدہ کو لے کر آیا، وہ میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھے اپنی والدہ کے متعلق کچھ بتانے لگ گیا اور اس کی والدہ میرے گھر والوں کے پاس چلی گئی، میں نے اسے بلوا کر اس پر دم کیا اور وہ دونوں چلے گئے، میں اپنے گھر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے ہیں، میرے گھر والوں نے گھر کی صفائی کی، لیکن اچانک یہ کیڑے پھر ظاہر ہوئے اور

گھر کے تمام کمروں میں پھیل گئے، میں نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ جو بوڑھی عورت آئی تھی، اس نے تمہیں کیا کہا تھا؟ تو گھر والوں نے بتایا کہ وہ گھر کے ایک ایک کونے کو گہری نظروں سے دیکھتی رہی اور اس نے کوئی بات نہیں کی، تو میں سمجھ گیا کہ اس کی نظر بد کا نتیجہ ہے کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے نظر آرہے ہیں، حالانکہ میرا گھر انتہائی سادہ سا ہے، لیکن چونکہ یہ عورت دیہاتی تھی اس لئے وہ تعجب کی نظروں سے گھر کو دیکھتی رہی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ میں نے پانی منگوایا، پھر اس پر نظر بد والا دم کیا اور گھر کے تمام کونوں میں اسے چھڑک دیا، جس سے وہ کیڑے چلے گئے اور گھر اسی حالت میں لوٹ آیا جس میں پہلے تھا. وللہ الحمد.

فہرستِ مضامین

پانچواں حصہ : شریعت اسلامیہ میں جادو کا حکم

چھٹا حصہ : جادو کا توڑ

مطابع الحمیضی ت 4581000 ف 4592217 الریاض

یہ کتاب

(۱) اس کتاب میں قرآنی آیات اور ماثور دعاؤں کے ذریعہ تمام خطرناک ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی امراض کا صحیح طریقۂ علاج بتایا گیا ہے، تاکہ مسلمان اپنے دین وایمان کی حفاظت کرتے ہوئے ان امراض کا علاج کر سکیں، اور جادوگروں کے شرور وفتن سے اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت کا سامان کر سکیں.

(۲) اس میں مسلم سوسائٹی میں پھیلے جادوگروں، شعبدہ بازوں اور دجل وفریب کرنے والوں اور ان کی کارستانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے، جن کے مکروفریب میں پھنس کر بے شمار صحیح العقیدہ لوگ اپنا دین وایمان کھو رہے ہیں.

(۳) اس کتاب میں پوری صراحت ووضاحت کے ساتھ دلائل کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ جادو کفر ہے، اور جادوگر کافر ہوتا ہے، اس لئے جادوگروں کے ذریعہ علاج کرانے والے کا ایمان وعقیدہ بھی محفوظ نہیں رہتا.

(۴) یہ کتاب اپنے موضوع پر دو بے حد مفید کتابوں کا مجموعہ ہے. پہلا کتابچہ (جادو اور کہانت کی حیثیت) ہمارے شیخ ومرشد امام اہل السنہ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا ہے، جو اپنی افادیت کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہو چکا ہے، اور بارہا دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے. سعودی عرب میں تو کوئی ایسا عربی گھرانہ نہیں جس میں یہ کتاب نہ پہنچی ہو. دوسری کتاب شیخ وحید بن عبدالسلام بالی کی تالیف (جادو کا علاج) ہے. اس کتاب کی شہرت ومقبولیت کا عالم یہ ہے کہ بہت ہی مختصر سی مدت میں دس سے زیادہ بار چھپ چکی ہے.

(۵) یہ کتاب ہر اُردو خواں گھرانے کی شدید ضرورت بن گئی ہے، تاکہ ان کا ہر فرد اپنے عقیدہ وایمان کی حفاظت کرتے ہوئے جادو، نظرِبد اور اُن سے پیدا شدہ امراض کا علاج قرآن کریم اور ماثور دعاؤں کے ذریعے کر سکے.

(۶) مرکز علامہ عبدالعزیز بن باز بہار ودہلی (ہند) اور دار الداعی، ریاض (سعودی عرب) کے ذریعہ اپنے موضوع پر ان دونوں بے حد مفید کتابوں کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہوئے انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ ہم اپنی بساط بھر قرآن وسنت کی خدمت اور خالص توحید کی دعوت گھر گھر پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں. اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو بار آور کرے اور قبول فرمائے. آمین.

مطابع الحميضي